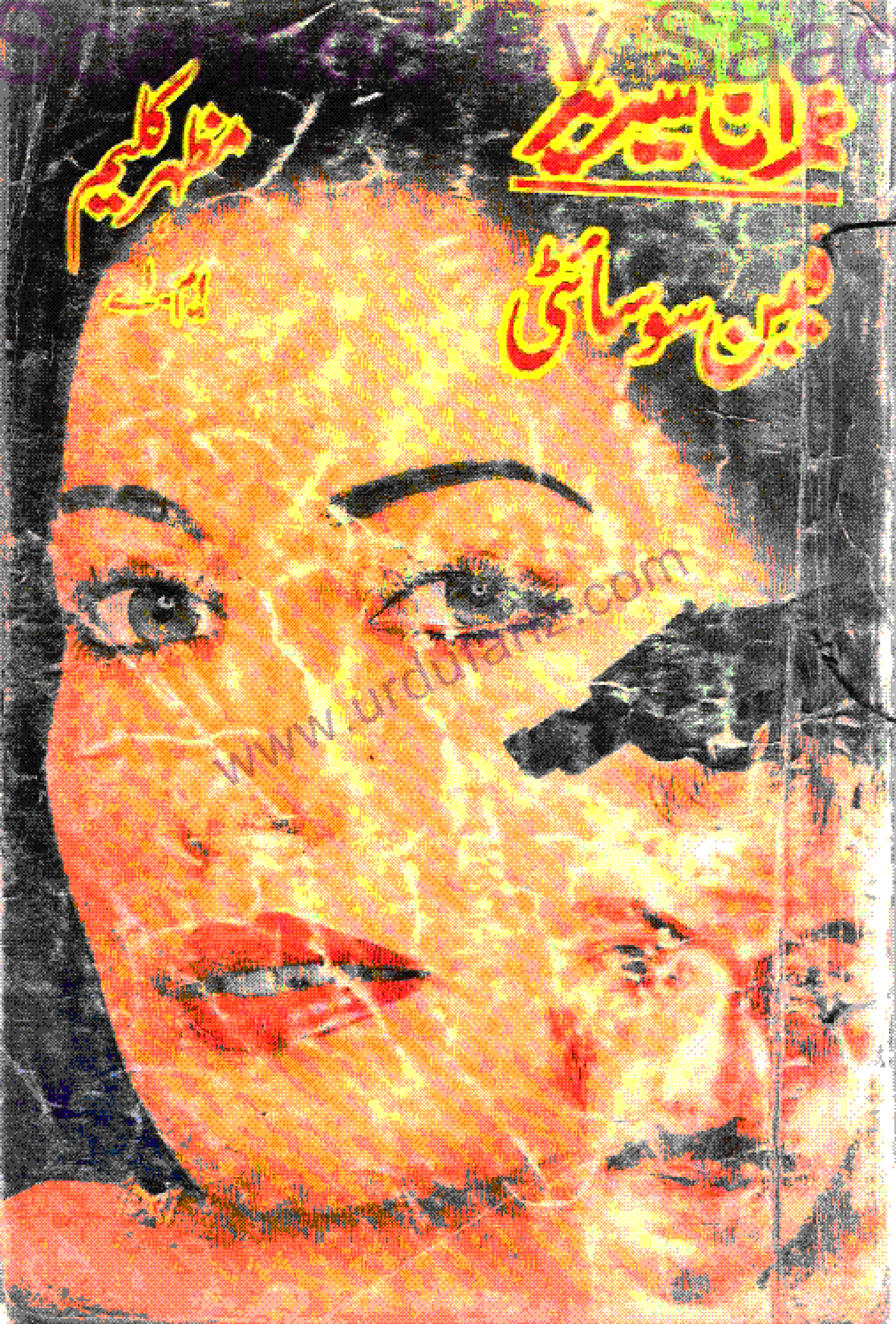
عمران سیریز
ہیون سوسائٹی
مظہر کلیم
ایم اے

Scanned By Saad

کے ناول
کرتا

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول " فیبن سوسائٹی " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس سوسائٹی کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا لیکن اسرائیل نے پاکیشیا دشمنی کے باعث اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا تاکہ پاکیشیا کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے ۔ یہ سوسائٹی کیا تھی اور کس انداز میں کام کرتی تھی اس کی تفصیل تو آپ ناول میں ہی پڑھ سکیں گے البتہ اس کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو تسخیر کرنے کے لئے عمران نے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر واقعی صالحہ کو یقینی موت کے حوالے کر دیا گیا لیکن کیا صالحہ کی قربانی پاکیشیا کے کام آ بھی سکی یا نہیں اور عمران نے ایسا کیوں کیا ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر پوری اترے گی ۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں ۔ آپ کی آراء واقعی میرے لئے رہنمائی کا فریضہ ادا کرتی ہیں ۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔ کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی صورت کم نہیں ہیں ۔

دیپالپور ضلع اوکاڑہ سے امان اللہ خان ولید صاحب لکھتے ہیں ۔ " آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی

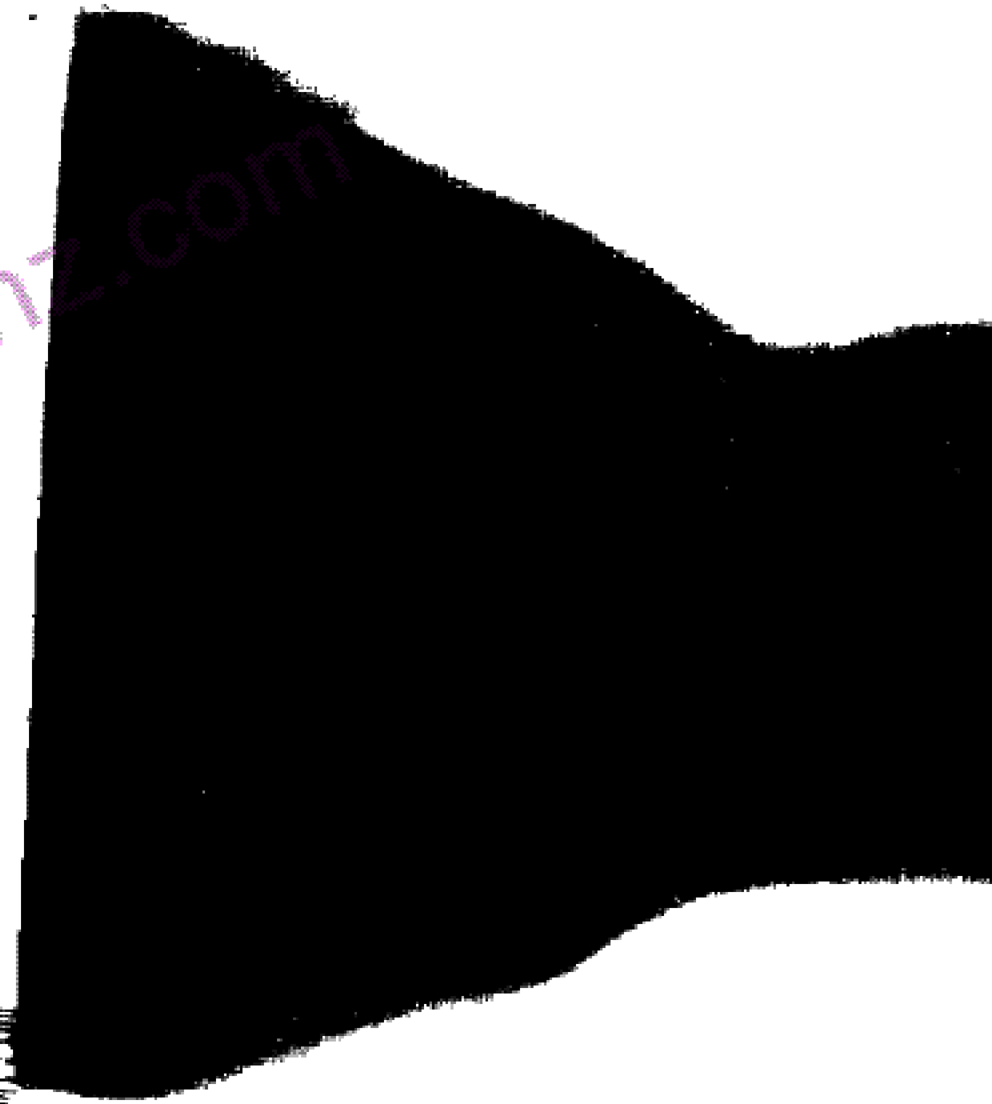

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ناچاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کسی سے فون پر بات کرتے ہیں یا آپس میں بات کرتے ہیں تو ہیلو کہتے ہیں حالانکہ انہیں آپس میں بات کرتے ہوئے سلام کرنا چاہئے۔ امید ہے آپ اس کا خیال ضرور رکھیں گے"۔

محترم امان اللہ خان ولید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ہر کال سے پہلے سلام کرنے کا تعلق ہے تو محترم بحیثیت مسلمان سلام تو لازمی کیا جاتا ہے لیکن ناول میں اس لئے ہر بار سلام نہیں لکھا جاتا کہ یہ بات تو یقینی ہے۔ اس لئے ہر بار لکھنے کا کیا فائدہ۔ البتہ جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں اس کا خصوصی طور پر تذکرہ کر دیا جاتا ہے۔ امید آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سانگھڑ سے محمد یاسر علی لکھتے ہیں۔ "میں طویل عرصے سے آپ کا خاموش قاری ہوں۔ اب خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے ناولوں میں قارئین کو ہدایت کریں کہ وہ پاکستان میں ہونے والے دینی اور روحانی اجتماعات میں ضرور شریک ہوا کریں۔ امید ہے آپ ضرور میری یہ خواہش پوری کریں گے"۔

محترم محمد یاسر علی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ دینی اور روحانی اجتماعات میں شرکت کے بارے میں کسی کو ہدایت دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ ایسے اجتماعات نیکی کو پھیلانے اور اسلام کے زریں اصولوں کو کردار میں روبہ عمل لانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان میں شرکت تو ہر مسلمان کی اولین خواہش ہوتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

داؤد پور ضلع گجرات سے ثاقب حنیف لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول کئی کئی مرتبہ پڑھ چکا ہوں۔ آپ کا قلم واقعی شاہکار ناول تخلیق کرتا ہے۔ البتہ مجھے ذاتی طور پر وہ ناول زیادہ پسند آتے ہیں جن میں ایکشن کی زیادتی ہو۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ایکشن سے بھرپور ناول زیادہ سے زیادہ لکھا کریں"۔

محترم ثاقب حنیف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی خواہش زیادہ سے زیادہ ناولوں میں پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اسلام آباد سے نرگس رسول صاحبہ لکھتی ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کی شیدائی ہوں۔ آپ جس منفرد انداز میں عوام کو بیرونی خطرات سے آگاہی بخشتے ہیں وہ آپ کا ہی انداز خاص ہے۔ ایک ناول "سان کارا" میں البتہ ایک الجھن سامنے آئی ہے کہ عمران نے مسلے ہوئے سگریٹوں میں سے آدھے سگریٹوں سے فارمولے کو ڈی کوڈ کیا تھا۔ اگر وہ بقیہ سگریٹوں کو بھی چیک کر لیتا تو یقیناً اتنے لمبے چوڑے کھڑاگ کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ امید ہے آپ جواب سے ضرور نوازیں گے"۔

محترمہ نرگس رسول صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی الجھن کا تعلق ہے تو آپ اگر بغور اس صفحے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کو پڑھ لیں تو آپ کی الجھن خود بخود دور ہو جائے گی۔ اس الجھن کا جواب اسی صفحہ پر موجود ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

کراچی سے محمد قاسم صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ البتہ ایک اہم بات کی نشاندہی کے لئے خط لکھ رہا ہوں کہ آپ کے ناول پڑھتے ہوئے بعض اوقات قارئین نماز اور دوسرے ضروری کاموں کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اس لئے برائے کرم قارئین کو ہدایت کریں کہ وہ ایسا نہ کیا کریں"۔

محترم محمد قاسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ واقعی اہم ہے۔ ناول صرف فارغ اوقات میں پڑھنے کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ نماز اور دیگر ضروری کاموں کو ہمیشہ ناول پڑھنے پر ترجیح دینی چاہئے۔ امید ہے قارئین ضرور توجہ دیں گے اور آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سر عبدالرحمن اپنی کوٹھی میں بنے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھے۔ ان کی عادت تھی کہ وہ دفتر سے کام گھر لے آتے تھے اوز پھر اس آفس میں بیٹھ کر اسے مکمل کرتے رہتے تھے۔ اس وقت بھی وہ ایک فائل کھولے اسے پڑھنے میں مصروف تھے کہ آفس کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سر عبدالرحمن نے چونک کر سر اٹھایا۔ دوسرے لمحے ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ آنے والی عمران کی اماں بی تھیں۔ سر عبدالرحمن اس لئے حیران ہو رہے تھے کہ عمران کی اماں بی کم ہی ان کے اس آفس میں آتی تھیں۔

"دفتر کا کام کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے ہو لیکن اس دفتر کے کام نے آج تک تمہاری جان نہیں چھوڑی۔ گھر کو بھی دفتر بنا رکھا ہے"...... اماں بی نے جلال بھرے لہجے میں کہا۔ ان کا سرخ و سفید چہرہ اس وقت واقعی تیز سرخی مائل ہو رہا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتا ہوں بیگم تاکہ رزق حلال ہو"۔ سر عبدالرحمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی بیگم کی نفسیات کو بہت اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ کس بات سے ان کی بیگم بھڑک اٹھیں گی اور کس بات سے ان کا غصہ برف کی طرح سرد ہو جائے گا۔

"اچھا کرتے ہو۔ کم از کم اپنی عاقبت تو سنوار رہے ہو۔ دنیا سنورے نہ سنورے"...... عمران کی اماں بی نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن ان کے لہجے میں اس بار جلال اور غصے کی بجائے دھیما پن تھا۔

"اپنے ساتھ ساتھ تمہاری اور بچوں کی عاقبت بھی سنوار رہا ہوں کیونکہ رزق تم اور بچے بھی تو کھا رہے ہیں"...... سر عبدالرحمن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اچھا کرتے ہو۔ لیکن کیا تمہاری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ بس رزق حلال ہی کھاتے اور کھلاتے رہو"...... عمران کی اماں بی کے لہجے میں ایک بار پھر غصے کی جھلکی نمودار ہو گئی تھی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سر عبدالرحمن نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بڑے بابا تمہیں صرف رزق حلال ہی کھلاتے رہے تھے۔ تمہاری شادی نہیں کی تھی انہوں نے"...... عمران کی اماں بی نے کہا تو سر عبدالرحمن بے اختیار چونک پڑے۔

www.urdufanz.com

"اوہ۔ تمہارا مطلب عمران کی شادی سے ہے"...... سر عبدالرحمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چلو ثریا کی تو شادی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اپنے گھر میں خوش و خرم ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے لیکن کیا عمران ساری عمر اسی طرح کنوارہ ہی پھرتا رہے گا۔ کیا اس کی شادی تمہارا فرض نہیں ہے"...... اماں بی نے کہا۔

"لیکن وہ کسی قابل ہو تو اس کے لئے کسی سے کہوں۔ اب کیا کہوں کہ میرا بیٹا آوارہ، نکما اور نکھٹو ہے۔ اسے رشتہ دو۔ کون دے گا رشتہ۔ بولو"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ نوکری نہیں کرتا نہ کرے۔ کیا تمہارے خاندان کے بڑے نوکریاں کرتے تھے۔ کیا بڑے بابا نوکری کرتے تھے۔ یہ نوکری کا طوطا تو تم نے پال رکھا ہے کہ افسر کہلاؤں۔ دوسرے مجھے سلام کریں۔ جب جاگیر ہے تو کیا ضرورت ہے نوکری کرنے کی۔ اس کے علاوہ کیا کمی ہے عمران میں۔ لولا ہے، لنگڑا ہے۔ کانا ہے، بھینگا ہے، بدمعاش ہے، بدکردار ہے، آوارہ گرد ہے، شکل اچھی نہیں ہے۔ بولو کیا کمی ہے اس میں۔ بولو"...... اماں بی کے لہجے میں لحہ بہ لحہ غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"دور بدل گیا ہے بیگم۔ اب صرف جاگیر وغیرہ نہیں دیکھی جاتی۔ تعلیم اور سٹیٹس دیکھا جاتا ہے اس لئے میں نے اسے اعلیٰ تعلیم دلائی لیکن اب اس کا سٹیٹس کیا ہے۔ ایک چھوٹے سے تھرڈ

Scanned By Saad

کلاس فلیٹ میں پڑا ہے جس سے رشتہ مانگو اور وہ پوچھے کہ کیا کرتا ہے تمہارا بیٹا تو بتاؤ کیا جواب دوں گا اسے "...... سر عبدالرحمن نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے کسی سے بات کی ہے۔ بولو۔ کس نے تم سے پوچھا ہے یا سب کچھ تم خود ہی فرض کر کے بیٹھ گئے ہو۔ فلیٹ میں وہ اس لئے پڑا ہے کہ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے بڑی کوٹھی میں نہیں رہ سکتا لیکن شادی کے بعد تو ظاہر ہے فلیٹ میں نہیں رہے گا اور کیا کرتا ہے، کا کیا مطلب ہوا۔ کیا وہ کسی بھوکے ننگے کا بیٹا ہے کہ اسے کچھ کرنے کی ضرورت ہو۔ کیا لوگوں کی آنکھیں نہیں ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ ہم کون ہیں اور ہماری کیا حیثیت ہے اور یہ سب کچھ کس کا ہے۔ کیا ہم دونوں نے یہ سب کچھ لپنے ساتھ قبروں میں لے جانا ہے۔ ظاہر ہے عمران اور ثریا کا ہی ہے"...... اماں بی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بیٹھے بٹھائے تم پر کیوں جنون سوار ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے سوچوں گا اس معاملے پر"...... سر عبدالرحمن نے اب جان چھڑانے کے انداز میں جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا یہ سوچنا کتنا طویل ہوتا ہے۔ تمہاری سوچ تو اس وقت بھی ختم نہ ہو گی جب عمران کے سر کا ایک بال بھی سیاہ نہ رہے گا اس لئے میں نے پہلے ہی نواب عبدالقادر خان کے گھر کے بارے میں سوچ لیا ہے۔ وہ ہمارے ہم پلہ بھی ہیں اور ان کی

بیٹی بھی مجھے پسند ہے اور میری نواب عبدالقادر خان کی بیگم سے اشارۃً بات بھی ہو گئی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ پہلے نواب صاحب لڑکے کو دیکھیں گے پھر فیصلہ ہو گا"...... عمران کی اماں بی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور یہی سب سے غلط شرط ہے"...... سر عبدالرحمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ اس میں کیا برائی ہے۔ ظاہر ہے انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ ان کا حق ہے کہ وہ ہر طرح سے دیکھ بھال کر لیں۔ ہم نے ثریا کی شادی سے پہلے دیکھ بھال نہیں کی تھی"...... عمران کی اماں بی نے کہا۔

"لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق وہاں الٹی سیدھی حرکتیں کرنی ہیں اور نتیجہ یہ کہ انہوں نے اسے جوتے مار کر باہر نکال دینا ہے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"اس لئے تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے ساتھ جاؤ۔ پھر وہ کوئی حرکت نہیں کرے گا"...... عمران کی اماں بی پہلے ہی سارے فیصلے کر چکی تھیں۔

"میں ساتھ جاؤں۔ تمہارا مطلب ہے کہ صرف عمران کی ہی بے عزتی نہ ہو بلکہ میری بھی ساتھ ہو۔ کیوں"...... سر عبدالرحمن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا بیٹے کے ساتھ جانے سے باپ کی بے عزتی ہوتی ہے۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کیوں"...... عمران کی اماں بی کا پارہ یکلخت چڑھ گیا۔

"میں نے یہ بات کب کی ہے۔ عمران نے باز نہیں آنا اور یقیناً انہوں نے انکار کر دینا ہے اور یہ میری بے عزتی ہے کہ میں وہاں جاؤں اور وہ انکار کر دیں"...... سر عبدالرحمن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں گی۔ بس تم نے جانا ہے۔ یہ میرا قطعی اور آخری فیصلہ ہے"...... عمران کی اماں بی نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

"تمہارے یہ قطعی اور آخری فیصلے صرف میرے لئے ہی ہوتے ہیں"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس۔ اب عمران کی شادی ہونی ہے۔ غضب خدا کا۔ ماں باپ دونوں قبر میں پیر لٹکائے بیٹھے ہیں اور بیٹا ویسے کا ویسا کنوارہ ہی پھر رہا ہے۔ اب اس کی شادی ہو گی اور ضرور ہو گی اس لئے تم تیاری کرو میں عمران کو بلاتی ہوں"...... عمران کی اماں بی نے کہا۔

"اتنی جلدی۔ ہمیں پہلے انہیں اطلاع دینی ہو گی۔ پھر جانا ہو گا۔ پرسوں اتوار ہے آفس کی چھٹی ہے اس لئے میں کل اطلاع بھجوا دوں گا پھر پرسوں چلے جائیں گے"...... سر عبدالرحمن نے آخرکار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کی شادی کی خواہش تو انہیں بھی تھی لیکن وہ عمران کی حرکتوں اور باتوں سے نالاں تھے۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے میں

اطلاع بھجوا دوں گی"...... اماں بی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ اب اگر یہ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر ایک اور بات بھی سن لو"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو اماں بی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"کون سی بات"...... عمران کی اماں بی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"عمران کو نہ بتانا کہ وہ بر دکھاوے کے لئے جا رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسے موقعوں پر وہ جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ انکار کر دیا جائے۔ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو گا تو وہ نارمل رہے گا۔ تم بس اسے اتنا سمجھا دینا کہ وہ میری عزت کا خیال رکھے"۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

"تو پھر اسے کیا کہوں کہ تم دونوں وہاں کیوں جا رہے ہو"۔ عمران کی اماں بی نے کہا۔

"کچھ بھی کہہ دینا لیکن بر دکھاوے کی بات نہ کرنا"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بول سکتی اس لئے میں اسے سچ کہہ دوں گی لیکن تم فکر مت کرو۔ وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا"۔ اماں بی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتیں کمرے سے باہر چلی گئیں تو سر عبدالرحمن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران ابھی ناشتے سے فارغ ہو کر اخبارات کے بنڈل کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان اب خود ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگا۔

"حقیر فقیر"...... عمران نے اپنی مخصوص گردان شروع کر دی۔

"کون حقیر فقیر۔ کیا مطلب ہوا۔ آواز تو عمران کی ہے۔ کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے اماں بی کی جلال بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اماں بی میں آپ کا بیٹا علی عمران بول رہا ہوں۔ السلام علیکم۔ کیسی ہیں آپ"...... عمران نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ جیتے رہو لیکن یہ حقیر فقیر کون ہے۔ کس کو کہہ رہے تھے۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... اماں بی نے اسی طرح غصیلے

www.urdufanz.com

لہجے میں جواب دیا۔

"اماں بی میں سلیمان کو سمجھا رہا تھا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھا جائے اور فقیر کو کبھی نہ جھڑکا جائے"...... عمران نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہ ایسا کرتا ہے"...... اماں بی کے لہجے میں مزید جلال ابھر آیا تھا۔

"کرتا تو نہیں اماں بی لیکن بہرحال ساتھ ساتھ اسے سمجھاتے تو رہنا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ وہ ایسا کرتا ہے تو اماں بی ابھی جوتی اٹھا کر فلیٹ پر پہنچ جائیں گی کیونکہ کسی کو اپنے سے حقیر سمجھنا اور کسی فقیر کو جھڑکنا ان کے نزدیک دنیا کا سب سے بھیانک گناہ تھا۔

"ہاں۔ اچھا کرتے ہو۔ بہرحال تم ابھی اور اسی وقت کوٹھی پہنچو۔ ابھی۔ اور سنو ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آنا تم نے اپنے باپ کے ساتھ نواب عبدالقادر خان کے ہاں جانا ہے۔ میں نے کل اطلاع کر دی تھی اور تمہارے ڈیڈی بھی تیار کھڑے ہیں۔ جلدی آؤ۔ فوراً"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران کی آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح حلقوں میں گھومنے لگ گئیں۔

"نواب عبدالقادر خان۔ یہ بزرگ کون ہیں اور ڈیڈی میرے ساتھ جا رہے ہیں۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... عمران نے رسیور رکھ

Scanned By Saad

کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے جب تک کسی سے بات نہ ہوتی وہ کیسے یہ پہیلی بوجھ سکتا تھا اس لئے اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"احمد دین سے بات کراؤ۔ میں اس کا بابا اللہ بخش بول رہا ہوں"....... عمران نے اپنے ڈیڈی کے ذاتی ڈرائیور احمد دین کے بابا کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اکثر احمد دین سے ملنے کوٹھی آتا جاتا رہتا تھا۔

"بابا میں کرم دین بول رہا ہوں۔ کیسے ہو تم۔ خیریت تو ہے ناں۔ ابھی دو روز قبل تو تم احمد دین سے مل کر گئے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے اس سے بات کراؤ۔ چھوٹے کرم۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ سارا دن لائن ملائے رکھوں۔ جلدی کرو"....... عمران نے اللہ بخش کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا"....... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"احمد دین بول رہا ہوں"....... تھوڑی دیر بعد احمد دین کی آواز سنائی دی۔

"احمد دین میں علی عمران بول رہا ہوں۔ خبردار میرا نام نہ لینا منہ سے اور یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس کوئی ہے یا نہیں"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہیں ہے چھوٹے صاحب۔ لیکن کرم دین تو کہہ رہا تھا کہ چاچا اللہ بخش کا فون ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے میں نے ہی تمہارا چاچا بن کر فون کیا تھا اور جب میں منع کر رہا ہوں کہ میرا نام نہ لو تو پھر تم چھوٹے صاحب کہہ رہے ہو"....... عمران نے کہا۔

"جی اچھا چھوٹے صاحب۔ اب نام نہیں لوں گا لیکن بات کیا ہے"....... احمد دین نے کہا تو عمران نے بے اختیار دوسرے ہاتھ سے سر پکڑ لیا۔

"سنو۔ ابھی اماں بی کا فون آیا تھا کہ میں فوراً آؤں اور ڈیڈی کے ساتھ کسی نواب عبدالقادر خان کے ہاں جانا ہے۔ بس اس کے سوا اور کچھ نہیں بتایا انہوں نے۔ تم بتاؤ کہ یہ نواب عبدالقادر خان کون ہیں۔ کہاں رہتے ہیں اور ڈیڈی مجھے ساتھ لے کر کیوں جا رہے ہیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے احمد دین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چھوٹے صاحب۔ نواب عبدالقادر خان قادر آباد کے بہت بڑے رئیس ہیں۔ خاندانی نواب ہیں اور بڑی بیگم صاحبہ ان کی بیٹی سے آپ کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔ میں کئی بار بڑی بیگم صاحبہ کو لے کر ان کی کوٹھی پر گیا ہوں چھوٹے صاحب۔ میں نے بڑی بیگم صاحبہ سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد آپ کی شادی کرا دیں تاکہ ہم بھی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

خوشیاں منا سکیں"...... احمد دین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ تو یہ بات ہے لیکن یہ قادر آباد ہے کہاں۔ میں تو اس کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے چھوٹے صاحب"...... احمد دین نے کہا۔

"ارے پھر میرا نام لے رہا ہے اور ابھی تم خود کہہ رہے تھے کہ تم اماں بی کو لے کر کئی بار گئے ہو اور اب کہہ رہے ہو کہ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"قادر آباد تو نہیں گیا چھوٹے صاحب۔ اوہ۔ میرا مطلب ہے چھوٹے صاحب کہ۔ اب میں کیا کہوں چھوٹے صاحب۔ اب آپ بتائیں میں کیا کہوں۔ وہ تو یہاں گھاس کالونی میں رہتے ہیں اور میں وہاں گیا تھا"...... دوسری طرف سے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"گھاس کالونی۔ وہ کون سی کالونی ہے اور یہ نواب صاحب کہیں گھاس کھانے والے صاحب تو نہیں ہیں کہ گھاس کالونی میں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے احمد دین بے اختیار ہنس پڑا۔

"جی وہ بڑا مشکل سا نام ہے۔ مجھے نہیں آتا اس لئے میں اسے گھاس کالونی کہتا ہوں۔ لال مینار چوک کے قریب ہے"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"اچھا میں سمجھ گیا۔ گلیکسی کالونی۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ نواب عبدالقادر خان اور اس کی صاحبزادی"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس نے سفید سلک کی شیروانی، کھڑا پاجامہ اور سر پر اونچے کنارے والی قراقلی سیاہ ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ کیا آج عید ہے صاحب"...... اچانک سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر ٹھٹھک کر رکتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ آج اگر میں کامیاب ہو گیا تو کم از کم تمہارے نخروں سے تو جان چھوٹ جائے گی اور اس سے بڑی عید اور کیا ہو سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر راہداری میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"تو آج بقر عید ہے۔ خدا کرے کوئی اچھا قصاب مل جائے آپ کو"...... سلیمان نے راہداری میں آتے ہوئے بڑے دعائیہ انداز میں کہا تو عمران اس کے اس گہرے اور خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے اچھا قصاب اور کون ہو سکتا ہے۔ گردن اس طرح

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کاٹتے ہو کہ خون کا قطرہ تک نہیں نکلتا۔ بہر حال اماں بی کا فون آیا تھا کہ کوٹھی پہنچو اس لئے کوٹھی جا رہا ہوں"...... عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اور انہوں نے یہ لباس پہن کر آنے کا بھی کہا تھا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے لباس سے ہی اصل بات سمجھ گیا تھا۔

"انہوں نے مناسب لباس کہا تھا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

"فی امان اللہ"...... سلیمان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے کوٹھی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کوٹھی کے پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا تو پورچ کے ساتھ برآمدے میں ہی سر عبدالرحمن بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ یہ لباس کیوں پہن کر آئے ہو۔ کیا تمہارے پاس ڈھنگ کا کوئی سوٹ نہیں ہے"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ خود بھی اس وقت نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھے اور اس سوٹ میں ان کی شخصیت بے حد وجیہہ دکھائی دے رہی

www.urdufanz.com

تھی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیوں ڈانٹ رہے ہو بیٹے کو۔ کیوں بدشگونی کر رہے ہو"...... دور سے اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی اور سر عبدالرحمن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اماں بی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اماں بی کے آگے جھکتے ہوئے کہا لیکن اس نے ایک ہاتھ سر پر موجود ٹوپی پر رکھ لیا تھا ورنہ جس طرح جھٹکے سے وہ جھکا تھا ٹوپی لامحالہ نیچے جا گرتی۔

"وعلیکم السلام۔ جیتے رہو۔ اللہ گرم ہوا سے بچائے تمہیں اور سنو اس بار اگر تم نے اپنے باپ کو ناراض کیا یا ان کی بے عزتی کرائی تو جوتیوں سے تمہارا سر توڑ دوں گی۔ سمجھے۔ جاؤ"...... اماں بی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم یہ لباس تبدیل کر لو اور سوٹ پہن لو۔ جہاں میں نے اتنا انتظار کیا ہے وہاں اور بھی انتظار کر لوں گا"...... سر عبدالرحمن نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا برائی ہے اس لباس میں۔ آدمی مسلمان تو لگتا ہے۔ تم تو ہر وقت ان موئے کافروں کا لباس ہی چڑھائے رہتے ہو۔ الٹا تم لباس بدل لو وہ نواب صاحب دیکھیں گے تو ہنسیں گے تم پر"۔ اماں بی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

Scanned By Saad

"آؤ عمران"...... سر عبدالرحمن نے عمران کی اماں بی کو جواب دینے کی بجائے جھلائے ہوئے انداز میں عمران سے کہا اور پھر سیڑھیاں اتر کر پورچ میں موجود اپنی ذاتی کار کی طرف بڑھ گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے اب مزید کوئی بات کی تو پھر معاملہ ختم ہونے کی بجائے مزید بڑھے گا اور واقعی اس موقع پر وہ کوئی بدمزگی پیدا نہ کرنا چاہتے تھے۔

"عمران سنو۔ اگر مجھے تمہارے باپ کی طرف سے کوئی شکایت ملی کہ تم نے وہاں کوئی اوچھی حرکت کی ہے یا کوئی الٹی سیدھی بات کی ہے تو جوتیوں سے سر توڑ دوں گی تجھے اور یہ بھی سن لو کہ نواب عبدالقادر خان کی بیٹی نرگس مجھے پسند ہے اس لئے کان کھول کر سن لو تمہاری شادی نرگس سے ہو گی اور ضرور ہو گی۔ جاؤ"۔ عمران کی اماں بی نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی جلال بھرے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ جس کا نام ہی ناں سے شروع ہوتا ہے وہ ہاں میں کیسے بدل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے کی ہے ناں۔ کس میں جرأت ہے کہ کوئی ناں کر سکے"...... اماں بی ظاہر ہے عمران کی اس گہری بات کا مطلب کہاں سمجھ سکتی تھیں۔

"یہاں پورچ میں کھڑے ہو کر چیخنے کی بجائے تم اپنے کمرے میں جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور جو پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا، ان دونوں کے بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا دی۔

"ڈیڈی۔ یہ نواب عبدالقادر خان صاحب ہیں کون۔ میں نے تو ان کا نام ہی پہلی بار سنا ہے"...... عمران نے مڑ کر سر عبدالرحمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری اماں بی کے دور کے عزیز ہیں"...... سر عبدالرحمن نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا واقعی نواب ہیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو سر عبدالرحمن بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ کیوں تم نے کیوں یہ بات پوچھی ہے"...... سر عبدالرحمن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے کہ میں نے سنا ہے کہ وہ گھاس کالونی میں رہتے ہیں"۔ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈرائیور احمد دین کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو احمد دین کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا اور سٹیئرنگ پر رکھے ہوئے اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ اٹھے کیونکہ تمام ملازمین کی سر عبدالرحمن سے جان جاتی تھی۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ وہ گلیکسی کالونی میں رہتے ہیں۔ نانسنس"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایک ہی بات ہے عام لوگ گلیکسی کو گھاس ہی کہتے ہیں"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران نے جواب دیا تو ڈرائیور احمد دین کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ عمران کے جواب نے اسے واقعی شدید خطرے سے نکال لیا تھا۔

"سنو۔ فضول باتیں نہ کرو اور خاموش بیٹھے رہو ورنہ کار روک کر نیچے اتار دوں گا"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ وہ ملازموں کے سامنے زیادہ باتیں کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔

"لیکن پھر ٹیکسی کا کرایہ یا نئے جوتے کی قیمت آپ کو دینی پڑے گی کیونکہ ٹیکسی میں بیٹھ کر جاؤں گا تو وہ کرایہ مانگے گا اور پیدل واپس کوٹھی تک پہنچتے پہنچتے جوتا ٹوٹ جائے گا اور اس کے بعد اماں بی"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی البتہ اماں بی کہہ کر وہ دانستہ خاموش ہو گیا تھا جیسے اماں بی کے الفاظ آخری دھمکی ہوں۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہیں احساس ہی نہیں ہے کہ تم کہاں ہو"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کار میں ہوں جسے احمد دین ڈرائیو کر رہا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا لیکن سر عبدالرحمن نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھے رہے۔ عمران عقبی آئینے میں ان کا ٹماٹر کی طرح سرخ چہرہ واضح طور پر دیکھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر احمد دین کار میں موجود نہ ہوتا تو سر عبدالرحمن اب تک واقعی اسے گولی مار چکے ہوتے۔

"ڈیڈی آپ نے نواب صاحب کی صاحبزادی کو دیکھا ہوا ہے"

اچانک عمران نے ایک نئی بات کی۔ دراصل وہ چاہتا تھا کہ سر عبدالرحمن کو غصہ دلا کر واپس چلنے کے لئے مجبور کر دے اور شاید اب تک ایسا ہو بھی چکا ہوتا لیکن سر عبدالرحمن بھی شاید عمران کی اماں بی کی وجہ سے وہاں جانے پر مجبور ہو گئے تھے۔

"ہاں۔ ایک بار دیکھا تھا۔ کافی عرصہ پہلے"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا۔

"اس وقت تو وہ کافی چھوٹی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سر عبدالرحمن نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا ان کی ایک ہی بیٹی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سر عبدالرحمن اب نرمی سے بات کر رہے تھے۔

"پھر تو مجھے گھر داماد بننا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو سر عبدالرحمن اپنی عادت کے خلاف بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب اتنی چھوٹی بھی نہیں ہے وہ کہ نواب صاحب اسے گھر سے رخصت ہی نہ کر سکیں"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ سر عبدالرحمن کے اس گہرے اور خوبصورت جواب سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا ہے۔ سر عبدالرحمن نے اس کی گھر دامادی کو لڑکی کی عمر سے جوڑ کر واقعی بڑا خوبصورت جواب دیا تھا۔

"مم۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اکلوتی ہے اس لئے نواب صاحب شاید اس سے جدا ہونا پسند نہ کریں"...... عمران نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اس فلیٹ سے تو بہرحال وہ جگہ بہتر ہی رہے گی [illegible]"۔ سر عبدالرحمن نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس [illegible]

"لیکن شاید اماں بی پسند نہ کریں"...... عمران نے آخرکار اصل بات اگل دی۔

"اس کا فیصلہ تمہاری اماں بی خود ہی کر لیں گی۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا۔ اسی لمحے ڈرائیور نے کار ایک انتہائی عظیم الشان لیکن جدید طرز تعمیر کی کوٹھی کے جہازی سائز پھاٹک کے سامنے روک دی۔ پھاٹک کے باہر دو باوردی مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ باتوں کے دوران اسے پتہ ہی نہ چلا تھا کہ کار کس وقت گلیکسی کالونی میں داخل ہوئی تھی۔ ایک مسلح آدمی تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

"یس سر"...... باوردی آدمی نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب سے کہیں کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع اپنے والد گرامی جناب سر عبدالرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس بیورو مع ڈرائیور احمد دین تشریف لائے ہیں"۔ سر عبدالرحمن کے بولنے سے پہلے ہی عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"شٹ اپ۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ سنو نواب صاحب سے کہو کہ عبدالرحمن آیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے عمران

کو ڈانٹنے کے ساتھ ہی باوردی ملازم سے کہا۔

"یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں سر۔ تشریف لے آئیں سر"۔ ملازم نے سر عبدالرحمن کو باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

"کیا زمانہ آ گیا ہے کہ صرف نام کو سلیوٹ کیا جا رہا ہے اور جس بے چارے نے دن رات پڑھ کر ڈگریاں حاصل کی ہیں اسے کوئی پوچھتا ہی نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں نئے ماڈل کی دو انتہائی قیمتی کاریں موجود تھیں۔ ڈرائیور نے ان کے پیچھے اپنی کار روکی تو عمران اور سر عبدالرحمن دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ بڑی بڑی لیکن اکڑی ہوئی مونچھیں تھیں۔ جسم ورزشی تھا اور اس نے براؤن رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"خوش آمدید۔ سر عبدالرحمن خوش آمدید"۔ اس آدمی نے جو یقیناً اپنے چہرے مہرے اور انداز سے ہی نواب عبدالقادر لگتا تھا انتہائی مسرت بھرے انداز میں سر عبدالرحمن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہاں پورچ میں آ کر ہماری عزت افزائی کی ہے نواب عبدالقادر۔ میں تمہارا مشکور ہوں۔ یہ میرا بیٹا علی عمران اور علی عمران یہ نواب عبدالقادر ہیں"...... سر عبدالرحمن نے پرمسرت لہجے میں کہا اور پھر پرجوش انداز میں مصافحہ کرنے کے بعد انہوں نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

باقاعدہ عمران اور نواب عبدالقادر کا تعارف کرایا تو نواب عبدالقادر انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگے جو ٹوپی پہنے سر جھکائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسی معصومیت تھی جیسے اب تک وہ کسی تہہ خانے میں پلتا رہا ہو اور اسے دنیا کی ہوا تک نہ لگی ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ڈیڈی نے میرا پورا تعارف نہیں کرایا اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اپنا پورا تعارف کرا دوں۔ مجھ حقیر فقیر پر تقصیر بندہ ناداں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ بزرگوں کے سامنے فضول باتیں نہیں کیا کرتے"...... سر عبدالرحمن نے اسے درمیان میں ٹوکتے ہوئے کہا تو نواب عبدالقادر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ماشاء اللہ تمہارے صاحبزادے نے واقعی مجھے متاثر کیا ہے۔ ماشاء اللہ کیا وجاہت ہے لیکن عقل تو خدا کی دین ہوتی ہے۔ بہرحال آؤ ڈرائینگ روم میں بیٹھتے ہیں"...... نواب عبدالقادر نے کہا اور سر عبدالرحمن کا چہرہ بگڑ سا گیا۔ ظاہر ہے وہ نواب عبدالقادر کا طنز اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ عمران کے پاس وجاہت تو ہے لیکن عقل نہیں ہے۔ انہوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"جناب ایک منٹ"...... اچانک عمران نے نواب عبدالقادر سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdufanz.com

"کیا بات ہے"...... نواب عبدالقادر نے مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سر عبدالرحمن بھی چونک پڑے تھے۔

"آپ کا نام تو مسلمانوں جیسا ہے۔ کیا آپ مسلمان ہیں"۔ عمران نے کہا تو نواب عبدالقادر کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ سر عبدالرحمن کا پہلے سے بگڑا ہوا چہرہ بھی مزید بگڑنے لگا تھا۔

"ہاں کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... نواب عبدالقادر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کر رہے ہیں۔

"میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا حالانکہ مسلمان ہونے کے ناطے آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ سلام کا جواب دیں اس لئے پوچھ رہا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری۔ وعلیکم السلام"...... نواب عبدالقادر نے اس بار قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی سر عبدالرحمن بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہاں اب ٹھیک ہے۔ کیوں ڈیڈی"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب کا ادب ملحوظ رکھو گے تم۔ سمجھے"...... سر عبدالرحمن نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

Scanned By Saad

"وہ تو ظاہر ہے اماں بی نے بھی مجھے یہی حکم دیا ہے لیکن ڈیڈی جو اس قدر کنجوس ہو کہ سلام کا جواب تک نہ دے وہ اپنی بیٹی کیسے دے سکتا ہے۔ اس پوائنٹ پر بھی آپ نے غور کیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے گو اپنی طرف سے آہستہ سے کہا تھا لیکن ظاہر ہے مڑ کر آگے جاتے ہوئے نواب عبدالقادر کے کانوں تک اس کے الفاظ بخوبی پہنچ رہے تھے۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ خواہ مخواہ بکواس شروع کر دیتے ہو"۔ سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن نواب عبدالقادر نے مڑ کر ہی نہ دیکھا اور نہ ہی عمران کی بات کا کوئی جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع و عریض ڈرائینگ روم میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیں"...... اس بار نواب عبدالقادر کا لہجہ سرد تھا۔ اس میں وہ پہلے جیسی گرمجوشی یکسر مفقود ہو چکی تھی۔ شاید یہ عمران کی اس بات کا اثر تھا جو اس نے سرگوشی کے انداز میں سر عبدالرحمن سے کی تھی۔

"شکریہ"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور پھر وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"تم بھی بیٹھو صاحبزادے"...... نواب عبدالقادر نے جھٹکے دار لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نواب عبدالقادر۔ عمران کی باتوں کا برا منانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی باتیں کرنا اس کی عادت ہے لیکن اس کا مقصد کسی

کی توہین کرنا نہیں ہوتا"...... سر عبدالرحمن ظاہر ہے اس صورت حال کو سمجھ گئے تھے اس لئے انہوں نے ماحول کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں سر عبدالرحمن۔ میں سمجھتا ہوں"...... نواب عبدالقادر نے جواب دیا لیکن ان کے لہجے میں بہرحال وہ پہلے جیسی گرمجوشی نہیں تھی۔ اسی لمحے ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے ٹرالی پر موجود مشروبات کے گلاس اٹھا اٹھا کر ان کے سامنے رکھنے شروع کر دیئے۔

"نرگس کو بھیج دو"...... نواب عبدالقادر نے ملازم سے کہا۔

"جی صاحب"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر لے گیا۔

"چچ چچ۔ یہ واقعی دکھ اور افسوس کی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے"...... اچانک عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن اور نواب عبدالقادر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ خاموش رہو"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی آپ خود سوچیں۔ کس قدر افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ نواب صاحب کی نوجوان صاحبزادی معذور ہو لیکن اللہ کی مرضی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے"...... عمران نے بڑے افسردہ لہجے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہے تمہارا"...... نواب عبدالقادر نے یکلخت گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واقعی واقعی آپ کو دکھ تو ہونا چاہئے۔ آپ کا قصور نہیں ہے۔ آپ بہرحال باپ ہیں"۔ عمران نے اسی طرح سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش رہو ورنہ گولی مار دوں گا"...... سر عبدالرحمن کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"ڈیڈی آپ خود سوچیں جسے لانے کے لئے ٹرالی کی ضرورت پڑے وہ"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا اچانک پردہ ہٹا اور ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر نہ صرف مشرقی لباس تھا بلکہ اس نے اپنے سر کو بھی باقاعدہ دوپٹے سے ڈھانپ رکھا تھا اور عمران یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی کو دیکھ رہا ہو۔

"یہ میری بیٹی نرگس ہے اور نرگس یہ سر عبدالرحمن ہیں اور یہ ان کے صاحبزادے علی عمران"...... نواب عبدالقادر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے تعارف کرایا۔

"السلام علیکم"...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر عبدالرحمن کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹی"...... سر عبدالرحمن نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔ ان کی نظروں میں بھی نرگس کے لئے پسندیدگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جگ جگ جیو۔ پوتوں پھلو۔ اوہ۔ اوہ سوری۔ ویری سوری۔ وہ دراصل وہ۔ وہ"...... عمران نے یکلخت ایسے لہجے میں کہا جیسے اس سے کوئی بھیانک غلطی ہونے والی تھی جسے اس نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا ہو۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے"...... سر عبدالرحمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ڈیڈی۔ غلطی تو انسان سے ہو جاتی ہے۔ اللہ معاف کر دیتا ہے لیکن ڈیڈی۔ بہرحال اس بات کی مبارک باد تو ضرور آپ کو دینی چاہئے کہ محترمہ نرگس صاحبہ کی معذوری دور ہو گئی ہے اور یہ اپنے قدموں پر چل کر آئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی نہ سہی لیکن کم از کم میری یہاں آمد بہت نیک فال ثابت ہوئی ہے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ نرگس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین ہو کہ اس کا ذہنی توازن اگر پوری طرح خراب نہیں ہوا تو کچھ نہ کچھ خرابی بہرحال اس میں ضرور ہے۔

"تمہاری زبان واقعی تمہارے قابو میں نہیں ہے۔ بہرحال مشروب پیو اور سر عبدالرحمن آپ بھی لیں"...... نواب عبدالقادر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"نواب صاحب میں معذرت خواہ ہوں کہ اس کی وجہ سے آپ پریشان ہو رہے ہیں۔ دراصل اس کی اماں بی کو نرگس بیٹی بے حد پسند آئی ہیں اور میں ذاتی طور پر بھی آپ کو اور آپ کے گھرانے کو پسند کرتا ہوں اور نرگس بیٹی تو ویسے بھی لاکھوں میں ایک ہے اس لئے آپ اس کی باتوں کا برا نہ منائیں"...... سر عبدالرحمن نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لاکھوں۔ ارے باپ رے۔ اوہ سوری ڈیڈی۔ لاکھوں۔ اوہ۔ اس قدر بیٹیاں۔ خدا کی پناہ۔ اوہ نواب صاحب کی۔ ارے یہ تو عالمی ریکارڈ ہے شاید"۔ عمران نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ میں کہتا ہوں خاموش رہو"...... سر عبدالرحمن نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیڈی۔ لاکھوں بیٹیاں۔ حیرت ہے"...... عمران نے اس انداز میں سرہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ اب تک اس بات پر انتہائی حیرت زدہ ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ نرگس میری اکلوتی بیٹی ہے۔ یہ تم نے کیا لاکھوں بیٹیاں۔ لاکھوں بیٹیاں کی رٹ لگا رکھی ہے"...... نواب عبدالقادر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اکلوتی۔ لیکن ڈیڈی تو کہہ رہے ہیں کہ محترمہ نرگس لاکھوں میں ایک ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو اس بار نواب عبدالقادر شاید نہ چاہنے کے باوجود بے اختیار ہنس پڑے اور

نرگس بھی بے اختیار مسکرانے لگی۔

"اچھا تو تم اس لئے عالمی ریکارڈ کی بات کر رہے تھے۔ حیرت ہے کہ اس قدر سادہ لوح بھی اس دور کے بچے ہو سکتے ہیں"...... نواب عبدالقادر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بچے تو واقعی سادہ لوح ہوتے ہیں نواب صاحب البتہ اس لوح پر ان کے ماں باپ، ان کا ماحول اور ان کا معاشرہ جو چاہے نقش و نگار بنا دے۔ کیوں محترمہ نرگس صاحبہ"...... عمران نے کہا تو نرگس بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ آپ مجھے بار بار محترمہ کیوں کہہ رہے ہیں۔ کیا میں آپ سے بڑی ہوں"...... نرگس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ مجھ سے چھوٹی ہیں۔ کیا واقعی پھر تو آپ مجھ سے بھی زیادہ سادہ لوح ہوں گی۔ کیوں نواب صاحب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"اب میں تمہاری ٹائپ سمجھ گیا ہوں اس لئے میں اب تمہاری باتوں کا برا نہیں مناؤں گا۔ نرگس تم عمران سے بات چیت کرو میں نے تمہارے انکل سر عبدالرحمن سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ آئیے سر عبدالرحمن ہم دوسرے کمرے میں بیٹھتے ہیں"...... نواب عبدالقادر نے اٹھتے ہوئے کہا اور سر عبدالرحمن بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے لئے کام

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کرتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... نواب عبدالقادر اور سر عبدالرحمن کے باہر جاتے ہی نرگس نے یکلخت انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سیکرٹ سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو نرگس بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ کرنل فریدی اور ان کی عزیزہ ماہ لقا کو تو جانتے ہوں گے۔ میں بھی گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہوں اور ماہ لقا میری دوست رہی ہے۔ پھر وہ کسی سیکرٹ ایجنسی میں شفٹ ہو گئی لیکن اس سے میرا رابطہ بہرحال رہا۔ میں کافی طویل عرصے بعد گزشتہ دنوں ڈیڈی کے ساتھ کسی کام کے سلسلے میں دماک گئی تھی۔ وہاں اتفاقاً ماہ لقا سے ملاقات ہو گئی اور پھر ماہ لقا نے مجھے کرنل فریدی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ میں کرنل فریدی سے بھی ملی۔ وہ واقعی انتہائی متاثر کن شخصیت کے مالک ہیں اور پھر وہیں ماہ لقا نے پاکیشیا کے حوالے سے آپ کا ذکر کر دیا اور کرنل فریدی نے آپ کی تعریف کی تو میں بے حد حیران ہوئی۔ پھر ماہ لقا نے مجھے آپ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ پھر جب ہم وہاں سے واپس آئے تو آپ کی والدہ ہمارے گھر آئیں اور انکل سر عبدالرحمن کا ذکر آیا تو میں سمجھ گئی کہ وہ آپ کی والدہ ہیں اور اب آپ سے ملاقات ہو رہی ہے"...... نرگس نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار

www.urdufanz.com

ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اب مزید چھپانا بیکار تھا۔

"کرنل فریدی کے اسسٹنٹ حمید سے بھی تو آپ ملی ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں سنا تو بہت ہے لیکن وہ ان دنوں باہر گئے ہوئے تھے اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی تھی"...... نرگس نے جواب دیا۔

"کاش ان سے آپ کی ملاقات ہو جاتی تو وہ میرے بارے میں آپ کو زیادہ بہتر انداز میں بتا سکتے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے بات کر کے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ آپ یہاں صرف اپنی والدہ کے مجبور کرنے پر آئے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی"...... یکلخت نرگس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ آپ کو یہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ میرا یہ مقصد نہ تھا جو آپ نے سمجھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید میں نے غلط سمجھا ہو لیکن اس کے باوجود میں آپ کو بتا دوں کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی اس لئے کہ میں اس شخص سے شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتی جو پہلے سے کسی دوسرے کو پسند کرتا ہو"...... نرگس نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... عمران نے چونک کر حیرت

Scanned By Saad

بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ماہ لقا نے بتا دیا ہے کہ آپ اپنی سوئس نژاد ساتھی لڑکی جولیا کو پسند کرتے ہیں۔ بہرحال میں نے بغیر وجہ بتائے ڈیڈی سے صاف کہہ دیا ہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی اور شاید ڈیڈی انکل سر عبدالرحمن کو یہی بتانے کے لئے علیحدہ کمرے میں لے گئے ہیں"...... نرگس نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے اپنے ڈیڈی سے آج ہی یہ بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آج صبح ہی مجھے معلوم ہوا کہ آپ اپنے ڈیڈی کے ساتھ رشتے کے لئے آ رہے ہیں تو میں نے ڈیڈی سے بات کی۔ میری ڈیڈی سے بے تکلفی ہے اور مجھے فخر ہے کہ ڈیڈی میری بات نہیں ٹالتے"۔ نرگس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر میں ضد کر لوں تب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضد کر لوں۔ کیا مطلب۔ کیا آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ آپ کسی دوسرے کو پسند کرتے ہیں"۔ نرگس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماہ لقا نے آپ سے شرارتاً یہ بات کی ہو گی۔ میں تو اس دنیا میں صرف ایک ہستی کو پسند کرتا ہوں اور وہ میری اماں بی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ ماہ لقا مجھ سے غلط بیانی نہیں کر سکتی۔ آپ خواہ مخواہ یہ بات بنا رہے ہیں اور ویسے اگر آپ کو یہ شک ہو کہ میں اپنے ڈیڈی یا آپ کے ڈیڈی یا آپ کی والدہ کے سامنے اس کا نام لے دوں گی تو ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ میں نے بغیر وجہ بتائے خود انکار کر دیا ہے"...... نرگس نے جواب دیا۔ ویسے اس کی باتیں بتا رہی تھیں کہ وہ واقعی بے حد ذہین ہے اور ہر بات کو فوراً ہی سمجھ جاتی ہے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو دراصل بات تھی وہ میں نے بتا دی ہے۔ ویسے ان معاملات میں بچوں کی کوئی نہیں سنتا۔ فیصلے بڑے ہی کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرے ڈیڈی میری بات مانیں گے۔ یہ بات طے ہے"۔ نرگس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے آپ کے ڈیڈی جو ہوئے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور نرگس بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ملازم اندر داخل ہوا۔

"جناب آپ کے والد صاحب آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ وہ پورچ میں موجود ہیں"...... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پورچ میں۔ کیا مطلب۔ کیا وہ جا رہے ہیں"...... نرگس نے چونک کر ملازم سے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"جی بی بی جی"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انکل اس طرح بغیر کھانا کھائے چلے جائیں۔ ڈیڈی کہاں ہیں"...... نرگس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی وہیں پورچ میں ہی ہیں چھوٹی بی بی جی"...... ملازم نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انکل اس طرح چلے جائیں۔ میں انہیں روکوں گی"...... نرگس نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو عمران بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔ پورچ میں واقعی سر عبدالرحمن، نواب عبدالقادر کے ساتھ موجود تھے لیکن سر عبدالرحمن کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"انکل یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ یہاں آ کر بغیر کھانا کھائے چلے جائیں۔ نہیں انکل یہ نہیں ہو سکتا"...... نرگس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں نے بہت اصرار کیا ہے بیٹی لیکن تمہارے انکل مانتے ہی نہیں"...... نواب صاحب نے نرگس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر کبھی سہی بیٹی مجھے ایک انتہائی ضروری سرکاری کام ہے۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ میں نے نواب صاحب سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ تمہیں ہمارے ہاں لے آئیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم ضرور آؤ گی"...... سر عبدالرحمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ڈیڈی ہیں اس لئے میری بات مانیں گے اگر کہو تو میں ڈیڈی کو دوپہر کا کیا رات کا کھانا بھی یہاں کھلا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پلیز۔ آپ ضرور ایسا کریں"...... نرگس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری بیٹی۔ پھر کبھی سہی۔ آؤ عمران۔ اچھا نواب صاحب خدا حافظ"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ نواب عبدالقادر نے بھی خدا حافظ کہہ دیا۔

"اب آخری موقع ہے۔ اب بھی وقت ہے بتا دو"...... عمران نے آہستہ سے نرگس سے کہا۔

"کیا"...... نرگس نے چونک کر پوچھا۔

"وہی اماں بی والی بات"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ میں اپنے فیصلے تبدیل نہیں کیا کرتی"...... نرگس نے جواب دیا۔

"اوکے پھر خدا حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نواب عبدالقادر کو سلام کر کے وہ مڑا اور جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور پہلے ہی اپنی سیٹ پر موجود تھا۔ اس نے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر کوٹھی سے باہر لے آیا۔

"کیا ہوا ڈیڈی۔ آپ کچھ ناراض سے لگتے ہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تمہاری اماں بی نے خواہ مخواہ میری بے عزتی کروا دی ہے۔
نواب صاحب اپنی بیٹی کی شادی اپنے کسی عزیز سے کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق ان کی منگنی بچپن میں ہو گئی تھی"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ واقعی نواب صاحب وضع دار آدمی ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے انکار کے بارے میں بتانے کی بجائے یہ بہانہ کر دیا تھا۔

"اگر ایسی بات تھی تو پہلے اماں بی کو بھی بتائی جا سکتی تھی"۔ عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"پہلے دونوں خاندانوں میں کچھ تلخی تھی لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم رشتے کے سلسلے میں صبح یہاں آ رہے ہیں تو وہ رات کو ہی آ گئے اور انہوں نے اس انداز میں بات کی کہ نواب صاحب مجبور ہو گئے"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور عمران ایک بار پھر نواب صاحب کی ذہانت کی داد دینے پر مجبور ہو گیا۔

"چلو اچھا ہوا ورنہ ہاں کر کے بعد میں وہ ناں کر دیتے تو اماں بی کو بہت رنج پہنچتا"...... عمران نے کہا اور سر عبدالرحمن نے جواب میں صرف ہونہہ کہہ کر بات ختم کر دی۔

www.urdufanz.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے نوجوان غیر ملکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... نوجوان نے کہا۔

"آسٹن بول رہا ہوں ڈیوڈ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا کوئی خاص بات"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں کچھ معاملات سامنے آئے ہیں ان پر ڈسکس کرنی ہے۔ تم کلب پہنچ جاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا تیزی سے ایک معروف سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رین بو کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پارکنگ کی

Scanned By Saad

طرف بڑھ گئی۔ اس نے پارکنگ میں کار چھوڑی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کے ہال میں خاصے افراد موجود تھے جبکہ ایک طرف کاؤنٹر پر دو نوجوان لڑکیاں کھڑی سروس دینے میں مصروف تھیں۔ ڈیوڈ نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آسٹن کہاں ہے"...... ڈیوڈ نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سپیشل روم نمبر آٹھ میں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے دروازے پر موجود تھا۔ کمرے کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا اور دروازہ بند تھا۔ ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو چند لمحوں بعد باہر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا لیکن اس کا ورزشی جسم بتا رہا تھا کہ ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود وہ انتہائی پھرتیلا اور طاقتور آدمی ہے۔

"آؤ"...... اس نے ڈیوڈ کو دیکھ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا تو اس آدمی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر سائیڈ دیوار پر نصب سوئچ پینل کے نیچے موجود سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ ڈیوڈ اس دوران کمرے کے درمیان

موجود میز کے گرد موجود کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ میز پر شراب کی بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس نے بوتل کھولی اور ایک گلاس میں شراب انڈیل لی۔ اسی لمحے وہ آدمی بھی آ کر میز کی دوسری طرف سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بھی بوتل اٹھا کر دوسرا گلاس بھرا اور پھر بوتل رکھ کر گلاس اٹھایا اور اسے اس طرح حلق میں انڈیل لیا جیسے وہ شراب کی بجائے سادہ پانی پی رہا ہو جبکہ ڈیوڈ چسکیاں لے لے کر شراب پی رہا تھا۔

"کیا کوئی خاص معاملات پیش آئے ہیں آسٹن"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک مشن ہم نے پاکیشیا میں مکمل کرنا ہے"...... آسٹن نے جواب دیا تو ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا میں۔ کیا واقعی"...... ڈیوڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ کیوں تم اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو۔ کیا پاکیشیا میں کوئی مشن نہیں ہو سکتا ایجنسی کا"...... آسٹن نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ لیکن تم خود جانتے ہو کہ وہاں کی سیکرٹ سروس کس انداز کی ہے اور تم نے ہی مجھے یہاں بلایا ہے اور خاص معاملات کا حوالہ دیا ہے تو ظاہر ہے یہ بات تمہارے ذہن میں بھی ہو گی اور تم بھی عمران کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو"۔ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"نہیں۔ یہ مشن ایسا نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سامنے آئے یا عمران سے ٹکراؤ ہو۔ یہ علیحدہ ٹائپ کا مشن ہے"۔ آسٹن نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیا ہے"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں فیبن سوسائٹی کے بارے میں تو علم ہے کہ جو گریٹ لینڈ کے موجودہ شاہی نظام کے خلاف کام کرتی ہے اور جس نے اس کے لئے دہشت گردی کا انداز اپنا رکھا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح معلوم ہے"...... ڈیوڈ نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"آج تک اس سوسائٹی کا مرکزی آدمی گریٹ لینڈ کے ہاتھ نہیں آ سکا اور نہ ہی اس کے مرکزی آفس کے بارے میں سرتوڑ کوششوں کے باوجود کوئی خاص معلومات مل سکی ہیں جبکہ یہ سوسائٹی خفیہ طور پر انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے۔ ایک حتمی اطلاع حکومت کو ملی ہے کہ اس سوسائٹی کا ایک مرکزی رکن پاکیشیا میں موجود ہے۔ اس کا کوڈ نام سڈنی ہے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیا میں مستقل طور پر رہتا ہے یا عارضی طور پر گیا ہے اور اس اطلاع کی کیا تفصیل ہے"...... ڈیوڈ نے اس بار پوری طرح دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا سیکشن مسلسل اس سوسائٹی کے

خلاف کام کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر جب پکڑا گیا تو اس نے کچھ بتانے سے پہلے سوسائٹی کے اصول کے مطابق خودکشی کر لی البتہ اس کی تلاشی کے دوران ایک چھوٹی سی ڈائری مل گئی جس میں درج تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ اس آدمی کا رابطہ سوسائٹی کے مرکزی رکن سڈنی سے ہے اور اس ڈائری میں ہی پاکیشیا کے ایک کلب کا پتہ بھی درج ہے اور اس کا فون نمبر بھی۔ چنانچہ جب اس فون نمبر پر کال کر کے اس آدمی کی آواز میں سڈنی سے بات کرنے کی کوشش کی گئی تو سڈنی تو لائن پر آگیا لیکن اس نے سپیشل کوڈ دریافت کئے۔ ظاہر ہے کوڈ کا کسی کو علم نہ تھا اس لئے رابطہ ختم ہو گیا۔ اس سے یہ بات طے ہو گئی کہ سڈنی وہاں موجود ہے۔ چنانچہ پاکیشیا میں خصوصی ایجنٹ اس کی تلاش کے لئے بھیجے گئے۔ انہوں نے وہاں جا کر جب معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا پتہ چلا کہ یہاں اس کلب کے ایک کمرے میں سڈنی نام کا آدمی گذشتہ ایک ماہ سے رہائش پذیر تھا جو اچانک کمرہ چھوڑ کر چلا گیا ہے اور کمرے میں کوئی سامان وغیرہ بھی نہیں ہے۔ اس آدمی کے حلیے اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کا پتہ نہ چل سکا البتہ اتنا معلوم ہوا کہ اس سے ایک پاکیشیائی لڑکی اکثر ملنے آیا کرتی تھی۔ اس لڑکی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی گئیں۔ اس کے مطابق اس لڑکی کا نام نرگس ہے اور یہ گریٹ لینڈ کی یونیورسٹی میں طویل عرصے تک پڑھتی رہی ہے

www.urduinfanz.com

Scanned By Saad

اور پاکیشیا کے کسی لارڈ کی بیٹی ہے اور وہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہائش پذیر ہے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سے معلومات حاصل کی جائیں لیکن جب اس سے معلومات حاصل کی گئیں تو صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ سڈنی اسے ایک فنکشن میں ملا تھا اور چونکہ وہ خود گریٹ لینڈ میں رہی ہے اس لئے وہ اس سے ملنے کلب جاتی رہتی تھی۔ اس سے زیادہ وہ کچھ نہ بتا سکی۔ اب چیف باس نے پاکیشیا میں اس سڈنی کو ٹریس کرنے کا مشن میرے سیکشن کے ذمے لگایا ہے"...... آسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس کو عمران یا وہاں کی حکومت سے چھپانے کا کیا فائدہ ہے۔ یہ سوسائٹی گریٹ لینڈ میں غیر قانونی طور پر بنی ہے اس لئے حکومت تو اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ امداد طلب کر لیتی۔ میرا تو خیال ہے کہ اگر عمران کو آمادہ کر لیا جائے تو وہ چند گھنٹوں میں اس سڈنی کو زمین کی تہہ سے نکال لائے گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"لیکن وہ سڈنی کو ہمارے حوالے نہیں کرے گا اور پھر سڈنی سے معلومات کون حاصل کرے گا۔ دوسری بات یہ کہ گریٹ لینڈ کی حکومت کے مطابق اس سوسائٹی پر صرف قانونی پابندیاں لگائی گئی ہیں لیکن اگر یہ بات یہاں کے پریس میں آ گئی کہ اس سوسائٹی کے لوگوں کو خاموشی سے ہلاک کر دیا جاتا ہے اور اب تک اس سوسائٹی کے سینکڑوں افراد کو حکومت نے خاموشی سے بغیر مقدمہ چلائے

ہلاک کیا ہے تو پوری دنیا میں طوفان اٹھ کھڑا ہو گا اور پھر نجانے کون کون سی تنظیمیں اس سوسائٹی کی درپردہ حمایت شروع کر دیں اس لئے اس معاملے کو کسی طرح بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا"۔ آسٹن نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ سڈنی پاکیشیا سے کسی اور ملک شفٹ ہو گیا ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن بہرحال اب اس کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے تو اس کا سراغ تو اب ہر حالت میں لگانا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا لیکن تم نے مجھے کیوں کال کیا ہے"۔ ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ پاکیشیا چلو کیونکہ تمہارے سیکشن کے پاکیشیا میں کافی رابطے ہیں اور تم بھی اپنے سیکشن کے کاموں کے سلسلے میں وہاں آتے جاتے رہتے ہو جبکہ میں وہاں پہلی بار جاؤں گا۔ اگر تم تیار ہو جاؤ تو میں چیف سے خصوصی اجازت لے لوں گا"...... آسٹن نے کہا۔

"میرے سیکشن کے پاس فی الحال کوئی اہم کام تو نہیں ہے اس لئے میں جا سکتا ہوں لیکن شرط وہی چیف والی ہے اگر وہ اجازت دے دے"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسٹن نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری لیکن تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"آسٹن بول رہا ہوں۔ ڈیوڈ میرے پاس موجود ہے۔ میں نے ڈیوڈ کو اپنے ساتھ پاکیشیا جانے پر رضامند کر لیا ہے لیکن اس کے لئے آپ کی خصوصی اجازت چاہئے"....... آسٹن نے کہا۔

"ڈیوڈ سے بات کراؤ"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ میں ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... ڈیوڈ نے آسٹن کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"ڈیوڈ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران تمہارا دوست ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم سپیشل ایجنسی کے لئے کام کرتے ہو اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں وہاں دیکھ کر چونک پڑے اور پھر ساری بات اس کے سامنے آجائے"....... باس نے کہا۔

"لیکن باس ضروری تو نہیں کہ ہم اسے سب کچھ تفصیل سے بتائیں۔ ہم کوئی بھی بہانہ کر سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو میں میک اپ میں جا سکتا ہوں"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ آدمی میک اپ فوراً پہچان لے گا اس لئے تم وہاں اصل نام اور اصل کاغذات سے ہی جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں اگر اس سے تمہاری ملاقات ہو گئی تو تم اسے ڈیل کر لو گے۔ بس یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اسے ہمارے اصل مشن کا علم نہ ہو سکے

کیونکہ حکومت نہیں چاہتی کہ سوسائٹی کے خلاف اس کی خفیہ سرگرمیاں اوپن ہوں"..... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسے ہی ہو گا"..... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اوکے پھر تمہیں اجازت دی جاتی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا بے حد شکریہ ڈیوڈ کہ تم میری خاطر وہاں جا رہے ہو"۔ آسٹن نے کہا۔

"ارے اس میں شکریہ ادا کرنے کی کون سی بات ہے۔ ہم دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں اور تم نے اور تمہارے سیکشن نے کئی بار میری اور میرے سیکشن کی مدد کی ہے اور یہ بھی تو گریٹ لینڈ کا مشن ہے کوئی تمہارا ذاتی کام تو نہیں ہے"....... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال اب میرا خیال ہے کہ وہاں جانے اور وہاں کام کرنے کے سلسلے میں بنیادی تفصیلات طے کر لی جائیں"....... آسٹن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران کے پاس آج کل کوئی مشن نہ تھا اور اس کا مطالعہ کا موڈ بھی نہ تھا اس لئے وہ ان دنوں آوارہ گردی میں معروف رہتا تھا۔ آج اس کا ارادہ سوپر فیاض کو ساتھ لے کر کسی اچھے سے ہوٹل میں لنچ کھانے کا تھا کیونکہ سلیمان ان دنوں چھٹی لے کر اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ فلیٹ سے نکلا اور کار لے کر سیدھا سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار اس نے پارکنگ میں روکی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ باہر چپڑاسی موجود تھا جس نے عمران کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"صاحب کا موڈ کیسا ہے"...... عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

"اچھا ہے۔ ابھی ایک غیر ملکی خاتون مل کر گئی ہے"...... چپڑاسی نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہو گیا۔ فیاض کسی

www.urdufanz.com

فائل پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے آہٹ سن کر سر اٹھایا اور پھر عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو۔ آج بڑے عرصے بعد تمہیں میری یاد آئی ہے"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا موڈ واقعی بے حد خوشگوار ہے۔

"کیا بات ہے۔ آج تمہارا موڈ خلاف توقع کچھ زیادہ ہی خوشگوار ہے۔ پیشانی پر موجود شکنیں بھی غائب ہیں۔ آنکھوں میں وحشیانہ چمک کی بجائے مسرت کی چمک نظر آ رہی ہے۔ چہرہ بھی گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہے۔ خیریت ہے کہیں سلمیٰ بھابھی نے اپنی جائیداد بیچنے کی حامی تو نہیں بھر لی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جان بوجھ کر کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"سلمیٰ کی جائیداد۔ ہونہہ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ اس کی جائیداد ہے ہی کیا۔ ایک آبائی مکان اور دو دکانیں۔ ہونہہ"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اچھا تو اب یہ نوبت آ گئی ہے کہ سلمیٰ بھابھی تمہیں پدی نظر آنے لگ گئی ہیں۔ کیا کوئی حتمی وعدہ ہو گیا ہے"...... عمران نے آخری الفاظ آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہے۔

"حتمی وعدہ۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

Scanned By Saad

"مجھے یقین ہے کہ کسی خوبصورت لڑکی نے تم سے کوئی حتمی وعدہ کر لیا ہو گا جس کی وجہ سے اب تمہیں سلمیٰ بھابھی بدی نظر آنے لگ گئی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں بدکردار ہوں"۔ سوپر فیاض نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"جس لئے مجھے یہ خیال آگیا تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے کیونکہ جتنی نفرت مجھے بدکرداری سے ہے اتنی شاید ہی کسی اور چیز سے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور دوست دوستوں کے بارے میں ان سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا موڈ صرف اس وقت خوشگوار ہوتا ہے جب کوئی خوبصورت لڑکی تم سے ملاقات کرتی ہے اور یہاں اس وقت کمرے میں پھیلی ہوئی مخصوص نسوانی خوشبو بتا رہی ہے کہ مجھ سے پہلے کوئی خوبصورت حسینہ یہاں موجود رہی ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ناک تو بلی سے بھی زیادہ تیز ہے۔ یہ درست ہے کہ ایک لڑکی مجھ سے ملنے آئی تھی لیکن وہ سرکاری کام سے آئی تھی"۔ سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

"مخصوص خوشبو بتا رہی ہے کہ آنے والی غیر ملکی تھی۔ کیا کسی یورپی ملک کی انٹیلی جنس کی سپرنٹنڈنٹ تھی"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"تھی تو وہ غیر ملکی لیکن اس کا کسی سرکاری ایجنسی سے کوئی تعلق نہ تھا"...... سوپر فیاض بھی باقاعدہ محظوظ ہو رہا تھا۔

"تو پھر وہ کسی بڑے ہوٹل کی مینجر ہو گی اور تمہیں تمہارا نذرانہ پہنچانے آئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں ورنہ تم سے کوئی بعید نہیں کہ تم کیا فتویٰ جاری کر دو اور پھر جا کر سلمیٰ کے کان بھر دو۔ وہ خواہ مخواہ میری جان کھاتی رہے گی۔ وہ مس ایلیا تھی ہوٹل شیرٹن کی مارکیٹنگ مینجر۔ میں نے ہوٹل شیرٹن کے شراب کے لائسنس کی پڑتال کی تھی اور ان کے بارے میں رپورٹ بڑے صاحب کو دی تھی جس پر بڑے صاحب نے ان کے جنرل مینجر کو کال کر کے شراب کے سٹور پر موجود لائسنس سے زیادہ شراب سٹور کرنے کی وضاحت طلب کر لی تھی اور مس ایلیا اس سلسلے میں کاغذات لے کر آئی تھی"۔ سوپر فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور ان کاغذات کے مطابق سٹور میں موجود شراب لائسنس کے عین مطابق تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کے پاس دو لائسنس ہیں۔ ایک لائسنس اس وقت

Scanned By Saad

موجود نہ تھا اس لئے میں نے رپورٹ کر دی تھی۔ اب وہ دوسرے لائسنس کی کاپی دے گئی ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"یہ لائسنس سابقہ تاریخوں میں تو تیار نہیں کرایا گیا۔ ذرا دکھانا وہ لائسنس"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ یہ سرکاری معاملات ہیں۔ تمہارا ان سے مطلب"...... سوپر فیاض نے جس انداز میں کہا اس سے ہی عمران سمجھ گیا کہ اصل چکر یہی تھا۔ سوپر فیاض نے لامحالہ بھاری نذرانہ لے کر انہیں اس کی اجازت دی ہوگی ورنہ سوپر فیاض کی گھاک نظروں سے یہ لائسنس کیسے بچ سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ بات ڈیڈی کے کانوں میں ڈال دوں گا پھر وہ خود ہی چیکنگ کر لیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹھو۔ بیٹھو پلیز۔ تم میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو"...... سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چپڑاسی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ عمران صاحب آئے ہیں پھر تم نے اب تک ان کی خدمت کیوں نہیں کی۔ جاؤ دو بوتلیں مشروب کی ہمارے لئے لے آؤ اور ہاں ایک بوتل تم خود بھی پی لینا۔ جاؤ اور جلدی آؤ"...... سوپر فیاض نے کہا تو چپڑاسی زیر لب مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سوپر فیاض کی اس شاہانہ

فیاضی کا پس منظر جانتا تھا۔

"صرف ایک بوتل سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ آج کل سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ کھانے کے معاملے میں میرا ذوق کس قدر اعلیٰ ہے اور اعلیٰ ذوق کا کھانا اعلیٰ ہوٹلوں میں ہی ملتا ہے۔ میرے پاس تو تنور پر بیٹھ کر کھانا کھانے کے بھی پیسے نہیں ہیں اس لئے تمہیں لنچ کھلانا ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور ضرور"...... سوپر فیاض نے فوراً ہی اس کی بات مانتے ہوئے کہا۔

"کوئی بہت بڑی رقم کمائی ہے کیا"...... عمران نے ایک بار پھر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بات۔ میں تمہیں دوست سمجھ کر سب کچھ کر رہا ہوں اور تم مجھ پر ہی شک کر رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں نے کچھ کمانا تھا تو کیا میں تمہارے ڈیڈی کو رپورٹ کرتا"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری ان رگوں کے بارے میں بھی جانتا ہوں جن کی کارکردگی کا علم شاید تمہیں خود بھی نہ ہوگا۔ تم نے ڈیڈی کو رپورٹ دے کر دراصل معاوضہ بڑھایا ہے۔ کیوں میں درست کہہ رہا ہوں ناں"...... عمران نے کہا تو سپرنٹنڈنٹ فیاض بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"بہر حال لنچ تو میں نے کرنا ہے اور تم نے کرانا ہے اس لئے اٹھو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض فوراً ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اسی لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔ اس نے مشروب کی دو بوتلیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"اب یہ تم دوسرے چپڑاسیوں کو پلا دو۔ مجھے تمہارا صاحب لنچ کرانے لے جا رہا ہے اگر اس نے ٹھنڈا مشروب پی لیا تو اس کا جوش ختم بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں جاؤ تم"...... سوپر فیاض نے بھی کہا تو چپڑاسی خاموشی سے بوتلوں سمیت واپس چلا گیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ وہ واقعی اٹن شن بھی ہو گیا تھا کہ عمران فوراً ہی سمجھ گیا کہ فون اس کے ڈیڈی کی طرف سے ہو گا ورنہ فیاض کسی اور کے خوف سے اس طرح اٹن شن نہیں ہو سکتا تھا۔

"بہتر سر"...... سوپر فیاض نے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اب کر لو جا کر لنچ"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی نیا کیس آ گیا ہے اور بڑے صاحب نے فوراً کال کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ زیادہ سے زیادہ تمہیں چند ہدایات دیں گے سن لو پھر اس نئے کیس کے سلسلے میں چل پڑیں گے۔ پہلے لنچ کریں گے پھر تم جانو اور تمہارا کیس۔ میں انتظار کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور دوبارہ اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اب اس کا کرسی سے اٹھنے کا ارادہ ہی نہ رہا ہو۔ سوپر فیاض نے ہینگر پر موجود کیپ اٹھا کر سر پر رکھی اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔

"اب میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا ڈیڈی کے ساتھ لنچ پر جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ فوری طور پر ایک خاتون کا بیان لینا ہے اور پھر فوراً ہی آ کر تمہارے ڈیڈی کو رپورٹ دینی ہے۔ ان کا حکم ہے کہ وہ رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کوئی نواب عبدالقادر خان کی بیٹی نرگس کا مسئلہ ہے"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"نواب عبدالقادر خان کی بیٹی نرگس کا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا مطلب۔ تم اسے جانتے ہو"...... سوپر فیاض نے بھی حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ نواب صاحب اماں بی کے دور کے عزیز ہیں اور اماں بی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

میری شادی اس نرگس سے کرنا چاہتی تھیں۔ ایک ہفتہ پہلے انہوں نے زبردستی ڈیڈی کے ساتھ مجھے ان کے ہاں بر دکھاوے کے لئے بھیجا تھا لیکن نواب صاحب نے صاف انکار کر دیا کیونکہ وہ نرگس کی شادی اپنے کسی قریبی عزیز سے کرنا چاہتے تھے اس لئے اماں بی نے یہ سلسلہ ترک کر دیا ۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے بڑے صاحب نے یہ نادر شاہی حکم دیا ہے کہ میں فوراً جا کر بیان لوں اور واپس آکر رپورٹ دوں" ۔۔۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ کس سلسلے میں یہ بیان لینے تم جا رہے ہو" عمران نے پوچھا۔

"اسے اغوا کر کے اس پر چند غیر ملکیوں نے تشدد کیا ہے اور وہ کافی زخمی ہے اور اس وقت ہسپتال میں ہے" ...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو میں بھی ساتھ چلوں گا۔ چلو" ..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ" سوپر فیاض نے کہا اور پھر وہ دونوں آفس سے باہر آ گئے۔

"تم اپنی جیپ لے لو کیونکہ میں نے تو پھر واپس نہیں آنا اور پھر تم نے ڈیڈی کو رپورٹ دینی ہے اور ہو سکتا ہے کہ ڈیڈی کوئی اور کام تمہیں دے دیں اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں اکیلا ہی

کر لوں گا اور بل تمہیں بھجوا دوں گا" .... عمران نے کہا۔

"خواہ مخواہ بل مجھے بھجوا دو گے۔ میں بل ادا نہیں کروں گا"۔ سوپر فیاض نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو میں ڈیڈی کو بھجوا دوں گا" .... عمران نے جواب دیا۔

"بے شک بھجوا دینا۔ وہ خود ہی تم سے پوچھ لیں گے" ...... سوپر فیاض نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا پارکنگ سے سوپر فیاض کا ڈرائیور جیپ لے کر آ گیا۔ ظاہر ہے اس نے سوپر فیاض اور عمران کو پارکنگ کی طرف آتے دیکھ لیا تھا اور شاید سوپر فیاض نے اتنا فاصلہ بھی عمران کی وجہ سے طے کر لیا تھا ورنہ وہ تو دروازے پر ہی جیپ میں بیٹھنے کا عادی تھا۔

"کون سے ہسپتال جانا ہے" .... عمران نے پوچھا۔

"سٹی ہسپتال۔ سپیشل وارڈ کمرہ نمبر چھ" .... سوپر فیاض نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ سوپر فیاض جیپ میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکلی اور تیزی سے سٹی ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ نرگس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے کیوں اغوا کیا گیا ہو گا اور تشدد کر کے اس سے کیا معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہو گی کیونکہ بظاہر تو کوئی بھی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن ظاہر ہے اب تفصیل تو نرگس بتا سکتی تھی لیکن یہ بات بہرحال طے تھی کہ یہ کوئی عام واقعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو اس کی رپورٹ سر عبدالرحمن کو نہ دی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

جاتی اور اگر رشتے داری کی وجہ سے نواب عبدالقادر خان ذاتی طور پر درخواست بھی کرتے تو سر عبدالرحمن سوپر فیاض کی بجائے کسی انسپکٹر کو بھجوا دیتے۔ یقیناً کوئی ایسی بات تھی کہ سر عبدالرحمن اس میں خصوصی دلچسپی لے رہے تھے۔ یہی باتیں سوچتا ہوا عمران سٹی ہسپتال پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور اسی لمحے سوپر فیاض کی جیپ بھی وہاں پہنچ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر چھ میں داخل ہوئے تو وہاں بیڈ پر نرگس موجود تھی۔ اس کے چہرے پر تشدد کے نشانات واضح تھے۔ ساتھ آنے والے ڈاکٹر نے سوپر فیاض کا تعارف نرگس سے کرایا تو نرگس نے اثبات میں سر ہلا دیا البتہ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر نے دو کرسیاں بیڈ کے ساتھ رکھوا دیں اور سوپر فیاض اور عمران خاموشی سے ان پر بیٹھ گئے۔

"مس نرگس یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ سوپر فیاض میرا دوست ہے میں اس سے ملنے گیا تھا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہ آپ کا بیان لینے آ رہا ہے اس لئے میں ساتھ آگیا ہوں۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوا ہے البتہ میں رات کو اپنے کمرے میں سو رہی تھی کہ اچانک میری ناک میں نامانوس سی بو پہنچی۔ میں اٹھنے لگی لیکن پھر میرا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں کسی کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور میرے جسم کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ وہاں گریٹ لینڈ کے دو باشندے

موجود تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں انہیں بتاؤں کہ سڈنی اب کہاں ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ پہلے بھی ایک غیر ملکی نے مجھ سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی تھی۔ سڈنی نام کا ایک آدمی جو گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا مجھے ایک فنکشن میں ملا تھا۔ چونکہ میں بھی گریٹ لینڈ میں رہ چکی ہوں اس لئے جب اس سے بات چیت ہوئی تو وہاں کی باتیں ہونے لگیں۔ اس طرح میری اس سے اکثر ملاقات ہو جاتی تھی۔ وہ دارالحکومت کے بلیو مون کلب میں رہائش پذیر تھا۔ میں دو تین بار اس سے ملنے کلب میں بھی گئی اور لابی میں بیٹھ کر باتیں ہوئی تھیں۔ اس کے بعد اچانک وہ کمرہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ نہیں ملا لیکن ان دونوں نے میری بات پر یقین کرنے سے انکار کر دیا اور مجھ پر تشدد شروع کر دیا لیکن جو کچھ میں جانتی تھی وہ میں پہلے ہی بتا چکی تھی اور کیا بتاتی لیکن انہوں نے مجھ پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا۔ اس خوفناک تشدد کی بنا پر میں بے ہوش ہو گئی۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ایک پارک میں پڑی ہوئی تھی اور شدید زخمی تھی۔ وہاں لوگوں نے مجھے ٹیکسی کر کے دی تو میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچی جہاں سے ڈیڈی نے مجھے یہاں پہنچایا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس بھی آکر میرا بیان لے گئی ہے اور پھر شاید ڈیڈی نے انکل سر عبدالرحمن کو اطلاع دی ہے اس لئے آپ صاحبان آئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ نرگس نے آہستہ آہستہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض نے ان آدمیوں کے حلیے اور ان کے لباس کی تفصیلات پوچھ کر لکھیں لیکن عمران

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

خاموش بیٹھا رہا۔

"ٹھیک ہے مس نرگس آپ بے فکر رہیں ہم جلد ہی ان لوگوں کا سراغ لگا لیں گے۔ آؤ عمران"...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ میں ابھی مس نرگس کے پاس رکوں گا۔ بہرحال یہ ہماری عزیزہ ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو سوپر فیاض معنی خیز نظروں سے عمرن کو دیکھتے ہوئے واپس چلا گیا۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب کہ آپ مجھے پوچھنے کے لئے آئے ہیں"...... نرگس نے کہا۔

"شکریہ ادا کرنے کی بجائے آپ مجھے اصل بات بتا دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نرگس بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں تو جو کچھ جانتی تھی وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ نرگس نے کہا۔

"آپ کا لہجہ اور انداز بتا رہا ہے کہ آپ نے اصل بات چھپا لی ہے۔ آپ مجھے بتائیں اور یقین کریں کہ آپ کو یہ بات بتانے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے واقعی کچھ نہیں چھپایا"۔ نرگس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سڈنی کون تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس کے مطابق وہ یہاں گریٹ لینڈ کی کسی کمپنی کا سیلز ایجنٹ تھا۔ وہ باتیں بے حد دلچسپ کرتا تھا اور شریف آدمی تھا۔ بس میں اتنا

جانتی ہوں"...... نرگس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ میک اپ میں رہتا تھا"...... عمران نے پوچھا تو نرگس بے اختیار چونک پڑی۔

"میک اپ۔ کیا مطلب۔ وہ مرد تھا میک اپ کیوں کرتا"۔ نرگس نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ماہ لقا کی دوست ہو لیکن تمہیں اس میک اپ کا بھی علم نہیں ہے جس سے چہرے کے خدوخال اور رنگ وغیرہ بدل دیا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن مجھے نہیں معلوم۔ ویسے میں نے تو ہمیشہ اسے اسی چہرے میں ہی دیکھا تھا"...... نرگس نے جواب دیا۔

"وہ یقیناً کسی تنظیم سے متعلق تھا۔ سرکاری تنظیم کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ غیر ملکی تمہیں اس انداز میں اغوا کر کے تم پر تشدد کر کے اس کے بارے میں نہ پوچھتے۔ تم سوچ کر مجھے بتاؤ کہ کیا اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نکلی ہو جس سے اس کے بارے میں آئیڈیا لگ سکے"...... عمران نے کہا تو نرگس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ ہاں ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ ہاں۔ ایک بار میری موجودگی میں اسے ایک فون کال ملی تھی۔ دوسری طرف سے مدھم سی آواز مجھ تک بھی پہنچ رہی تھی۔ گریٹ لینڈ کی دہشت گرد تنظیم فیبن سوسائٹی کا نام لیا گیا تھا لیکن یہ نام سنتے ہی سڈنی نے فوراً کال ختم کر دی تھی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اور پھر مجھ سے معذرت کر کے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور میں واپس آ گئی تھی لیکن اس وقت تو مجھے اس کا کوئی خیال نہ آیا تھا۔ آپ کے کہنے پر میں نے ذہن پر زور دیا تو مجھے یاد آ گیا البتہ میں کہہ نہیں سکتی کہ اس کا میرے واقعہ سے کوئی تعلق بھی ہے یا نہیں"۔ نرگس نے کہا۔

"کیا آپ اس فینن سوسائٹی کے بارے میں تفصیل جانتی ہیں۔ آپ بھی تو گریٹ لینڈ میں رہی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس اتنا معلوم ہے کہ گریٹ لینڈ کے اخبارات میں اکثر اس دہشت گرد تنظیم کا نام شائع ہوتا تھا لیکن میں نے کبھی خیال نہیں کیا"...... نرگس نے جواب دیا۔

"اس سڈنی کا حلیہ اور قدوقامت کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو نرگس نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اس کی کوئی خاص نشانی"...... عمران نے پوچھا۔

"نشانی۔ کیسی نشانی۔ بس عام سا وجیہہ آدمی تھا"...... نرگس نے جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ کوئی ایسی نفسیاتی حرکت جس کا پتہ اسے بھی نہ ہو۔ مثلاً بعض لوگ بات کرتے ہوئے لاشعوری طور پر کان کی لو کو دباتے ہیں۔ بعض ناک پر انگلی پھیرتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی کوئی حرکت"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں البتہ ایک بات مجھے یاد آ رہی

www.urdufanz.com

ہے کہ سڈنی کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی عام انگلیوں سے خاصی چھوٹی تھی لیکن غور سے دیکھنے سے اس کا احساس ہوتا تھا ویسے نہیں"...... نرگس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ آرام کریں میں اپنے طور پر ان لوگوں کا سراغ لگانے کی کوشش کروں گا جنہوں نے یہ حرکت کی ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ نرگس نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور پھر عمران اجازت لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فینن سوسائٹی کا نام گردش کر رہا تھا۔

Scanned By Saad

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چھریرے جسم کے آدمی نے چونک کر ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی نے کہا۔

"آسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون آسٹر۔ میں تو کسی آسٹر کو نہیں جانتا"...... اس آدمی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ مسٹر ڈیوس نہیں بول رہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ میرا نام تو رچرڈ ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس آدمی نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کمرے کی دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک ہینڈ بیگ اٹھا کر اس نے الماری بند کر دی اور پھر ہینڈ بیگ اٹھائے وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہینڈ بیگ کھولا۔ اس کے اندر ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھ دیا لیکن ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ایک تار ہینڈ بیگ کے اندر جا رہی تھی۔ اس آدمی نے وہ تار باہر نہیں نکالی بلکہ ہینڈ بیگ کو ویسے ہی اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آسٹر کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ وہی آواز تھی جو فون پر سنائی دی تھی۔

"یس۔ سڈنی بول رہا ہوں۔ اوور"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"باس۔ گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے سیکشن الیون کی ایک ٹیم آپ کی تلاش میں پاکیشیا پہنچی ہوئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ مجھے پہلے اطلاع مل چکی ہے۔ اوور"...... سڈنی نے کہا۔

"تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"انہیں نظرانداز کر دو۔ وہ خود ہی یہاں ٹکریں مار کر چلے جائیں گے۔ اوور"...... سڈنی نے جواب دیا۔

"لیکن باس اسلحے کی نئی کھیپ بھجوائی جانی ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنا کام جاری رکھو۔ وہ اس کا سراغ نہ لگا سکیں گے اور نہ انہیں اس کا علم ہو گا۔ وہ صرف میری تلاش میں یہاں آئے ہیں کیونکہ ان کے ہاتھ ٹی ون لگ گیا تھا اور ٹی ون کا مجھ سے کلب کے پتے اور فون پر رابطہ رہتا تھا۔ یقیناً انہیں ٹی ون سے اس بارے میں علم ہوا ہو گا اس لئے وہ یہاں آئے ہیں۔ اوور"...... سڈنی نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... سڈنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر واپس ہینڈ بیگ میں رکھا اور اسے بند کر کے وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ہینڈ بیگ واپس اسی جگہ رکھا جہاں سے اس نے اسے اٹھایا تھا اور پھر الماری بند کر کے وہ ابھی کرسی پر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں"...... سڈنی نے کہا۔

"باس آپ کی دوست لڑکی نرگس کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے اس پر تشدد کیا گیا ہے۔ پھر اسے شدید زخمی حالت میں ایک پارک میں ڈال دیا گیا۔ اب وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس نے پولیس کو بیان دیا ہے کہ گریٹ لینڈ کے دو آدمیوں نے اس پر تشدد کیا ہے اور اس سے سڈنی کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر اس نے کیا بتایا ہے انہیں"...... سڈنی نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہی عام سی باتیں باس"...... دوسری طرف سے ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے اسے جو کچھ معلوم تھا وہی بتا سکتی تھی"۔ سڈنی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایک اور اہم اطلاع ملی ہے باس اس سلسلے میں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا تو سڈنی بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی اطلاع"...... سڈنی نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ہسپتال میں اس سے ملنے سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خطرناک آدمی علی عمران بھی آیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران۔ وہ کون ہے"...... سڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہا۔

"باس آپ اسے نہیں جانتے لیکن میں اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں کیونکہ میں گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس کے کمپیوٹر روم میں کافی عرصے تک کام کر چکا ہوں۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا بھر میں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن سیکرٹ سروس کا نرگس کے اغواء سے کیا تعلق"...... سڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے۔ مجھے جب اس ملاقات کا علم ہوا تو میں چونک پڑا۔ میں نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اس نرگس کے والد اور انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کے درمیان عزیز داری ہے اور شاید اس لئے نرگس کے والد نے اس کے اغوا اور تشدد کے بارے میں انہیں بتایا تھا اور عمران وہاں اس سوپر فیاض کے آفس میں موجود تھا پھر وہ دونوں اکٹھے یہاں آئے"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن اس میں ہمارے لئے کیا اطلاع ہے جو تم اس پراسرار انداز میں بات کر رہے ہو"...... سڈنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس یہ آدمی انتہائی خطرناک ہے۔ وہ لامحالہ آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور اگر اس کے علم میں یہاں ہمارا نیٹ ورک آ گیا تو پھر وہ لامحالہ ہمارے نیٹ ورک کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا"...... ماسٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم فکر مت کرو وہ زیادہ سے زیادہ اگر کام بھی کرے گا تو سپیشل ایجنسی کے خلاف کرے گا جنہوں نے نرگس کو اغوا کر کے اس پر تشدد کیا ہے اور اگر اس نے ہمارے نیٹ ورک کے خلاف کام کیا تو پھر ہم خود ہی اس سے نمٹ لیں گے"...... سڈنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ بہرحال آپ محتاط رہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم محتاط ہیں تو اتنے طویل عرصے سے یہاں ہمارا نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔ آج تک کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ بھی اگر گریٹ لینڈ میں ہمارا آدمی ان کے ہاتھ نہ لگ جاتا تو انہیں میرے بارے میں اطلاع نہ ملتی لیکن اب وہ بھی کسی صورت ہمیں ٹریس نہ کر سکیں گے"...... سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سڈنی نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود نہ تھے جیسے وہ پوری طرح مطمئن ہو کہ کوئی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ اس نے میز پر پڑی ہوئی ایک کتاب اٹھائی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا لیکن چند لمحوں بعد جب دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کتاب واپس میز پر رکھی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"کون ہے"...... اس نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

"مارسیا ہوں ڈیئر"...... باہر سے ایک ہلکی سی نسوانی آواز سنائی دی تو سڈنی نے دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس کے جسم پر شوخ رنگ کا اسکرٹ تھا۔ نقوش کے لحاظ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بھی گریٹ لینڈ کی رہنے والی ہے۔

"آؤ مارسیا"...... سڈنی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو مارسیا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا۔ تم کل کلب نہیں آئے۔ آخر اس قدر چھپ کر بیٹھنے کی کیا وجہ ہے"...... مارسیا نے کہا۔

"چھپنے کی مجھے کیا ضرورت ہے ڈیئر۔ کل سپلائی کے سلسلے میں کام تھا اس لئے میں کلب نہ آسکا"...... سڈنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ کمرے میں موجود ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب کی بوتلیں اور گلاس موجود تھے۔ اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مارسیا دوسری کرسی پر پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔ سڈنی نے شراب دونوں گلاسوں میں ڈالی اور پھر ایک گلاس اٹھا کر اس نے مارسیا کے سامنے اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"شکریہ۔ میں سمجھی کہ شاید تم سپیشل ایجنسی کی وجہ سے چھپے بیٹھے ہو"...... مارسیا نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ ہمارے خلاف کیا کر سکتے ہیں۔ اس سڈنی کو تلاش کر رہے ہوں گے جو کلب میں رہتا تھا۔ کرتے رہیں تلاش۔ سڈنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارسیا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر بھی تمہیں محتاط رہنا چاہئے۔ وہ بہرحال انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی سراغ لگا لیں"...... مارسیا نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ویسے انہوں نے ایک کوشش کی ہے جس کی اطلاع مجھے مل چکی ہے۔ ان کی یہ کوشش بھی ناکام ہوئی ہے"...... سڈنی نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی کوشش"...... مارسیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ مقامی لڑکی نرگس جس سے میری اکثر ملاقات رہتی تھی انہوں نے اسے اغوا کر کے اس پر تشدد کیا ہے تاکہ میرے بارے میں کوئی کلیو اس سے حاصل کر سکیں لیکن اسے میرے بارے میں کچھ معلوم ہی نہ تھا اس لئے وہ کیا بتاتی"...... سڈنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تمہارا حلیہ، لباس اور ایسی ہی دوسری باتیں اس سے بہرحال معلوم کر لی ہوں گی۔ میں نے تمہیں کتنی بار کہا تھا کہ تم اس سے اس طرح بار بار نہ ملا کرو"...... مارسیا نے منہ بناتے ہوئے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہا۔

"وہ تو بس گریٹ لینڈ کی باتیں کرتی رہتی تھی اور چونکہ وہ اچھی لڑکی تھی اس لئے میں بھی اس سے مل لیتا تھا لیکن اب ظاہر ہے میرا وہ پہلے والا حلیہ تو نہیں اس لئے وہ کیا کر لیں گے البتہ ماسٹر نے اپنی طرف سے مجھے ایک اطلاع دے کر ڈرانے کی کوشش کی ہے لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... سڈنی نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کون سی اطلاع۔ کیا مطلب"...... مارسیا نے اور زیادہ چونک کر کہا۔

"اس نے مجھے بتایا ہے کہ نرگس سے ملنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی خطرناک ایجنٹ علی عمران ہسپتال گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ یہ عمران انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اس لئے میں محتاط رہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور وہ اگر تلاش بھی کرے گا تو سپیشل ایجنسی والوں کو کرے گا جنہوں نے نرگس کو اغوا کیا ہے"...... سڈنی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ نام تو میں نے بھی سنا ہوا ہے لیکن اگر اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر تو وہ سرکاری تنظیم ہوئی اور سپیشل ایجنسی بھی گریٹ لینڈ کی سرکاری تنظیم ہے۔ اگر وہ لوگ اسے مل گئے تو لامحالہ انہوں نے اسے تمہارے بارے میں بتا دینا ہے۔ اس

طرح ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں تلاش کرنا شروع کر دے"...... مارسیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ سپیشل ایجنسی اصل بات نہیں بتائے گی۔ صرف اتنا بتائے گی کہ وہ کسی مجرم کو تلاش کر رہے ہیں اور بس۔ وہ فیبن سوسائٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے کیونکہ وہ اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور گریٹ لینڈ کے کسی مجرم سے یہاں کی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"۔ سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہیں بھی محتاط رہنا چاہئے کیونکہ اگر یہاں کی حکومت کو ہمارے نیٹ ورک کا علم ہو گیا تو معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ گریٹ لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان بڑے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... مارسیا نے کہا۔

"انہیں خود اس نیٹ ورک کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ وہ کسی کو کیا بتائیں گے۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ گریٹ لینڈ میں اسلحہ اور تربیت یافتہ آدمی پاکیشیا سے بھی جا سکتے ہیں"...... سڈنی نے کہا اور مارسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

دانش منزل کے آپریشن روم میں جیسے ہی عمران داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لائبریری میں جا کر فیبن سوسائٹی کے بارے میں معلوم کرو اور اس بارے میں اگر کوئی تفصیل ہو تو مجھے لا دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"فیبن سوسائٹی۔ وہ گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے والی دہشت گرد تنظیم۔ اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں آپ"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں اس سلسلے میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں پاکیشیا میں اس سلسلے میں کوئی چکر چل رہا ہے"...... عمران

www.urdufanz.com

نے کہا۔

"یہاں پاکیشیا میں یہاں کیا چکر ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے لائبریری کا راستہ تھا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایڈونچر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فارمیک تک پیغام پہنچا دو کہ وہ پاکیشیا کال کرے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ فارمیک گریٹ لینڈ میں سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے فارمیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کی موجودہ حکومت کے خلاف ایک دہشت گرد تنظیم کام کر رہی ہے جس کا نام اخبارات میں فیبن سوسائٹی لکھا جاتا ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے"...... عمران

Scanned By Saad

نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تفصیلات کا تو کسی کو بھی علم نہیں ہے چیف۔ بس وہ دہشت گردی کی کارروائیاں کرتی رہتی ہے اور حکومت اس کے خلاف کام کرتی رہتی ہے لیکن آج تک اس کا کوئی اہم آدمی نہ پکڑا جا سکا ہے اور نہ سامنے آسکا ہے"...... فارسیک نے جواب دیا۔

"گریٹ لینڈ کی کون سی سرکاری ایجنسی اس کے خلاف کام کر رہی ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"سپیشل ایجنسی کا ایک سیکشن مستقل طور پر اس کے خلاف کام کرتا ہے جناب۔ اسے ایس سیکشن کہا جاتا ہے"...... فارسیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہاں پاکیشیا میں اس فیبن سوسائٹی کے سلسلے میں کوئی چکر چل رہا ہے۔ ایک آدمی یہاں ایک کلب میں رہتا تھا جس کا نام سڈنی تھا۔ اس سے یہاں کی ایک مقامی لڑکی کی دوستی تھی۔ پھر وہ آدمی اچانک اس کلب سے غائب ہو گیا جبکہ گریٹ لینڈ کے دو آدمیوں نے اس مقامی لڑکی کو اغوا کر کے اس پر تشدد کیا اور اس سے سڈنی کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن اس لڑکی کو اس کے بارے میں کوئی تفصیل معلوم نہ تھی لیکن اس لڑکی نے میرے ایک آدمی کو بتایا ہے کہ اس سڈنی نے ایک بار اس کی موجودگی میں فون کال اٹنڈ کی تھی جس میں دوسری طرف سے فیبن سوسائٹی کا نام لیا گیا تھا جس پر وہ سڈنی اس لڑکی سے معذرت کر کے اپنے کمرے

میں چلا گیا تھا۔ اس طرح یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ یہ سارا سلسلہ فیبن سوسائٹی کا ہے۔ تم معلوم کرو کہ سپیشل ایجنسی کے اس سیکشن کے لوگ پاکیشیا تو نہیں آئے ہوئے۔ مجھے تفصیلات چاہئیں جس انداز میں بھی مل سکیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ویسے آج تک تو اس سوسائٹی کے خلاف ساری کارروائیاں گریٹ لینڈ میں ہی ہوتی رہی ہیں۔ بہرحال میں معلوم کر لوں گا"...... فارسیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جلد از جلد معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران بلیک زیرو واپس آ چکا تھا۔ اس نے ایک فائل عمران کے سامنے رکھ دی تھی اور خود وہ اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ عمران نے رسیور رکھا اور پھر فائل کھول کر اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں صرف چار ٹائپ شدہ کاغذ تھے۔

"اس میں تو وہی کچھ ہے جو عام طور پر مشہور ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ اطلاع کیسے مل گئی"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے نرگس کے گھر سر عبدالرحمن کے ساتھ جانے سے لے کر سوپر فیاض کے آفس جانے اور پھر نرگس سے ہسپتال میں ملاقات تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تو آپ کا خیال ہے کہ اس سڈنی کا تعلق فیبن سوسائٹی سے ہو گا اور جن لوگوں نے نرگس پر تشدد کیا ہے ان کا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ قرائن سے یہی لگتا ہے کیونکہ اگر نرگس پر تشدد کرنے والے مجرم ہوتے تو وہ اسے زندہ نہ چھوڑتے۔ لازماً ہلاک کر دیتے اور زندہ چھوڑنے کا کام صرف وہی لوگ کرتے ہیں جن کا تعلق حکومت سے ہوتا ہے۔ وہ غیر ضروری ہلاکتوں کے قائل نہیں ہوتے لیکن نرگس کے بقول سڈنی یہاں طویل عرصے سے رہ رہا تھا اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اگر اس کا تعلق فیبن سوسائٹی سے تھا تو یہاں کیوں رہ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا تھا بھی ہی عمران صاحب تو گریٹ لینڈ کی حکومت سرکاری طور پر ہماری حکومت کو بھی تو اس بارے میں کہہ سکتی تھی۔ ایک آدمی کے لئے وہاں سے سیکشن کے ایجنٹ بھیجنا عام معمول تو نہیں ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ وہ لوگ یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آدمی سڈنی پاکیشیا حکومت کے ہاتھ لگے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ حالانکہ اگر یہ صرف دہشت گرد ہیں تو اس سلسلے میں تو اب بین الاقوامی طور پر بھی تمام ممالک ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہو چکے ہیں اور دوسری بات مجھے ایک اور کھٹک رہی ہے کہ نرگس نے آخر اس سڈنی سے دوستی کیوں کی اور نرگس نے مجھے خود

بتایا تھا کہ اس کے تعلقات ماہ لقا سے ہیں اور وہ کرنل فریدی سے بھی مل چکی ہے۔ گو نرگس سے جب میں نے پوچھ گچھ کی تو مجھے یہی احساس ہوا کہ نرگس اس چکر میں ملوث نہیں ہے لیکن یہ گورکھ دھندہ بھی تو سمجھ میں نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو اگر نرگس پر شک ہے تو آپ ماہ لقا یا کرنل فریدی سے پوچھ لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ کرنل فریدی کو لازماً اس فیبن سوسائٹی کے بارے میں ہم سے زیادہ علم ہو گا کیونکہ اس کا زیادہ تر کام ہی دہشت گرد تنظیموں کے خلاف ہوتا ہے۔ گڈ شو"...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامک سیکورٹی کونسل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی سے بات کرا دیجئے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ۔ آپ کا مرید خاص علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) خدمت عالیہ میں سلام نیاز پیش کرتا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"جناب میں نے سلام نیاز پیش کیا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے جواب دے دیا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"وہ ہمارے شاعر نے ایک شعر کہا تھا جس کی مجھے آج تک سمجھ نہ آئی تھی لیکن اب آپ کے جواب سے آج سمجھ آئی ہے۔ واقعی پیر و مرشد ہی اپنے مریدوں کو یہ راز سمجھا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ کیا شعر تھا"...... کرنل فریدی نے اس بار مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شاعر نے تو اپنے لئے یہ شعر کہا تھا کیونکہ اس میں اس نے اپنا نام باقاعدہ شامل کیا تھا لیکن اب چونکہ یہ شعر میرے حال پر منطبق ہو رہا ہے اس لئے اب اس میں میرا نام شامل ہونا چاہئے۔ ویسے شعر کی نشست و برخاست میرا مطلب ہے بندش تو مجھے یاد نہیں کیونکہ آغا سلیمان پاشا نے اب مونگ کی دال تک پکانے سے انکار کر دیا ہے"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"چلو تم مفہوم ہی بتا دو۔ وہ تو بغیر مونگ کی دال کے بھی تمہیں یاد رہا ہو گا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مفہوم۔ ہاں واقعی مفہوم تو یاد رہ گیا تھا۔ شاید یہ پرانے زمانے کی کھائی ہوئی مونگ کی دال کے اثرات ابھی تک چلے آ رہے ہیں۔ بہر حال شاعر نے کہا تھا کہ مرید خاص کے دل پر جو صدمے گزرتے ہیں انہیں آپ مرشد کیا جانیں کیونکہ ناز والے نیاز کیا جانیں۔ ویسے اس نیاز کا مطلب وہ نیاز نہیں جو عام طور پر ہمارے علاقے کے لوگ پکا کر بچوں کو کھلاتے رہتے ہیں۔ اس کا مطلب شاعر کے نزدیک انکساری اور عاجزی ہے۔ ظاہر ہے یہ کام مریدوں کی قسمت میں ہی ہے آپ جیسے مرشد کے پاس تو ناز ہی ہو سکتا ہے۔ مطلب ہے بڑائی اور عزت وغیرہ"...... عمران نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تم نے ناز کا مطلب گھمنڈ یا غرور نہیں بتایا حالانکہ یہ مطلب بھی ہوتا ہے اس کا"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بے چارہ مرید کہتا تو نجانے کیا کیا چاہتا تھا لیکن کیا کیا جائے مرشد کی ناراضگی سے اسے ڈر لگتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ بہت سی کہنے والی باتیں خوف فساد خلق کی وجہ سے ان کہی رہ جاتی ہیں"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا تو تمہاری ان باتوں کا چرخہ تو کبھی نہیں رک سکتا جبکہ میں نے ایک انتہائی ضروری کام جانا ہے۔ اس لئے اصل بات بتا دو ورنہ پھر میں کام سے فارغ ہو کر تمہیں خود کال کر لوں گا"۔ کرنل

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ دراصل میں انتظار کرتے کرتے سوکھ کر کانٹا ہو چکا ہوں لیکن آپ کی طرف سے بہار کا پیغام ہی نہیں مل رہا"...... عمران نے کہا۔

" بہار کا پیغام۔ میری طرف سے۔ کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میرا مطلب تھا کہ چاند کب صحن مرشد میں اتر رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو تم ماہ لقا کے بارے میں بات کر رہے ہو۔ ماہ لقا اسلامی سیکورٹی کونسل کی ممبر ہے اور اس بارے میں تمہیں بھی معلوم ہے پھر تم کس بات کا انتظار کر رہے تھے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اسلامی سیکورٹی کونسل کی ممبر صاحبہ کا اب یہی کام رہ گیا ہے کہ نہ خود کسی کو بہار کا پیغام دے گی اور نہ کسی اور کو دینے دے گی"...... عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... کرنل فریدی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" اماں بی کے دور کے عزیز ہیں نواب عبدالقادر۔ ان نواب صاحب کی اکلوتی صاحبزادی ہے مس نرگس عبدالقادر اور یہ مس

نرگس گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہے اور مس ماہ لقا کی بڑی گہری دوست ہے۔ اماں بی نے کسی فنکشن میں اسے دیکھ لیا۔ چنانچہ اسے اپنی بہو بنانے کا فیصلہ کر لیا اور نادر شاہی حکم جاری کر دیا کہ میں ڈیڈی کے ساتھ نواب عبدالقادر کے ہاں جاؤں۔ چنانچہ ہم دونوں باپ بیٹا کان لپیٹے وہاں جا پہنچے تو مس نرگس عبدالقادر نے ہمارے لپیٹے ہوئے کان کھولے اور ان کھلے ہوئے کانوں میں یہ پھونک ماری کہ وہ مجھے جانتی ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے لئے کرائے پر کام کرتا ہوں اور یہ بات اسے ماہ لقا نے بتائی ہے اور وہ کرنل فریدی سے بھی مل چکی ہے اور چونکہ میری نوکری پکی نہیں ہے بلکہ میں کرائے کا سپاہی ہوں اس لئے اس نے انکار کر دیا اور ایک بار پھر ہم دونوں باپ بیٹے کے کان لپیٹ دیئے۔ چنانچہ ہم دونوں کان لپیٹے واپس آ گئے"۔ عمران نے کہا۔

" تو تمہارا مطلب ہے کہ میں ماہ لقا سے کہوں کہ وہ اس سے بات کر کے اسے راضی کرے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس بے چاری نے اب کیا راضی ہونا ہے۔ وہ پہلے ہی ہسپتال میں پڑی ہائے ہائے کر رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ وہ ہسپتال کیسے پہنچ گئی"...... کرنل فریدی کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

www.urduarz.com

Scanned By Saad

"یہاں پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے کوئی صاحب رہتے تھے جن کا نام سڈنی تھا۔ نرگس بھی چونکہ گریٹ لینڈ میں رہ چکی تھی اس لئے سڈنی سے اس کی سلام دعا ہو گئی اور وہ ایک دو بار اس کے کلب بھی جہاں وہ رہائش پذیر تھا ملنے چلی گئی تھی۔ پھر سڈنی صاحب اچانک غائب ہو گئے اور پھر نرگس کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا اور اغوا کرنے والے بھی گریٹ لینڈ کے ہی لوگ تھے۔ انہوں نے اس سے سڈنی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی اور خاصا تشدد بھی کیا لیکن وہ کچھ جانتی ہی نہ تھی اس لئے نہ بتا سکی جس پر اسے اسی زخمی حالت میں بے ہوش کر کے ایک پارک میں ڈال دیا گیا اور اب وہ ہسپتال میں ہے۔ ڈیڈی کو اطلاع ملی تو انہوں نے سوپر فیاض کو بھیجا اور میں بھی اتفاقاً اس وقت سوپر فیاض کے آفس میں موجود تھا۔ مجھے جب معلوم ہوا تو میں بھی عیادت کے لئے ساتھ چلا گیا۔ پھر میرے پوچھنے پر نرگس نے بتایا کہ اس سڈنی کو ایک بار اس کی موجودگی میں فون کال آئی تھی جس میں فیبن سوسائٹی کا نام لیا گیا تو یہ سڈنی صاحب فوراً ہی نرگس سے معذرت کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ بس اتنی سی بات اسے معلوم ہے لیکن اس پر تشدد کرنے والوں نے اس سے بہرحال فیبن سوسائٹی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی"...... عمران نے آخر کار گھما پھرا کر اصل بات کہہ ڈالی۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ اس بارے میں مجھے صرف اتنی معلومات

ہیں کہ فیبن سوسائٹی اس تناظر میں دہشت گرد نہیں ہے جس تناظر میں گریٹ لینڈ اسے دہشت گرد قرار دیتی ہے۔ فیبن سوسائٹی دراصل گریٹ لینڈ کے موجودہ شاہی نظام کے خلاف طویل عرصے سے جدوجہد کر رہی ہے۔ وہ اس نظام کو ختم کر کے یہاں اشتراکیت سے ملتا جلتا نظام نافذ کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے وہ مسلح جدوجہد کر رہی ہے لیکن آج تک کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکی البتہ ایک اطلاع یہ بھی ملی تھی کہ فیبن سوسائٹی نے اب اپنا دائرہ کار وسیع کر لیا ہے اور اب وہ شاید کھل کر سامنے آجائے لیکن آج تک حکومت گریٹ لینڈ بھی اس سوسائٹی کا نیٹ ورک تلاش نہیں کر سکی۔ جہاں تک پاکیشیا میں اس کے کسی آدمی کی موجودگی کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں سے اسلحہ کی ترسیل کی کوشش کر رہی ہو۔ البتہ نرگس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اس کا کوئی تعلق ان واقعات سے نہیں ہے۔ وہ ماہ لقا کی دوست ضرور ہے لیکن وہ اس فیلڈ میں عملی طور پر کبھی نہیں رہی ورنہ مجھے ضرور اس بارے میں اطلاع مل جاتی"...... کرنل فریدی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن حکومت گریٹ لینڈ جب اس سوسائٹی کو دہشت گرد قرار دیتی ہے تو اس نے آج تک پاکیشیا تو کیا شاید کسی بھی ملک کو اس سلسلے میں اعتماد میں نہیں لیا حالانکہ بین الاقوامی قانون کے تحت اب دنیا کے تمام ممالک دہشت گردی کی کارروائیوں کے سلسلے میں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ایک دوسرے کو اعتماد میں لینے کے پابند ہیں" .... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ چونکہ یہ سوسائٹی دوسرے ملکوں میں دہشت گردی نہیں کرتی بلکہ صرف گریٹ لینڈ کے موجودہ نظام کے خلاف کام کر رہی ہے اور گریٹ لینڈ حکومت نے اس بات کو چھپانے کے لئے اسے دہشت گرد مشہور کر رکھا ہے اس لئے وہ کسی دوسرے ملک کو اس بارے میں اعتماد میں نہیں لے رہے تاکہ اصل بات دنیا کے سامنے نہ آجائے" .... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب مجھے خود اس آدمی کو ٹریس کرنا ہو گا کیونکہ اگر واقعی ان کا کوئی نیٹ ورک یہاں پاکیشیا میں ہے تو اسے ختم ہونا چاہئے۔ وہ دہشت گردی بے شک گریٹ لینڈ میں کریں پاکیشیا میں بیٹھ کر نہ کریں" .... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اصولاً ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ویسے میں خود بھی اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور اگر مجھے کوئی اطلاع مل گئی تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ خدا حافظ" .... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی نے کیوں اتنی تیزی سے رابطہ ختم کیا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے صرف خدا حافظ کہتے کہتے کافی دیر لگا دینی ہے۔

" میرا خیال ہے کہ کرنل فریدی کا آئیڈیا درست ہے۔ یہ آدمی سڈنی لازماً یہاں کسی نیٹ ورک کے سلسلے میں ہی موجود ہو گا۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا سپیکنگ" .... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو" .... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر" .... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" ایک پتہ نوٹ کرو" .... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرگس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔

" یس سر۔ نوٹ کر لیا ہے" .... جولیا نے جواب دیا۔

" یہاں سے ایک مقامی لڑکی نرگس کو سوتے ہوئے اغوا کیا گیا ہے اور پھر اسے کہیں لے جا کر اس پر تشدد کیا گیا۔ تشدد کرنے والے دو آدمی تھے جو گریٹ لینڈ کے باشندے تھے۔ پھر اسے بے ہوش کر کے پارک میں ڈال دیا گیا۔ اب وہ لڑکی سٹی ہسپتال کے سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر چھ میں موجود ہے اور چونکہ اس کے والد کے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن سے خاندانی تعلقات ہیں اور چونکہ اس لڑکی پر تشدد کرنے والے غیر ملکی تھے اس لئے سنٹرل انٹیلی جنس اس کیس پر کام کر رہی ہے لیکن ایک اور معاملے میں مجھے بھی اس کیس سے دلچسپی ہے اس لئے تم تمام ٹیم کو

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

احکامات دے دو کہ وہ ان تشدد کرنے والوں کو ٹریس کریں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ان کے حلیے وغیرہ اس لڑکی سے معلوم کرنے پڑیں گے سر۔ یا"...... جولیا نے پوچھا۔

"حلیے پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان دونوں کا تعلق گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی سے ہے اس لئے لامحالہ وہ اس وقت یا تو میک اپ میں ہوں گے یا انہوں نے اب میک اپ کر لیا ہو گا اور ان کے قدوقامت کے بارے میں تفصیل نوٹ کر لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرگس سے معلوم کی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"نرگس سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہو البتہ تم اس کی رہائش گاہ کے ارد گرد سے معلومات حاصل کر کے کام کا آغاز کر سکتی ہو کیونکہ اس نرگس کو اس کی خواب گاہ سے بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا تھا اس لئے لازماً وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہو گی"...... عمران نے خود ہی اسے کام کا راستہ بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میں سمجھا آپ جولیا کو سڈنی کی تلاش کا حکم دیں گے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام ٹائیگر زیادہ آسانی سے کر لے گا جبکہ نرگس پر تشدد کرنے والے اگر واقعی سپیشل ایجنسی کے ایجنٹ تھے تو انہیں سیکرٹ سروس زیادہ آسانی سے تلاش کر سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو یہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"فارسیک کی کال ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارسیک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے فارسیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کا چیف آسٹن ایک دوسرے سیکشن کے چیف ڈیوڈ کے ہمراہ پاکیشیا گیا ہوا ہے۔ فی الحال وہ دونوں اکیلے گئے ہیں انہیں وہاں ایک آدمی سڈنی کی تلاش ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سڈنی دہشت گرد تنظیم فیبن سوسائٹی کا اہم رکن ہے۔ اس کے بارے میں معلومات سپیشل ایجنسی کو گریٹ لینڈ میں پکڑے جانے والے سوسائٹی کے ایک آدمی سے ملی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سوسائٹی کا جو آدمی پکڑا گیا تھا اس نے سوسائٹی کے اصول کے مطابق خودکشی کر لی تھی لیکن اس کی تلاشی کے دوران ایک

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ڈائری ملی ہے جس میں سڈنی کا نام اور پاکیشیا کے کلب بلیو مون کا نام اور فون نمبر موجود تھا۔ جب وہاں فون کیا گیا تو سڈنی لائن پر آ گیا لیکن اس نے سپیشل کوڈ پوچھا اور نہ بتائے جانے پر اس نے فون بند کر دیا۔ اس کے بعد سپیشل ایجنسی کے آدمی پاکیشیا اسے تلاش کرنے کے لئے گئے تو وہ نہیں ملا۔ صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ سڈنی نام کا آدمی بلیو مون کلب کے ایک کمرے میں رہتا تھا جو اچانک کمرہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس سے ایک پاکیشیائی لڑکی جس کا نام نرگس تھا ملنے آتی تھی۔ اس ٹیم نے اس نرگس سے پوچھ گچھ کی لیکن وہ اس بارے میں کچھ نہ بتا سکی تو یہ ٹیم واپس آ گئی۔ جس کے بعد اب آسٹن اور ڈیوڈ خصوصی طور پر اس سڈنی کی تلاش میں پاکیشیا گئے ہیں"۔ فارمیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تفصیل کہاں سے ملی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کے ریکارڈ کیپر سے چیف"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ کیا تم آسٹن اور ڈیوڈ کو ذاتی طور پر جانتے ہو"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف۔ ان سے اکثر کلب میں ملاقات ہو جاتی ہے"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"ان کے حلیے اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ نرگس پر تشدد کرنے والے یہی آسٹن اور ڈیوڈ تھے"...... بلیک زیرو نے کہا کیونکہ پہلے جب عمران نے جولیا کو ان کے قدوقامت کی تفصیل بتائی تھی تو وہ بھی بلیک زیرو نے سن لی تھی۔

"ہاں۔ یہ ڈیوڈ تو میرا دوست بھی ہے۔ یہ پہلے سیکرٹ سروس میں کام کرتا رہا ہے۔ کافی ہوشیار اور ذہین آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا اور پھر بار بار کال دینے لگا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"لاشانہ ہوٹل میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بلیو مون کلب میں گریٹ لینڈ کا ایک آدمی جس کا نام سڈنی بتایا گیا ہے طویل عرصے تک رہتا رہا ہے پھر وہ اچانک غائب ہو گیا۔ تم نے اسے ٹریس کرنا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے لوگ بھی اسے خفیہ طور پر تلاش کر رہے ہیں کیونکہ بتایا گیا ہے کہ یہ آدمی سڈنی گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے والی ایک تنظیم فیبن سوسائٹی کا اہم رکن ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان ایجنٹوں سے پہلے ہم اسے ٹریس کر لیں تاکہ اس کی یہاں موجودگی کی اصل وجہ سامنے آسکے۔ اوور"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں باس۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

پاکیشیا دارالحکومت کی ایک کوٹھی کے کمرے میں آسٹن اور ڈیوڈ دونوں موجود تھے۔ ان کے درمیان میز پر شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی اور وہ دونوں اپنے اپنے سامنے رکھے ہوئے گلاسوں میں سے چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف تھے کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس آسٹن بول رہا ہوں"....... آسٹن نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ میں نے سڈنی کا ایک اہم سراغ لگا لیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔ چونکہ فون میں لاؤڈر کا بٹن نہ صرف موجود تھا بلکہ مستقل طور پر پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز آسٹن کے سامنے بیٹھے ہوئے ڈیوڈ کے کانوں تک بھی بخوبی پہنچ رہی تھی اس لئے جوزف کی بات سن کر نہ صرف آسٹن

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

بلکہ ڈیوڈ بھی بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"اوہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... آسٹن نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ بلیو مون کلب کے ایک بوڑھے ویٹر کو میں نے جب خاصی بھاری رقم دی تو اس نے مجھے بتایا کہ سڈنی کے ساتھ والے کمرے میں ایک لڑکی مارسیا رہتی تھی۔ اس لڑکی کی قومیت بھی گریٹ لینڈ کی تھی اور وہ اکثر سڈنی کے ساتھ آتی جاتی رہتی تھی اور جب سڈنی اپنے کمرے سے غائب ہوا تو اس مارسیا نے بھی کمرہ چھوڑ دیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"پھر"...... آسٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس ویٹر سے میں نے اس مارسیا کا حلیہ معلوم کیا اور اس کے ساتھ ہی ویٹر نے مجھے بتایا کہ یہ مارسیا سڈنی کی عدم موجودگی میں کلب کی لابی میں ایک بدنام کلب کے سپروائزر جیکی سے بڑے پراسرار انداز میں ملاقاتیں کرتی رہتی تھی۔ اس ویٹر نے بتایا کہ جیکی اسلحے کا بہت بڑا سمگلر بھی ہے اور انتہائی خوفناک غنڈہ بھی ہے۔ اس جیکی کا اڈا دارالحکومت سے ایک سو بیس کلو میٹر دور ایک اور بڑے شہر سمندن میں ہے۔ وہاں اس نے باقاعدہ جیکی ہوٹل کھول رکھا ہے جو غنڈوں، سمگروں اور بدمعاشوں سے ہر وقت بھرا رہتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ کا سمگلر۔ اوہ یہ تو واقعی انتہائی اہم اطلاع ہے لیکن کیا وہ

جیکی بھی براہ راست سڈنی سے ملتا رہتا تھا یا نہیں"...... آسٹن نے پوچھا۔

"مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا رابطہ سڈنی سے نہیں بلکہ مارسیا سے رہتا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس مارسیا کا سراغ لگایا جانا ضروری ہے کیونکہ اس اطلاع کے بعد لگتا ہے کہ سڈنی کی اصل آلہ کار یہ لڑکی مارسیا ہو سکتی ہے۔ اگر وہ مل جائے تو سڈنی پر بھی ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے اور اس بارے میں تفصیلی معلومات بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... آسٹن نے کہا۔

"میں دارالحکومت کے ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ ایک تفصیلی نقشہ حاصل کرو تاکہ سمندن کا راستہ معلوم ہو سکے۔ میں فوراً وہاں پہنچ کر اس جیکی پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں"...... آسٹن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو آسٹن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ واقعی انتہائی اہم ترین اطلاع ہے۔ اس جیکی سے لازماً سب کچھ معلوم ہو جائے گا لیکن ہمیں اب میک اپ کرنا ہو گا"...... ڈیوڈ نے کہا تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"میک اپ۔ کیوں یہاں ہمیں کون جانتا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ اس لڑکی نرگس سے عمران نے ہسپتال میں علیحدگی میں ملاقات کی ہے اور عمران کی ملاقات کا مطلب ہے کہ اب وہ لامحالہ ہم دونوں کو ٹریس کر رہا ہو گا اور چونکہ اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات نہ تھی کہ اس لڑکی نرگس سے عمران بھی ملاقات کر سکتا ہے اس لئے ہم دونوں اس نرگس سے اصل حلیوں میں ملے تھے۔ لامحالہ ہمارے حلیوں کی تفصیل عمران تک پہنچ گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ اس وقت پورے دارالحکومت میں ہماری تلاش جاری ہو"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران تو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ ایک عام سی لڑکی پر ہونے والے تشدد کے سلسلے میں دلچسپی کیسے لے سکتا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"وہ ہر کام کر سکتا ہے۔ وہ کسی حدود کا پابند نہیں ہے اور جس انداز میں وہ کام کرتا ہے اب تک لازماً اسے سڈنی اور سپیشل ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی ہوں گی اس لئے ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم میک اپ میں رہیں اور نام بھی بدل لیں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوئی رکاوٹ نہیں چاہتا اس لئے واقعی ایسا ہونا چاہئے۔ ہمارے پاس دوسرے کاغذات موجود ہیں اس لئے اب

ہم ان کاغذات کی رو سے اپنے آپ کو بدل لیتے ہیں"...... آسٹن نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ڈیوڈ بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وہ ایک دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئے تاکہ دوسرے کاغذات کے مطابق اپنے میک اپ کر لیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک کار میں سوار دارالحکومت سے سمندن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بھاری جسم کا جوزف تھا جبکہ عقبی سیٹ پر آسٹن اور ڈیوڈ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔

"اگر پہلے معلوم کر لیتے کہ یہ جیکی وہاں موجود ہے یا نہیں تو بہتر تھا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ نہ بھی ہو گا تو اس کا کوئی اسسٹنٹ ہو گا۔ اس سے معلومات مل جائیں گی"...... آسٹن نے جواب دیا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً تین گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ سمندن شہر کی حدود میں داخل ہو گئے۔ یہ خاصا بڑا شہر تھا۔ یہاں بڑی بڑی دو فیکٹریاں بھی موجود تھیں اس لئے یہاں آبادی بھی کافی تھی۔ لوگوں سے پوچھنے کے بعد وہ شہر کے ایک کنارے پر واقع جیکی کلب پہنچ گئے۔ کلب کی عمارت تو بڑی نہ تھی لیکن اس کا احاطہ کافی وسیع تھا اور اس پر جیکی کلب کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ جوزف نے کار کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل کی اور پھر اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کافی کاریں موجود تھیں۔ وہ تینوں نیچے اترے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

افراد میں آنے جانے والے سب اپنی شکلوں سے ہی جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے لیکن یہ تینوں چونکہ غیر ملکی تھے اس لئے انہیں دیکھ کر آنے جانے والے ان کے لئے راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ کلب کا ہال کافی بڑا تھا اور وہ عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن وہاں موجود تمام مردوں اور عورتوں کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہی لگتا تھا کیونکہ ہال میں گھٹیا شراب کی تیز اور ناگوار بو کے ساتھ ساتھ منشیات کی غلیظ بو اور گاڑھا دھواں جیسے بھرا ہوا لگ رہا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو پہلوان نما غنڈے موجود تھے جن میں سے ایک تو سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی آسٹن، ڈیوڈ اور ان کے پیچھے جوزف اندر داخل ہوئے یہ پہلوان نما آدمی انہیں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ شاید ان کے غیر ملکی ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا کیونکہ یہاں پورے ہال میں ایک بھی غیر ملکی نظر نہ آ رہا تھا۔ آسٹن اور ڈیوڈ دونوں کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یس سر".......اس پہلوان نما آدمی نے سینے پر بندھے ہاتھ کھول کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سکاٹ لینڈ سے ہے اور ہم نے جیکی سے ملنا ہے۔ ہمارے پاس اس کے لیے ایک بڑا کام ہے".......آسٹن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں پوچھتا ہوں۔ آپ کا نام جناب".......اس آدمی نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمیں نام سے نہیں جانتے۔ ہمارے پاس ان کے لئے ایک ٹپ موجود ہے".......آسٹن نے جواب دیا تو اس پہلوان نما آدمی نے رسیور کان سے لگا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر سے ٹونی بول رہا ہوں۔ سکاٹ لینڈ سے تین غیر ملکی آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس آپ کے لئے کوئی بڑا کام ہے".......اس پہلوان نما آدمی نے اپنا نام ٹونی بتایا تھا، مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پوچھا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ آپ انہیں ناموں سے نہیں جانتے۔ ان کے پاس آپ کے لئے کوئی مخصوص ٹپ ہے".......ٹونی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر".......دوسری طرف سے سننے کے بعد ٹونی نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے اشارے سے ایک سائیڈ پر موجود آدمی کو بلایا۔

"مہمانوں کو باس کے آفس تک پہنچا دو".......ٹونی نے آسٹن اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آیئے سر".......اس آدمی نے کہا اور آسٹن نے ٹونی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس آدمی کے پیچھے چلتا ہوا راہداری کی طرف مڑ گیا۔ ڈیوڈ اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک آفس میں داخل ہو رہے تھے جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

www.Urdufanz.com

Scanned By Saad

آفس کا دروازہ دیکھتے ہی آسٹن سمجھ گیا تھا کہ آفس ساؤنڈ پروف ہے۔ آفس کے باہر بھی دو مسلح غنڈے موجود تھے۔ اندر ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا لیکن چہرے مہرے سے وہ چھٹا ہوا غنڈہ اور بدمعاش نظر آ رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام جیکی ہے"...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام راسٹر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جیکب اور رچرڈ۔ ہمارا تعلق سکاٹ لینڈ سے ہے"...... آسٹن نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا تو جیکی نے ان دونوں سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ تینوں میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے آفس کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور چار گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس ملازم نے گلاس میز پر رکھے اور پھر شراب کی بوتل کھول کر اس نے چاروں گلاس آدھے آدھے بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے میز پر رکھی اور خالی ٹرے اٹھائے واپس اندرونی دروازے میں غائب ہو گیا۔

"شکریہ۔ خاصی اچھی شراب ہے"...... آسٹن نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی پرانی شراب ہے۔ میں نے خاص مہمانوں کے لئے

منگوا کر رکھی ہوئی ہے۔ آپ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... جیکی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے سکاٹ لینڈ کی ایک تنظیم کے لئے بھاری مقدار میں اسلحہ چاہئے۔ قیمت کی آپ فکر نہ کریں۔ منہ مانگی قیمت کیش دی جائے گی لیکن اسلحہ فوری اور ہمارے مقصد کا ہونا چاہئے اور اسے سکاٹ لینڈ تک پہنچانا بھی آپ کا ہی کام ہو گا"...... آسٹن نے کہا۔

"اسلحہ۔ لیکن میرا اسلحہ سے کیا تعلق۔ میں تو کلب کا منیجر ہوں"۔ جیکی نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"گریٹ لینڈ کی مارسیا آپ کی گاہک ہیں۔ انہوں نے ہمیں آپ کی ٹپ دی ہے"...... آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارسیا۔ اوہ۔ وہ آپ کو کہاں مل گئی"...... جیکی نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا تعلق جس سوسائٹی سے ہے اس طرح کی تنظیم سکاٹ لینڈ میں بھی موجود ہے اس لئے ہمارے رابطے رہتے ہیں۔ بہرحال آپ اگر کام نہیں کر سکتے تو صاف جواب دے دیں۔ ہم دارالحکومت میں کوئی اور پارٹی تلاش کر لیں گے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مارسیا نے کوئی نشانی بھی دی ہے"...... جیکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ اس کا نام ہی کافی ہے۔ آپ بے شک ان سے پوچھ لیں وہ یہیں تو ہیں"...... آسٹن نے بڑے اعتماد بھرے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

لہجے میں کہا اور جیکی چند لمحے خاموش بیٹھا رہا جیسے کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"کتنا مال چاہیئے"...... جیکی نے کہا۔

"بہت بڑا آرڈر ہے لیکن اس سے پہلے تم حتمی طور پر ہماری طرف سے مطمئن ہو جاؤ کیونکہ یہ انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ ہم اسے اس انداز میں ڈیل نہیں کر سکتے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی معلوم تو ہو کہ کتنی مالیت کا آرڈر ہو سکتا ہے"۔ جیکی نے کہا۔

"ایک کھیپ دس کروڑ ڈالر کی بھی ہو سکتی ہے اور ہمیں ہر تیسرے ماہ کھیپ چاہیئے"...... آسٹن نے جواب دیا تو جیکی بے اختیار اچھل پڑا۔

"دس کروڑ ڈالر کی ایک کھیپ اور ہر تیسرے ماہ کھیپ چاہیئے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کیش میں ادائیگی کر سکتے ہیں"...... جیکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے حیرت سے اس کا سانس رکنے لگ گیا ہو اور آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہماری تنظیم ماریا کی سوسائٹی سے کہیں بڑی ہے اور وسیع نیٹ ورک کی حامل ہے۔ ہمارے لئے یہ معمولی بات ہے اصل مسئلہ یہ کہ مجھے معلوم ہے کہ آج تک انتہائی کامیابی سے تم انتہائی خفیہ انداز میں کام کر رہے ہو اور اسی لئے ہم نے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... آسٹن نے جواب دیا تو جیکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر

www.urdufanz.com

سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آسٹن کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں لیکن جیسے ہی جیکی نے آخری نمبر پریس کر کے ہاتھ اٹھایا آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا مطلب"...... جیکی نے چونک کر کہا۔

"رسیور رکھ دو اور ہماری بات سنو"...... آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ں نے ہاتھ ہٹا لیا تو جیکی نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے"...... جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماریا کہاں موجود ہے اس کا پتہ بتا دو"...... آسٹن نے شراب کے گلاس کو پکڑتے ہوئے کہا تو جیکی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... جیکی نے کہا۔ اس کے چہرے پر اب شک کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کا ہاتھ میز سے گھسٹ کر نیچے کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ آسٹن نے بجلی کی سی تیزی سے گلاس اٹھا کر اس میں موجود شراب جیکی کے چہرے پر پھینک دی اور جیکی چیخ مار کر پیچھے ہٹا اور اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ڈیوڈ اور جوزف اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی اور اندرونی دروازوں کی طرف بڑھ گئے جبکہ آسٹن بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور جیکی جو ابھی تک اپنی آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے مسلنے میں مصروف تھا چیختا ہوا

Scanned By Saad

کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اندرونی دروازے کے سامنے کھڑے جوزف کی لات حرکت میں آئی اور جیکی کی کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے جیکی کو ایک بار پھر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ وہ نیچے گر کر ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ آسٹن نے جھک کر اسے اٹھایا اور ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔

"ڈیوڈ۔ آکر اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو پھر یہ حرکت نہ کر سکے گا"...... آسٹن نے بیرونی دروازے کے سامنے کھڑے ڈیوڈ سے کہا اور ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ان دونوں نے مل کر جیکی کا کوٹ اس کے کندھوں سے اتار کر اس کی پشت کی طرف کافی نیچے کر دیا۔

"جوزف تم اندرونی راستے کو چیک کر کے آؤ اور جو دروازہ ہو وہ بند کر دینا تاکہ ادھر سے اچانک کوئی نہ آجائے"...... آسٹن نے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا اندرونی دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا جبکہ آسٹن نے صوفے کی کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے جیکی کے چہرے پر مسلسل زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند ہی تھپڑوں کے بعد جیکی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا تو اس کا جسم تن گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کی آنکھیں ابھی تک مندی ہوئی تھیں اور چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ آسٹن نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال اس نے جیکی کی گردن

سے لگا دی۔

"ماریسا کا پتہ بتاؤ"...... آسٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو"...... جیکی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اب اس نے تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھول لی تھیں۔

"ہم نے ماریسا سے ملنا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ"...... آسٹن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... جیکی نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو آسٹن نے مشین پسٹل ہٹایا اور دوسرے لمحے اس کا بایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیکی کی طرف بڑھا اور جیکی کی گردن پر جم گیا۔ اس نے ہاتھ کا انگوٹھا مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ کر اسے دبایا تو جیکی کا جسم یکلخت کانپنے لگ گیا۔

"بولو۔ جواب دو ورنہ"...... آسٹن نے غراتے ہوئے کہا اور انگوٹھے کو تھوڑا سا اوپر اٹھایا۔

"وہ۔ وہ۔ جاسکو کلب میں رہتی ہے۔ جاسکو کلب میں"۔ جیکی نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے نہ چاہنے کے باوجود بتا رہا ہو اور آسٹن نے اس کی کنپٹی سے پسٹل لگایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ہی جیکی کی کھوپڑی بے شمار ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور آسٹن بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا اور جیکی کی لاش اوندھے منہ صوفے پر گر گئی۔ اسی لمحے جوزف اندرونی دروازے سے اندر آ گیا۔

"باس۔ ادھر سے ایک خفیہ راستہ باہر جاتا ہے ایک اور ہوٹل

Scanned By Saad

میں"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں آؤ۔ ادھر سے نکل چلتے ہیں۔ آؤ ڈیوڈ"...... آسٹن نے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے عقبی طرف ایک خالی احاطے میں موجود تھے پھر وہاں سے گھوم کر وہ واپس پارکنگ میں آئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے پارکنگ سے نکل کر اس سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو واپس دارالحکومت کی طرف جاتی تھی۔

"یہ جاسکو کلب کہیں یہاں سمندن میں نہ ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ جوزف کار کسی فون بوتھ کے قریب روک دو"...... آسٹن نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک فون بوتھ کے قریب روک دی تو آسٹن تیزی سے نیچے اترا اور فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پہلے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ انکوائری سے بات کرنے کے لئے کوئی کارڈ چیج نہ کرنا پڑتا تھا اس لئے اس نے فون پیس میں کوئی کارڈ نہ ڈالا تھا۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جاسکو کلب کا نمبر دیں"...... آسٹن نے کہا۔

"جاسکو کلب۔ اس نام کا تو کوئی کلب سمندن میں نہیں ہے جناب۔ شاید دارالحکومت میں ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر دارالحکومت کے لئے رابطہ نمبر دے دیں"۔ آسٹن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو آسٹن نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ تیزی سے باہر آ گیا۔

"کیا ہوا"...... ڈیوڈ نے آسٹن کے کار میں بیٹھتے ہی پوچھا۔

"دارالحکومت چلو جوزف"...... آسٹن نے ڈیوڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھنے لگی۔

"کلب دارالحکومت میں ہی ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"کیا نمبر بھی وہی ہے جو اس جیکی نے ڈائل کیا تھا"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یہاں کی انکوائری کو وہاں کا نمبر معلوم نہ تھا البتہ میں نے اس سے یہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کیا تو اس نے وہی نمبر بتایا جو پہلے اس جیکی نے پریس کیا تھا۔ اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی کہ جیکی بھی دارالحکومت ہی کال کر رہا تھا"...... آسٹن نے جواب دیا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

صفدر نے کار موٹر وہیکل رجسٹریشن آفس کے باہر روکی جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر موجود تھا۔

"تم بیٹھو میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں"....... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں جولیا کے حکم پر نواب عبدالقادر کی رہائش گاہ سے اس کی بیٹی نرگس کو اغوا کرنے والوں کو تلاش کر رہے تھے اور پھر اسی تلاش کے سلسلے میں وہ نواب عبدالقادر کی کوٹھی سے کچھ فاصلے پر موجود ایک پٹرول پمپ پر پہنچ گئے تھے جہاں سے انہوں نے رات کی ڈیوٹی دینے والے سٹاف کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا کہ رات کو ڈیوٹی پر صرف دو آدمی ہوتے ہیں جن میں سے ایک قریب ہی ایک مکان میں رہتا تھا۔ اس کا پتہ وغیرہ پوچھ کر وہ دونوں اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور پھر اس آدمی نے انہیں بتایا کہ پچھلی رات اس نے ایک سیاہ رنگ

کی کار کو اس کوٹھی کے گرد کئی چکر لگاتے دیکھا تھا اور پھر اتفاق سے وہ کار پٹرول لینے اس کے پمپ پر پہنچ گئی۔ اس میں تین غیر ملکی سوار تھے۔ انہوں نے ٹینکی فل کروائی اور پھر واپس نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف چلے گئے تھے۔ اس پمپ والے نے انہیں نہ صرف کار کا نمبر بتا دیا تھا بلکہ اس کا ماڈل وغیرہ بھی بتا دیا تھا کیونکہ ایسے لوگ ایسی چیزوں کو خاص طور پر چیک کیا کرتے ہیں اور اب یہ دونوں وہاں سے سیدھے یہاں رجسٹریشن آفس پہنچے تھے تاکہ اس نمبر کی مدد سے وہ اس کے مالک کا سراغ لگا سکیں۔ صفدر تھوڑی دیر بعد ہی واپس آگیا اور کار کا دروازہ کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا معلوم ہوا"....... تنویر نے پوچھا۔

"یہ کار ماسٹر اسٹیٹ ایجنسی کے نام رجسٹرڈ ہے"....... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد صفدر نے کار ماسٹر اسٹیٹ ایجنسی کے آفس کے سامنے لے جا کر روکی اور پھر وہ دونوں ہی نیچے اتر کر اندر داخل ہو گئے۔

"یس سر"....... دروازے کے ساتھ ہی موجود کاؤنٹر مین نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سپیشل پولیس۔ مینجر سے بات کرنی ہے"....... صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ سامنے آفس ہے ان کا"....... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اشارہ کر دیا تو صفدر اور تنویر اس آفس کی طرف بڑھ گئے۔ یہ شیشے کا کیبن تھا۔ اندر ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا فون پر باتیں کر رہا تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے سر۔ خوش آمدید"...... مینجر نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سرکاری کارڈ نکال کر مینجر کے سامنے کر دیا۔

"اوہ یس سر۔ تشریف رکھیں سر"...... مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ صرف چند معلومات چاہئیں"۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہم ہر طرح سے تعاون کریں گے سر"...... مینجر نے بھی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی خاموشی سے صفدر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ کے ادارے کے نام ایک کار رجسٹرڈ ہے۔ اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس کا جناب"...... مینجر نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے نمبر بتا دیا۔

"کیا معلومات چاہئیں جناب"...... مینجر نے پوچھا۔

"یہ کار اس وقت کس کے پاس ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا کوئی سیریس مسئلہ ہو گیا ہے"...... مینجر نے ایک بار پھر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ کار ایک حساس علاقے کے قریب کئی بار دیکھی گئی ہے اس لئے ہم اس بارے میں اطمینان کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا تو مینجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے اور پھر اس نے کار کا نمبر بتا کر کسی کو اس کا ریکارڈ لے آنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رجسٹر اور ایک کارڈ موجود تھا۔ اس نے رجسٹر اور کارڈ مینجر کے سامنے رکھا اور پھر خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کار نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے سے متعلق ہے جناب اور یہ کوٹھی مسٹر آسٹن جن کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے نے بک کرائی ہے"...... مینجر نے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے ان کے کاغذات کی نقول رکھی ہیں"۔ صفدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ دیکھیں"...... مینجر نے کہا اور کارڈ کے ساتھ منسلک کاغذ دکھا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"یہ کارڈ مجھے دیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور کارڈ مینجر کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر کارڈ پر درج تفصیلات پڑھیں اور پھر اس نے اس کے ساتھ منسلک کاغذ کو غور سے دیکھا اور پھر کارڈ واپس کر دیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ ویسے کیا یہ کہنے کی ضرورت ہو گی کہ آپ یا یہ صاحب اس معاملے میں خاموش رہیں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جناب سپیشل پولیس سے تعاون تو ہمارا فرض ہے اور ہم ہمیشہ قانونی حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

"سوچ لیں۔ اگر وہاں کوٹھی پر یہاں سے فون کیا گیا تو پھر صورت حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ اہم سرکاری معاملہ ہے"۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ہم ذمہ دار لوگ ہیں جناب"۔۔۔۔۔۔ مینجر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

www.urdufanz.com

ٹائیگر نے کار بلیو مون کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیو مون کلب میں زیادہ تر غیر ملکی ہی رہائش پذیر تھے اس لئے یہاں کا ماحول انتہائی صاف ستھرا تھا اور جو مقامی افراد اس کلب میں آتے تھے ان کا تعلق بھی اعلیٰ طبقے سے تھا اس لئے یہ ایک لحاظ سے پرامن اور صاف ستھرا کلب تھا۔ بلیو مون کلب کا مینجر آرتک تھا جس سے ٹائیگر کے اچھے تعلقات تھے کیونکہ ٹائیگر اکثر اس کلب میں آتا جاتا رہتا تھا اور ٹائیگر کے یہاں آنے جانے کی وجہ یہاں غیر ملکی افراد کی آمد و رفت اور رہائش تھی کیونکہ ایسی جگہوں سے ہی اسے اپنے مطلب کی معلومات مل جایا کرتی تھیں۔ ٹائیگر ہال میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیدھا مینجر کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ یہاں کا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے کسی نے نہ ہی اسے روکنے کی

Scanned By Saad

کوشش کی تھی اور نہ کسی قسم کا کوئی سوال جواب کیا گیا۔ مینجر کے آفس کے باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے ٹائیگر کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا آزک آفس میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"جی ہاں اور فارغ ہی ہیں"...... دربان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس اطلاع کا شکریہ"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ آفس میں داخل ہوا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آزک ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا البتہ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"آؤ آؤ ٹائیگر۔ آج بڑے عرصے بعد یہاں آنا ہوا ہے۔ لگتا ہے تم مجھے بھول ہی گئے تھے"...... آزک نے باقاعدہ اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو اکثر آتا رہتا ہوں لیکن تم بہت زیادہ مصروف رہتے ہو اس لئے تمہیں ڈسٹرب کرنے کی بجائے واپس چلا جاتا ہوں۔ آج مجھے بتایا گیا ہے کہ تم فارغ ہو تو تمہارے پاس چلا آیا"...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ یہ اتفاق ہی ہے آج کوئی ملاقاتی موجود نہیں ہے"۔ آزک نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا

رسیور اٹھا کر ٹائیگر کے لئے ایپل جوس لانے کا کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ آزک کو معلوم تھا کہ ٹائیگر شراب نہیں پیتا اس لئے وہ ہمیشہ اس کے لئے ایپل جوس ہی منگوا لیا کرتا تھا۔

"گریٹ لینڈ کا ایک آدمی جس کا نام سڈنی تھا یہاں کلب میں بڑے طویل عرصے سے رہ رہا تھا۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے کہ وہ اب کہاں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا تو آزک بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا تمہیں سڈنی کی تلاش ہے"...... آزک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم اس کا نام سن کر چونک کیوں پڑے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم سڈنی کو کیوں تلاش کر رہے ہو"۔ آزک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایپل جوس کا بڑا سا گلاس موجود تھا۔ اس نے ٹائیگر اور آزک کو سلام کیا اور پھر گلاس ٹرے سے اٹھا کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔

"شکریہ"...... ٹائیگر نے اس کا بھی شکریہ ادا کیا تو وہ سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"یہاں ایک پارٹی اس کا پتہ لگانا چاہتی ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ ایسے کام میں اکثر کیا کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہوئے جواب دیا۔

"کیا تمہاری اس پارٹی کا تعلق گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی سے ہے"...... آرنک نے کہا تو ٹائیگر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ عمران نے اسے پہلے ہی بتایا تھا کہ سپیشل ایجنسی کے ایجنٹ بھی اسے تلاش کر رہے ہیں۔

"سپیشل ایجنسی۔ نہیں۔ وہ تو یہاں کی ایک مقامی پارٹی ہے لیکن تم نے سپیشل ایجنسی کا نام کیوں لیا ہے۔ کیا انہوں نے بھی تم سے رابطہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے تو رابطہ نہیں کیا البتہ میرے ایک پرانے ویٹر سے ان کا رابطہ ہوا ہے۔ میں کلب میں گھوم رہا تھا کہ میں نے اس ویٹر کو ایک غیر ملکی کے ساتھ ایک خالی حصے میں باتیں کرتے دیکھ لیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ ویٹر اس غیر ملکی کو کوئی معلومات مہیا کر رہا ہے۔ میں نے اسے آفس میں بلایا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس آدمی کو سڈنی کے بارے میں معلومات چاہئے تھیں اور اس نے اسے ادھر ادھر کی باتیں بتا کر اس سے خاصی بڑی رقم وصول کر لی ہے۔ میں نے اسے ڈانٹا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا کہ نجانے یہ غیر ملکی کون ہوگا تو اس ویٹر نے ایک کارڈ مجھے دکھایا۔ اس نے بتایا کہ یہ کارڈ اس غیر ملکی کی جیب سے اس وقت گر گیا تھا جب وہ اسے جیب سے رقم نکال کر دے رہا تھا۔ اس کارڈ پر سرخ رنگ سے صرف لفظ سپیشل لکھا ہوا تھا۔ اس کارڈ کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ اس غیر ملکی کا تعلق گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی سے ہوگا کیونکہ میرا ایک دوست بھی کسی زمانے میں گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ اس کے پاس بھی میں نے ایسا کارڈ دیکھا تھا۔ میں نے وہ کارڈ رکھ لیا اور اس ویٹر کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ آئندہ اگر اس نے ایسی حرکت کی تو میں اسے کلب سے فارغ کرا دوں گا۔ اب تم نے سڈنی کے بارے میں پوچھا تو مجھے خیال آ گیا کہ کہیں اس سپیشل ایجنسی نے ہی تمہاری خدمات اس سلسلے میں حاصل نہ کی ہوں"...... آرنک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ کارڈ۔ مجھے دکھاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو آرنک نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا میں یہ کارڈ رکھ سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ رکھ لو لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کارڈ میں نے تمہیں دیا ہے کیونکہ میں ایسے معاملات میں ملوث ہونا پسند نہیں کرتا"...... آرنک نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تم میرے اصولوں کو اچھی طرح جانتے ہو"۔ ٹائیگر نے کارڈ کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کھل کر سب کچھ بتا دیا ہے۔ بہرحال سڈنی کے بارے میں واقعی میں کچھ نہیں جانتا۔ بس وہ ایک گاہک تھا"...... آرنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اس ویٹر کو بلاؤ۔ اس نے یقیناً اسے کچھ نہ کچھ بتایا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ ویٹر ایسی مخلوق ہے جو رقم حاصل کرنے کے لئے اکثر ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں"...... آرٹک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن میں اس مخلوق کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ تمہاری وجہ سے وہ بات ٹال گیا ہو گا۔ تم اسے بلاؤ تو ہی۔ ابھی ساری بات سامنے آجائے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو آرٹک نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر کسی سے اس نے جیکب نامی ویٹر کو آفس بھجوانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ٹائیگر اسی دوران ایپل جوس کی چسکیاں لیتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ویٹر اندر داخل ہوا۔

"یس سر"...... اس نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جیکب ہے۔ تم مجھے تو جانتے ہو گے"...... ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں جناب۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یقیناً تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں جو وعدہ کر لوں اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ لیکن"...... ویٹر جیکب نے اس بار قدرے

پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تو میں تم سے تین باتوں کا وعدہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اگر تم سچ بتاؤ گے تو آرٹک صاحب تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ دوسرا وعدہ یہ کہ جو کچھ بھی تم بتاؤ گے وہ کسی اور کو معلوم نہیں ہو گا اور تیسرا وعدہ یہ کہ تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی ملے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مگر جناب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... جیکب نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہی سب کچھ جو تم نے سڈنی کے بارے میں اس غیر ملکی کو بتایا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور ویٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ۔ وہ جناب میں باس کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اس سے رقم لینے کے لئے میں نے اسے ویسے ہی ادھر ادھر کی باتیں کر دی تھیں"...... جیکب نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غلط بات کر رہا ہے۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو اس لئے ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"...... ٹائیگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جیکب سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ اس نے مجھ سے جھوٹ بولا ہو گا"۔ آرٹک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ واقعی سچ کہہ رہا ہے۔ بہرحال اب مجھے اجازت دو۔ اس جوس کے لئے بے حد شکریہ"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو آرتک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں شکریئے کی کیا بات ہے۔ تمہاری آمد سے مجھے واقعی خوشی ہوتی ہے"...... آرتک نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر ٹائیگر اس کا شکریہ ادا کر کے اور مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گیا۔

پھر وہ ادھر کو بڑھ گیا جدھر ویٹرز روم تھا۔

"جیکب میرے ساتھ آؤ"...... ٹائیگر نے وہاں موجود جیکب سے کہا اور تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جناب میں نے واقعی اسے کچھ نہیں بتایا تھا"...... جیکب نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"سنو جیکب۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے مینجر سے جھوٹ بولا ہے لیکن میں نے جان بوجھ کر تمہیں سچا قرار دے دیا اور وہاں سے بھیج دیا۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم نے اس غیر ملکی کو کیا بتایا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"جناب"...... ویٹر نے ایک بار پھر کچھ کہنا چاہا۔

"سنو جیکب۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے تمہاری بہتری واقعی اسی میں ہے کہ تم سب کچھ مجھے بتا دو"...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میری ڈیوٹی ختم ہونے والی ہے آپ آدھے گھنٹے بعد عقبی طرف میرے کوارٹر نمبر گیارہ میں آ جائیں۔ وہاں اطمینان

سے باتیں ہوں گی"...... ویٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوٹ کو تیزی سے اپنی جیب میں ڈال لیا اور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ جیکب کے کوارٹر کی بیٹھک میں موجود تھا۔

"آپ سے واقعی کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی۔ مینجر صاحب بے حد سخت آدمی ہیں اس لئے مجبوراً مجھے ان سے بات چھپانی پڑی ورنہ وہ واقعی مجھے نوکری سے نکال دیتے"...... جیکب نے کہا۔

"تم بالکل بے فکر ہو کر سب کچھ سچ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے اس غیر ملکی کو بتایا تھا کہ سڈنی کے ساتھ والے کمرے میں گریٹ لینڈ قومیت کی ایک لڑکی مارسیا نامی رہتی تھی جو اس کے ساتھ ہی کمرہ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ یہ لڑکی بھی اس سڈنی سے ملتی رہتی تھی اور جب سڈنی کلب میں موجود نہ ہوتا تھا تو مارسیا سمندن کے ایک ہوٹل کے مالک اور اسلحے کے بہت بڑے سمگلر اور غنڈے جیکی سے لابی میں پراسرار انداز میں ملاقاتیں کرتی تھی"...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جیکی کو تو میں بھی جانتا ہوں۔ کیا یہ جیکی سڈنی سے بھی ملتا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اسے کبھی سڈنی سے ملتے نہیں دیکھا اور مارسیا سے بھی وہ اس وقت ملتا تھا جب سڈنی کلب میں موجود نہ ہوتا تھا"...... جیکب نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"مارسیا کا حلیہ کیا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیکب نے حلیہ بتا دیا۔

"اور سڈنی کا حلیہ کیا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیکب نے سڈنی کا حلیہ بھی بتا دیا اور ٹائیگر نے اس دونوں کے قدوقامت کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم کر لیں۔

"اس کے علاوہ اور کوئی بات۔ اچھی طرح سوچ کر جواب دو۔ یہ دونوں خاصے طویل عرصے تک یہاں رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک مقامی لڑکی بھی سڈنی سے ملنے آیا کرتی تھی۔ اس کا نام نرگس تھا۔ کسی معزز خاندان سے اس کا تعلق تھا"...... جیکب نے جواب دیا۔

"سڈنی یہاں سے باہر جاتے ہوئے کیا اپنی کار استعمال کرتا تھا یا کلب کی کار اس کے استعمال میں رہتی تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ ٹیکسی میں آتا جاتا تھا البتہ میں نے اسے زیادہ تر راجو کی ٹیکسی میں ہی دیکھا تھا۔ راجو البتہ دو تین روز سے بیمار ہے اس لئے آ نہیں رہا"...... جیکب نے کہا۔

"یہ راجو کہاں مل سکے گا"...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیکب نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔

"اوکے شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر اس کے کوارٹر سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا اس راجو کی رہائش گاہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو اسے جیکب سے خاصی معلومات مل گئی

تھیں اور سپیشل ایجنسی کا کارڈ بھی اسے مل گیا تھا لیکن اس نے سڈنی کو تلاش کرنا تھا اور سڈنی کے کسی پتے کے بارے میں اسے ابھی تک کچھ بھی معلوم نہ ہوا تھا اس لئے وہ راجو سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ راجو اس کے بارے میں مزید کچھ بتا سکے۔ راجو کا مکان ایک گنجان آباد محلے میں تھا۔ ٹائیگر نے اپنی کار اس محلے کی ایک کھلی جگہ پر جا کر روکی اور پھر وہ مختلف لوگوں سے پوچھتا ہوا آخر کار راجو کے مکان پر پہنچ ہی گیا۔ اس نے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی تو ایک دبلا پتلا ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔

"تمہارا نام راجو ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ یہاں میرے گھر جناب"...... راجو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے جانتے ہو"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ کا نام ٹائیگر ہے"۔ راجو نے جواب دیا۔

"میں نے تم سے چند باتیں معلوم کرنی ہیں۔ کوئی بیٹھنے کی جگہ ہے یہاں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں بیٹھک کھولتا ہوں"...... راجو نے کہا اور واپس مڑ کر مکان میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کونے میں موجود ایک دروازہ کھولا۔

"آیئے جناب"...... راجو نے دروازہ کھول کر کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک چارپائی، تین پرانی کرسیاں اور ایک میز موجود تھی۔

"میں غریب آدمی ہوں جناب اس لئے آپ کو تکلیف تو ہو گی"۔ راجو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں بھی تم جیسا ہی ہوں۔ بیٹھو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں آپ کے لئے بوتل لے آؤں"...... راجو نے کہا۔

"نہیں۔ تکلیف مت کرو۔ بیٹھو تم ویسے بھی بیمار ہو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بس جی دو تین روز سے بخار آ رہا تھا۔ آج تو نہیں ہے"...... راجو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے دو بڑے بڑے نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"یہ میری طرف سے تمہارے بچوں کے لئے ہیں۔ رکھ لو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ مگر جناب"...... راجو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں نہیں دیئے تمہارے بچوں کے لئے دیئے ہیں"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی آپ کی مہربانی جناب"...... راجو نے جلدی سے نوٹ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چمک سی آ گئی تھی۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ بلیو مون کلب میں رہنے والا گریٹ لینڈ کا سڈنی زیادہ تر تمہاری ٹیکسی میں ہی سفر کرتا تھا۔ مجھے سڈنی کی تلاش ہے اور یقیناً تمہیں اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی ایسی بات معلوم ہو گی جس کی مدد سے اسے تلاش کیا جا سکے اور چونکہ تم مجھے جانتے ہو اس لئے اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ بات کسی صورت بھی باہر نہ جائے گی اور نہ تم پر کوئی حرف آئے گا"۔ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سڈنی اکثر میری ٹیکسی میں بیٹھ کر مختلف بڑے بڑے ہوٹلوں میں آتا جاتا رہتا تھا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ ان ہوٹلوں میں کس سے ملتا تھا اور کس سے نہیں کیونکہ میں تو باہر ہی اس کا انتظار کرتا رہتا تھا۔ البتہ آخری بار وہ میری ٹیکسی میں بیٹھ کر نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کے آفس گیا تھا اور پھر اس نے مجھے خلاف توقع فارغ کر دیا۔ میں سواری کے لئے وہاں سے قریب ہی رک گیا۔ پھر میں نے سڈنی کو آفس سے نکل کر ہدایت علی کی ٹیکسی میں بیٹھتے دیکھا تھا۔ میں بڑا حیران ہوا کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد ایک جگہ میں اور ہدایت علی اکٹھے تھے کہ میں نے اس سے ویسے ہی پوچھ لیا کہ وہ غیر ملکی کو نیشنل اسٹیٹ ایجنسی سے پک کر کے کہاں لے گیا تھا تو اس نے بتایا کہ وہ اسے رین بو کالونی لے گیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ مجھے نظر نہیں آیا"...... راجو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ والے کمرے میں ایک غیر ملکی لڑکی مارسیا رہتی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تھی۔ کیا وہ بھی تمہاری ٹیکسی میں بیٹھتی تھی یا نہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ بھی اکثر بیٹھتی تھی کیونکہ میں زیادہ تر بلیو مون کلب سے ہی سواریاں لیتا ہوں۔ وہ بھی سڈنی کی طرح مختلف ہوٹلوں میں آتی جاتی رہتی تھی"...... راجو نے جواب دیا۔

"کسی خاص آدمی سے اس کی کوئی خصوصی ملاقاتیں رہتی تھیں"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے"...... راجو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ تم مطمئن رہو تم نے جو کچھ بتایا ہے یہ سب باہر نہیں جائے گا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور راجو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ٹائیگر بیٹھک سے باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کی کار موجود تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیا پہلے نیشنل اسٹیٹ ایجنسی جا کر یہ معلوم کرے کہ سڈنی نے رین بو کالونی میں ان سے کون سی کوٹھی حاصل کی ہے یا پہلے عمران کو اطلاع کر دے اور پھر کار تک پہنچتے پہنچتے اس نے عمران کو اطلاع دینے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک مناسب جگہ پر ایک سائیڈ پر کار روک کر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے

ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی عمران کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اسے اب تک کی حاصل کی گئی تمام معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ لیکن پہلے جا کر وہ کوٹھی تلاش کرو اور پھر معلوم کرو کہ اس میں سڈنی موجود بھی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد مجھے دوبارہ کال کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ اب اس کا رخ نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کی طرف ہی تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سڈنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس رچرڈ بول رہا ہوں"...... سڈنی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارسیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے مارسیا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"۔ سڈنی نے چونک کر اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ خاص الخاص بات ہے"...... دوسری طرف سے مارسیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا"...... سڈنی نے کہا۔

"جاسکو کلب میں مجھے تلاش کیا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے مارسیا نے کہا تو سڈنی بے اختیار اچھل پڑا۔

www.urdufanz.com

"جاسکو کلب میں تمہیں۔ اوہ۔ تو وہاں تک پہنچ گئے ہیں یہ"۔ سڈنی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور انہیں یہ ٹپ یقیناً جیکی سے ملی ہو گی اور یہ بھی سن لو کہ جیکی کو اس کے ہوٹل کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ مارسیا نے کہا تو سڈنی کا چہرہ بے اختیار بگڑ سا گیا۔

"ویری بیڈ۔ پھر تو حالات انتہائی سنگین ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ"...... سڈنی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے"...... مارسیا نے کہا۔

"جیکی ہمارے نیٹ ورک کا خاص آدمی تھا۔ اس سے انہوں نے نیٹ ورک کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی"۔ سڈنی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ جیکی کو ہمارے نیٹ ورک کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ تمہیں میری عادت کا تو علم ہے کہ میں ایسے معاملات میں کس قدر محتاط رہتی ہوں البتہ انہوں نے اس سے جاسکو کلب کے بارے میں معلوم کر لیا ہے اور پھر وہ یہاں پہنچ گئے لیکن تم جانتے ہو کہ جاسکو کلب میں میرا کیا روپ ہے اس لئے وہ یہاں سے میرے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکے البتہ مجھے اطلاع مل گئی اور پھر میں نے ان کی کار میں تھری ایکس نصب کر دیا اور اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں رہائش پذیر ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اگر تم اجازت دے

Scanned By Saad

دو تو میں آسانی سے ان کا خاتمہ کرا سکتی ہوں" ۔ مارسیا نے کہا۔

"لیکن اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ اس طرح سپیشل ایجنسی تو ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ سپیشل ایجنسی پھر ہر لحاظ سے کنفرم ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ پھر وہ حکومتی سطح پر یہاں کی حکومت سے مل کر ہماری تلاش شروع کرا دیں" ...... سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی آئی تھی لیکن ان کی کارکردگی میری توقع سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مجھ تک کسی نہ کسی انداز میں پہنچ جائیں" ۔ مارسیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے مارسیا کہ ہمیں اپنا نیٹ ورک آف کر کے خاموشی سے یہاں سے کچھ عرصے کے لئے چلا جانا چاہئے ۔ ہم کافرستان جا سکتے ہیں پھر یہ ٹکریں مار کر خود ہی واپس چلے جائیں گے اس کے بعد ہم واپس آ کر اسے دوبارہ اوپن کر لیں گے" ...... سڈنی نے کہا۔

"لیکن اس طرح سپلائی میں تو فرق آ جائے گا۔ اس کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے" ...... مارسیا نے کہا۔

"سپلائی سے زیادہ ضروری اپنے نیٹ ورک کی حفاظت ہے ورنہ سپلائی مکمل طور پر بھی بند ہو سکتی ہے اس لئے اگر ایک دو ماہ تک سپلائی بند کر دی جائے تو میرے خیال میں کچھ فرق نہیں پڑے گا" .... سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ یہ فیصلہ بہرحال تم نے کرنا ہے" .. مارسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جلدی کرو اور نیٹ ورک کو مکمل طور پر کیموفلاج کرا دو اور میرے پاس آجاؤ تاکہ ہم فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں" ...... سڈنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم تیار رہو مجھے اس کام میں دو تین گھنٹے لگ جائیں گے" ...... مارسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ میں تمہارا انتظار کروں گا" ...... سڈنی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لارسن کلب" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں آسکر بول رہا ہوں۔ لارسن سے بات کراؤ" ...... سڈنی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں لارسن" ...... سڈنی نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے" ...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کمپنی کے چیئرمین کو میرا پیغام دے دو کہ فی الحال آرڈر نہیں مل رہے کیونکہ ایک اور کمپنی ہمارے مقابلے پر آ گئی ہے اس لئے کم از کم دو ماہ تک آرڈر ملنے کی کوئی امید نہیں ہے" ..... سڈنی نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"دو ماہ۔ لیکن یہ تو خاصا طویل عرصہ ہے جبکہ کمپنی کو آرڈرز کی انتہائی اشد ضرورت ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس کمپنی کا مقابلہ کرنے کے لئے خاصا کام کرنا پڑے گا ورنہ آرڈرز ہمیشہ کے لئے بھی بند ہو سکتے ہیں"...... سڈنی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا اور کچھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بس یہی پیغام دے دینا"...... سڈنی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

صفدر اور تنویر نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے کے قریب ایک پارکنگ میں کار روک کر نیچے اترے اور پھر دونوں ہی اس انداز میں ٹہلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے وہ اس کالونی کے رہائشی ہوں اور ٹہلنے کے لئے باہر آئے ہوں۔ کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے انہوں نے غور سے کوٹھی کے بند پھاٹک کی طرف دیکھا۔

"چھوٹے گیٹ پر تالا لگا ہوا ہے صفدر"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوٹھی اس وقت خالی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا خیال ہے میں عقبی طرف سے اندر جاؤں اور چیک کروں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوٹھی ڈاج دینے کے لئے حاصل کی گئی ہو اور ہم باہر انتظار کرتے ہی رہ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تم یہیں رکو تمہارے پاس بی فائیو ٹرانسمیٹر ہے اگر اس دوران کوئی آجائے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں چیک کر کے آتا ہوں"۔ تنویر نے کہا اور صفدر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر اسی طرح ٹہلتے ہوئے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تنویر سائیڈ گلی میں جا کر غائب ہو گیا تو صفدر واپس مڑا اور پھر وہ اس پارکنگ کے قریب جا کر ایک درخت کے نیچے موجود پتھر کے بنچ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسے ہی تھا جیسے وہ تھک کر بیٹھا سستا رہا ہو لیکن اس کی تیز نظریں ظاہر ہے ادھر ادھر کا ہی جائزہ لے رہی تھیں۔ سڑک پر سے کاریں آجا رہی تھیں لیکن اس کی سپیڈ بتا رہی تھی کہ وہ اس کوٹھی کے لئے نہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر اسے گلی میں آتا دکھائی دیا۔ وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور ایک بار پھر ٹہلنے کے سے انداز میں چلنے لگا۔

"اندر کچھ لوگ رہ رہے ہیں۔ وہاں سامان بھی موجود ہے اور اسلحہ بھی"۔۔۔۔۔ تنویر نے اس کے قریب آکر اس کے انداز میں چلتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم درست جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اب ان کا انتظار ہونا چاہئے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے عقبی دروازہ اندر سے کھول دیا ہے۔ کہو تو اندر چل کر ان کا انتظار کریں"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہمارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل موجود ہیں

اور وہ لوگ تربیت یافتہ ہیں اس لئے باہر سے انہیں بے ہوش کر دینا زیادہ آسان ثابت ہوگا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر میں عقبی طرف جا کر ٹھہرتا ہوں۔ اس طرح ہم دونوں مشکوک بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ آئیں گے تم مجھے اطلاع کر دینا میں گیس فائر کر دوں گا"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو تنویر ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور سڑک کراس کرتا ہوا کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر کچھ آگے بڑھا اور پھر ایک زیر تعمیر کوٹھی کی سائیڈ میں پہنچ کر وہ ایک دیوار کی اوٹ میں رک گیا۔ کوٹھی پر کام نہ ہو رہا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک سیاہ رنگ کی کار کوٹھی کے سامنے آکر رک گئی اور اس میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی نیچے اترا اور چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے جیب سے بی فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ صفدر کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔ صفدر نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ تنویر بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔ فوراً ہی تنویر کی آواز سنائی دی۔

"تین افراد آئے ہیں۔ ابھی وہ پھاٹک کھول رہے ہیں جب وہ اندر چلے جائیں گے تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ فل گیس فائر کرنا۔ کوٹھی خاصی بڑی ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تم فکر مت کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس دوران اس چھوٹے پھاٹک کھولنے والے نے اندر سے بڑا پھاٹک کھول دیا تھا اور اب وہ کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر وہ کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے اندر چلی گئی۔ صفدر خاموش کھڑا تھا اور ٹرانسمیٹر اس نے آن رکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک اندر سے بند کر دیا گیا لیکن صفدر پھر بھی خاموش رہا۔ وہ اس وقت کا انتظار کر رہا تھا جب ہر آدمی کوٹھی کے اندر نہ پہنچ جائے۔

"تنویر۔ یہ لوگ اب اندر پہنچ گئے ہیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے تنویر نے کہا اور صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد اسے چھوٹا پھاٹک اندر سے کھلتا دکھائی دیا تو وہ چونک پڑا۔ دوسرے لمحے تنویر باہر آگیا تو صفدر تیزی سے دیوار کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پار کر کے کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر اسے آتا دیکھ کر واپس چلا گیا تھا۔ چھوٹا پھاٹک اسی طرح کھلا ہوا تھا۔ صفدر اندر داخل ہوا تو تنویر اندر موجود تھا۔ صفدر نے پھاٹک اندر سے بند کیا۔

"آؤ۔ میں نے چیک کر لیا ہے وہ تینوں بے ہوش پڑے ہیں"۔ تنویر نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں پہنچے تو وہاں تین غیر ملکی صوفوں پر ڈھیر ہوئے پڑے

تھے۔

"رسی تلاش کرو تنویر۔ انہیں باندھنا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جب تنویر واپس آیا تو صفدر ان کی تلاشی مکمل کر چکا تھا۔ ان کی جیبوں سے کاغذات کے ساتھ ساتھ اسلحہ بھی برآمد ہوا تھا۔ صفدر نے یہ سب کچھ ایک طرف میز پر رکھ دیا اور تنویر کی مدد سے اس نے ان تینوں کو عام کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"یہ تربیت یافتہ افراد ہیں اس لئے ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میں ان کے عقب میں رہوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"میں ان کے دانت چیک کر لوں۔ کہیں کوئی زہریلا کیپسول نہ چھپایا ہوا ہو"...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے ان تینوں کے منہ کھول کر چیکنگ شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں ہوش میں لانے سے پہلے چیف کو اطلاع کر دی جائے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے ان سے تو پوچھ لیں۔ یہ ہمارے مطلوبہ افراد بھی ہیں یا نہیں"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے ان پر تشدد کرنا پڑے گا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہ چیف انہیں دانش منزل پہنچانے کا حکم دے دے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ جولیا کو اطلاع دے دو"...... اس بار تنویر نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں مس جولیا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے اسے شروع سے لے کر اب تک کی پوزیشن کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ میں چیف کو اطلاع کرتی ہوں۔ تم کس نمبر سے بول رہے ہو"...... جولیا نے پوچھا تو صفدر نے فون پیس پر موجود فون نمبر دوہرا دیا۔

"اوکے۔ میں ابھی تمہیں کال کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صفدر نے محتاط لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"صفدر۔ ان تینوں کو فوری طور پر رانا ہاؤس پہنچا دو۔ وہاں عمران ان سے پوچھ گچھ کرے گا اور چیف نے کہا ہے کہ ان کے اور ساتھی بھی ہوں گے اس لئے نگرانی اور تعاقب کا بھی خیال رکھنا"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"شاید ان کے ساتھیوں کی وجہ سے انہیں رانا ہاؤس پہنچانے کا کہا گیا ہے تاکہ دانش منزل تک کوئی نہ پہنچ سکے"...... تنویر نے کہا۔

"تم اپنی کار لے آؤ۔ میں انہیں کھولتا ہوں"...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور پھر وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ممبرز کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ ابھی وہ تلاش کر رہے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر نے تو رپورٹ دی ہے۔ اس نے سڈنی اور اس کی ساتھی لڑکی مارسیا کا کسی حد تک سراغ لگا لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ کہاں ہے وہ۔ کیسے معلوم ہوا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے ٹائیگر کی طرف سے دی گئی رپورٹ دوہرا

www.urdufanz.com

دی۔

"گڈ شو۔ ٹائیگر خاصا تیز رفتار ثابت ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"کسی کو تلاش کرنے میں وہ واقعی حیران کن تیز رفتاری سے کام لیتا ہے۔ مجھے تو بعض اوقات لگتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد قدیم دور میں ماہر کھوجی رہے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ لوگ اپنے دور میں واقعی ماہر فن ہوا کرتے تھے بلکہ میں نے تو پڑھا ہے کہ عرب کے قدیم دور میں کھوجیوں کا فن اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ وہ لوگ ریت پر لوگوں کا نہ صرف سراغ لگا لیا کرتے تھے بلکہ صرف نشان سے ہی وہ قد و قامت، عمر، رہن سہن اور حتیٰ کہ قبیلے کا نام تک بتا دیا کرتے تھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ابھی ایسی ہی ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

Scanned By Saad

"سر ابھی صفدر نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ان غیر ملکیوں کو ٹریس کر لیا ہے جنہوں نے نرگس پر تشدد کیا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"تفصیل سے رپورٹ دیا کرو"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ صفدر نے نشاط کالونی کی ایک کوٹھی سے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ اس نے اور تنویر نے مل کر نرگس کی رہائش گاہ کے قریب سے ایک مشکوک کار کا نمبر معلوم کیا اور پھر رجسٹریشن آفس سے انہوں نے کار کے مالک کا پتہ معلوم کیا۔ یہ کار ماسٹر اسٹیٹ ایجنسی کی ملکیت تھی اور وہ دونوں وہاں گئے تو وہاں سے پتہ چلا کہ یہ کار نشاط کالونی کی ایک کوٹھی نمبر آٹھ اے کے ساتھ دی گئی ہے اور یہ کوٹھی گریٹ لینڈ کے کسی آدمی آسٹن نے بک کرائی ہے جس پر صفدر اور تنویر اس کوٹھی پر پہنچے تو کوٹھی خالی تھی لیکن اندر کی کیفیت سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ لوگ یہاں رہ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں انتظار کرتے رہے۔ پھر ایک کار آئی جس میں تین غیر ملکی سوار تھے۔ جب یہ غیر ملکی کار سمیت کوٹھی کے اندر چلے گئے تو تنویر نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر صفدر اور تنویر اندر داخل ہو گئے تو یہ تینوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر نے وہیں سے مجھے فون کیا کہ میں آپ کو کال کر کے معلوم کروں کہ کیا ان سے وہ خود پوچھ گچھ کریں یا آپ مزید کوئی حکم دیں گے"۔ جولیا

نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"صفدر اور تنویر سے کہو کہ وہ ان تینوں کو رانا ہاؤس پہنچا دیں۔ میں عمران کو تلاش کر کے کہہ دیتا ہوں وہ خود ہی وہاں ان سے پوچھ گچھ کر لے گا اور صفدر اور تنویر کو کہہ دو کہ ان کے مزید ساتھی بھی ہو سکتے ہیں اس لئے وہ تعاقب اور نگرانی کا خصوصی طور پر خیال رکھیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف۔ صفدر اور تنویر تین غیر ملکیوں کو لے کر رانا ہاؤس آ رہے ہیں۔ تم ان تینوں غیر ملکیوں کو ریڈ روم میں سپیشل راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔ انہیں میری موجودگی میں ہوش آنا چاہئے اور دوسری بات یہ کہ رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن کر دینا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے کوئی ساتھی انہیں چھڑانے کے لئے کام کر رہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"صفدر اور تنویر نے واقعی کام کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد فون کی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"کیا وہ لوگ پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا۔

"یس باس اور میں نے انہیں آپ کے حکم کے مطابق ریڈ روم کی سپیشل راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا ہے اور رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام بھی آن کر دیا ہے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔ پورچ میں کار روک کر وہ اترا تو ایک طرف کھڑے ہوئے جوانا نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔

"وہ تمہاری تنظیم سنیک کلرز کی کوئی سرگرمی ان دنوں نظر نہیں آرہی۔ کیا ہوا۔ کیا سانپ ختم ہو گئے یا تمہاری بین ٹوٹ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ماسٹر۔ جوزف نہیں مان رہا۔ اس کا کہنا ہے کہ خواہ مخواہ کی قتل وغارت شروع ہو جاتی ہے اور آپ ناراض ہو جاتے ہیں"۔ جوانا نے جواب دیا۔ اس دوران جوزف بھی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا تھا۔

"تم خواہ مخواہ کی قتل وغارت نہ کرو بلکہ صرف ضروری قتل وغارت کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اندرونی طرف کو بڑھ رہا تھا۔

"ماسٹر میں نے تو اب خواہ مخواہ کی قتل وغارت کا سوچا بھی نہیں اور خواہ مخواہ کی قتل وغارت تو تب ہو جب رقم لے کر بے گناہوں کو ختم کروں۔ یہ تو سب ہی سنیک ہوتے ہیں۔ چھوٹے ہوں یا بڑے"...... جوانا نے بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"بڑے بڑے اژدہوں کا خاتمہ کرو۔ پھر یہ چھوٹے چھوٹے سانپ خود ہی خوفزدہ ہو کر بلوں میں چھپ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ریڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف خاموشی سے اس کے پیچھے آرہا تھا۔ ریڈ روم میں تین غیر ملکی کرسیوں پر جکڑے ہوئے بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔

"یہ میک اپ میں ہیں۔ ان کے میک اپ واش کرو"۔ عمران نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے میک اپ واشر نکالا اور الماری بند کر کے وہ ان بے ہوش غیر ملکیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ان تینوں کے میک اپ صاف کر دیئے۔

"ہاں۔ یہ ڈیوڈ ہے۔ اسے میں جانتا ہوں لیکن کیا تم نے صفدر سے اس گیس کا اینٹی پوچھ لیا تھا جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"صفدر صاحب نے خود ہی بتا دیا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"تو پھر انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے میک اپ واشر الماری میں رکھا اور پھر اس میں سے ایک بوتل اٹھا کر وہ مڑا اور ان تینوں کی طرف بڑھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ ایک غیر ملکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر یہ کارروائی اس نے دوسرے دونوں کے ساتھ کی اور پھر بوتل کا ڈھکن بند کر کے وہ مڑا۔ اس نے بوتل الماری میں رکھی اور الماری بند کر کے وہ عمران کی کرسی کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک ایک کر کے ان تینوں کو ہوش آ گیا۔

www.urdufanz.com

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ"...... ان تینوں نے ہوش میں آتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئے تھے۔

"ڈیوڈ۔ تم تو مجھے جانتے ہو"...... عمران نے مسکرا کر ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم عمران۔ اوہ۔ کیا مطلب"...... ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کا انچارج آسٹن ہے اور یہ تیسرا بھی یقیناً اسی سیکشن کا ہی آدمی ہو گا۔ آسٹن اور تم نے

یہاں ایک مقامی لڑکی کو اغوا کیا اور پھر اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز کا تشدد کیا۔ چونکہ تم نے اسے ہلاک نہیں کیا تھا اس لئے تم بھی ابھی تک زندہ نظر آ رہے ہو"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ ہمارا کسی مقامی لڑکی سے کیا تعلق"۔ ڈیوڈ نے رک رک کر کہا۔

"تم دونوں اس سے فیبن سوسائٹی کے آدمی سڈنی کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے تھے جو بلیو مون کلب میں رہائش پذیر تھا اور فیبن سوسائٹی کا ایک آدمی گریٹ لینڈ میں تمہارے ہاتھ لگ گیا تھا۔ گو اس نے سوسائٹی کے اصول کے مطابق خودکشی کر لی تھی لیکن اس کی ڈائری تمہارے ہاتھ لگ گئی جس میں بلیو مون کلب کا نام، اس کا فون نمبر اور سڈنی کا نام موجود تھا۔ تم نے اسے فون کیا تو اس نے سپیشل کوڈ پوچھا تو تم نہ بتا سکے اس لئے وہ وہاں سے روپوش ہو گیا۔ یہ لڑکی نرگس چونکہ گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہے اس لئے وہ سڈنی سے ملتی رہتی تھی۔ بہرحال جو کچھ اسے معلوم نہ تھا وہ کیسے بتا سکتی تھی۔ پھر تم نے بلیو مون کلب کے ایک ویٹر سے سڈنی کی دوست لڑکی مارسیا کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس ویٹر سے تمہیں معلوم ہوا کہ سمندر میں اسلحے کا ایک سمگلر جیکی بھی مارسیا سے ملتا رہتا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ان تینوں کی آنکھیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

Scanned By Saad

"تم۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا۔ اوہ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... اس بار آسٹن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے واقعی معلوم نہ ہو سکتا اگر تم اس لڑکی پر تشدد نہ کرتے کیونکہ نرگس میری عزیزہ ہے۔ اس کے زخمی ہو کر ہسپتال پہنچنے کی اطلاع ملنے پر میں اس کی عیادت کے لئے گیا تو میرے علم میں سڈنی کا نام آیا اور پھر فیبن سوسائٹی کے بارے میں معلوم ہوا۔ اس کے بعد گریٹ لینڈ سے مجھے یہ ساری معلومات مل گئیں۔ اس کے بعد میرے آدمی اس ویٹر سے ملے جس نے تمہیں مارسیا اور جیکی کے بارے میں بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم نے ہماری کوٹھی کیسے ٹریس کر لی"...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ سب تمہاری حماقت کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ تم نے اس کوٹھی میں موجود کار کو نرگس کے اغوا میں استعمال کیا اور نرگس کی رہائش گاہ کے قریب سے اس کار کے بارے میں نہ صرف معلوم ہو گیا بلکہ اس کا نمبر بھی معلوم ہو گیا اور رجسٹریشن آفس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اس نمبر کی کار ماسٹر اسٹیٹ ایجنسی کے نام رجسٹرڈ ہے۔ وہاں سے تمہاری رہائش گاہ کا علم ہو گیا جو تم نے اپنے اصل نام سے بک کرائی تھی۔ تمہاری کوٹھی پر ریڈ کیا گیا تو تم کہیں گئے ہوئے تھے اس لئے میرے آدمی تمہارا انتظار کرتے رہے۔ جب تم واپس آئے تو تمہاری کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی اور

www.urdufanz.com

پھر تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آیا گیا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو آسٹن اور ڈیوڈ نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

"مجھے اعتراف ہے مسٹر عمران کہ میں اب تک یہی سمجھتا رہا کہ تمہارے بارے میں جو کچھ سنا جاتا ہے وہ صرف پروپیگنڈہ ہے لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ جو کچھ بتایا جاتا رہا ہے وہ بے حد کم ہے۔ تم واقعی جادوگر ہو"...... آسٹن نے کہا۔

"تمہارا شکریہ آسٹن۔ لیکن اس میں جادوگری والی کوئی بات نہیں ہے۔ تم لوگ سپیشل ایجنسی کے ایجنٹ ہو اس کے باوجود تم نے انتہائی احمقانہ انداز میں کوٹھی حاصل کی۔ انتہائی احمقانہ انداز میں ایک مقامی لڑکی کو اغوا کر کے اس پر تشدد کیا۔ اس طرح مجھے معلومات حاصل کرنے کا موقع مل گیا ورنہ یہ کام اچھے انداز میں بھی کیا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے ذہن میں یہ تصور ہی نہ تھا کہ تم ہمارے پیچھے لگ سکتے ہو کیونکہ یہ کام نہ تمہاری حکومت کے خلاف تھا اور نہ اس سے تمہاری حکومت کا کوئی تعلق تھا ورنہ شاید ہم اس انداز میں کام نہ کرتے"...... اس بار ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"تم تو مجھ سے اچھی طرح واقف ہو۔ تمہیں سڈنی کو تلاش کرنا تھا تو سیدھے میرے پاس آجاتے یا وہاں سے مجھے فون کر دیتے میں سڈنی کو تلاش کر لیتا اور اگر تم ایسا نہ کرنا چاہتے تو پھر حکومت

Scanned By Saad

گریٹ لینڈ حکومت پاکیشیا سے درخواست کر سکتی تھی کیونکہ اب تو بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف کام کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہے اور فیبن سوسائٹی بہرحال دہشت گرد کارروائیوں میں ملوث ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہم دراصل اس سڈنی سے یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ وہ یہاں پاکیشیا میں کیوں موجود ہے اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ سڈنی کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کی تلاش کی جا رہی ہے تو وہ سوسائٹی کے اصول کے مطابق فوراً خودکشی کر لیتا اور ایسے لوگوں کے بہرحال حکومتی آدمیوں سے رابطے رہتے ہیں اس لئے اسے اطلاع مل جاتی تھی"۔ آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو آسٹن۔ تم سے میری پہلی ملاقات ہو رہی ہے جبکہ ڈیوڈ مجھے تم سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہے اور میرا دوست بھی رہا ہے۔ مجھے تمہاری ان سرگرمیوں سے ویسے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ تم بہرحال پاکیشیا کے مفاد کے خلاف کام نہیں کر رہے لیکن مجھے یہ بات قطعی پسند نہیں ہے کہ تم مجھ سے غلط بیانی کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ فیبن سوسائٹی ان معنوں میں دہشت گردی نہیں کرتی جن معنوں میں گریٹ لینڈ نے اسے مشہور کر رکھا ہے۔ دراصل فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کے موجودہ شاہی نظام کے خلاف کام کر رہی ہے اور گریٹ لینڈ کے حکام اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں لیکن آج تک انہیں فیبن سوسائٹی کا نیٹ ورک ٹریس کرنے میں کامیابی نہیں ہو

سکی۔ تمہارا یہاں آنا اور اس طرح کی کارروائی کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سڈنی اس سوسائٹی کا کوئی اہم رکن ہے۔ تم مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو تو ہو سکتا ہے کہ میں الٹا تمہاری مدد کروں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم سے واقعی کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی۔ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ درست ہے۔ ہماری اطلاع واقعی یہی ہے کہ سڈنی سوسائٹی کا اہم رکن ہے اور ہم اس کے ذریعے سوسائٹی کا مرکزی نیٹ ورک ٹریس کرنا چاہتے ہیں"۔ آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا اندازہ ہے کہ سڈنی پاکیشیا میں کیوں رہ رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مارسیا کی جیکی سے ملاقات اور پھر ہماری جیکی سے ملاقات کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سڈنی یہاں سے اسلحہ گریٹ لینڈ سوسائٹی کو سپلائی کرتا ہے اور اس نے یہاں اس کا باقاعدہ نیٹ ورک قائم کر رکھا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"تمہیں نیٹ ورک کا خیال کیسے آیا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم اس جیکی سے ملے تھے۔ جیکی سے ہم سکاٹ لینڈ کے افراد بن کر ملے تھے اور ہم نے ٹپ کے طور پر مارسیا کا نام استعمال کیا تھا اور اسلحہ کی سپلائی کی بات کی تھی تو اس نے حامی بھر لی اور یہ بھی بتا دیا کہ مارسیا سے اس کا تعلق بھی اسلحہ کی سمگلنگ کے سلسلے میں ہے۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

وہ خصوصی اسلحہ کی بھاری کھیپ گریٹ لینڈ سمگل کرتا رہتا ہے۔ ہم نے اس سے مارسیا اور سڈنی کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ مارسیا یہاں دارالحکومت کے جاسکو کلب میں رہتی ہے۔ سڈنی کے بارے میں اس نے کچھ نہیں بتایا تو ہم نے اسے ہلاک کر دیا اور پھر ہم سمندن سے سیدھے جاسکو کلب پہنچے لیکن وہاں ہم نے ہر ممکن کوشش کی لیکن نہ ہی مارسیا کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا اور نہ ہی مارسیا کے قدوقامت کی کسی لڑکی کے بارے میں معلوم ہو سکا تو ہم واپس کوٹھی پہنچے اور پھر وہاں جو کچھ ہوا وہ تم جانتے ہو۔ اس سے یہ بات بہرحال ثابت ہو گئی ہے کہ سڈنی اور مارسیا مل کر گریٹ لینڈ کی فیبن سوسائٹی کو اسلحہ سپلائی کرتے ہیں اور ظاہر ہے ایسے لوگ مرکزی حیثیت ہی رکھتے ہیں"...... آسٹن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے درست کہا ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن تم نے جس طرح مارسیا کے بارے میں جاسکو کلب سے معلومات حاصل کی ہیں اس سے لامحالہ مارسیا کو اور مارسیا کے ذریعے سڈنی کو یہ اطلاع مل چکی ہو گی اس لئے اب اس کے سامنے دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ وقتی طور پر ملک چھوڑ دیں گے یا پھر اس انداز میں روپوش ہو جائیں گے کہ تم انہیں تلاش نہ کر سکو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ گو تم نے نرگس پر تشدد کر کے اچھا نہیں کیا لیکن چونکہ

نرگس میری عزیزہ ہے اور اس لئے اس کے بارے میں، میں نے تم سے کوئی سلوک کیا تو یہ میرا ذاتی انتقام سمجھا جائے گا اور میں ذاتی انتقام لینے کا قائل نہیں ہوں۔ جیکی کو تم نے ہلاک ضرور کیا ہے لیکن جیکی بہرحال مجرم تھا اس لئے میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں لیکن یہ بات ایک بار پھر تم پر واضح کر دوں کہ تم نے اگر پاکیشیا کے مفاد کے خلاف کوئی کام کیا یا پاکیشیا کے کسی شہری کو کوئی تکلیف پہنچائی تو پھر اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم خصوصی طور پر اس کا خیال رکھیں گے"۔ آسٹن نے کہا۔

"عمران۔ کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو"۔ اچانک ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی دوسرے کے مسئلے میں نہیں الجھنا چاہتا"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جوزف میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ہمیں کھول تو دو"...... آسٹن نے کہا لیکن عمران بغیر کوئی جواب دیئے باہر نکل گیا۔

"جوزف۔ انہیں گیس سے بے ہوش کر کے نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ اے میں ڈال دینا اور پھر انہیں اینٹی گیس سونگھا کر خود فوراً واپس آ جانا"...... عمران نے جوزف سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdutarz.com

Scanned By Saad

ٹائیگر کی کار خاصی تیز رفتاری سے گرین وڈ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے نیشنل اسٹیٹ ایجنسی سے معلومات حاصل کی تھیں لیکن وہاں سڈنی کے نام سے کوئی بکنگ نہ تھی لیکن جو تاریخ اور جس وقت کا اس نے راجو کے ساتھ ڈسکشن کے بعد اندازہ لگایا تھا اس لحاظ سے اس وقت ایک غیر ملکی رچرڈ نے گرین وڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک بک کرائی تھی اور ٹائیگر کے نقطہ نظر سے یہ رچرڈ سڈنی ہی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اب خاصی تیز رفتاری سے گرین وڈ کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گرین وڈ کالونی میں داخل ہو کر اس نے کار بی بلاک کے آغاز میں مناسب جگہ پر روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر ایک سو ایک کے سامنے سے گزر رہا تھا لیکن کوٹھی کے چھوٹے گیٹ پر موجود تالا دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا

کہ سڈنی کوٹھی میں موجود نہیں ہے۔ چنانچہ وہ گھوم کر اس کی عقبی طرف پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عقبی دیوار پھاند کر کوٹھی کے اندر پہنچ گیا۔ وہ سڈنی کی عدم موجودگی میں کوٹھی کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا لیکن کوٹھی میں داخل ہونے کے بعد جب اس نے چیکنگ کی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہاں کسی قسم کا کوئی سامان موجود نہ تھا البتہ وہاں ایسے آثار موجود تھے کہ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں بہرحال کچھ لوگ رہتے رہے ہیں۔ ٹائیگر نے پوری کوٹھی گھوم لی لیکن آخر میں بہرحال وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا تھا کہ کوٹھی کے مکین کوٹھی خالی کر کے چلے گئے ہیں اور انہیں گئے ہوئے بھی زیادہ وقت نہیں گزرا لیکن وہ کہاں گئے ہیں اب وہ اس بارے میں معلوم نہ کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا کہ عمران کو اس بارے میں اطلاع کر دے۔ ٹرانسمیٹر کار میں موجود تھا مگر اس نے سوچا کہ فون کر کے معلوم کرے۔ شاید عمران فلیٹ میں یا رانا ہاؤس میں موجود ہو۔ چنانچہ وہ فون کی طرف بڑھا اور اس نے جھک کر رسیور اٹھا لیا۔ اسے تپائی کے نیچے ایک کاغذ پڑا ہوا نظر آیا۔ اس نے جھک کر کاغذ اٹھایا تو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔ کاغذ کافی بڑا تھا اور چارٹرڈ طیارے کی کمپنی اور شاید طیارے کا نمبر وغیرہ درج تھا۔ یوں لگتا تھا کہ فون سنتے ہوئے کسی نے کاغذ پر لکھا اور پھر بھول گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

Scanned By Saad

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ایگل ایئر چارٹرڈ کمپنی کے ایئر پورٹ آفس کا نمبر چاہئے"۔ ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ ایگل ایئر چارٹرڈ کمپنی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئر پورٹ آفس سے بول رہی ہیں آپ"...... ٹائیگر نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں سنٹرل انٹیلی جنس آفس سے بول رہا ہوں۔ ایک چارٹرڈ طیارے کا نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ طیارہ کس نے کہاں کے لئے بک کرایا اور اس میں کتنے افراد سوار ہوئے اور اس وقت اس کی کیا پوزیشن ہے"...... ٹائیگر کا لہجہ اسی طرح تحکمانہ تھا۔

"یس سر۔ نمبر بتائیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے کاغذ پر درج طیارے کا نمبر بتا دیا۔

"یس سر۔ یہ طیارہ کافرستان کے لئے بک کرایا گیا ہے۔ مسٹر سڈنی اور مس مارسیا نے اسے بک کرایا ہے۔ ان دونوں کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور یہی طیارے میں سوار ہیں۔ طیارہ اب سے نصف گھنٹہ پہلے روانہ ہو گیا ہے اور اب کافرستان ایئر پورٹ پر پہنچنے

والا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کافرستان ایئر پورٹ پر آپ کا کوئی سیکشن آفس ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں رابطہ کر کے معلوم کرو کہ طیارہ پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تو یہاں سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے سر۔ طیارہ بخیریت پہنچنے پر ہمیں قانوناً اطلاع دی جاتی ہے"...... اس لڑکی نے جواب دیا۔

"تو معلوم کر کے بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"طیارہ وہاں بیس منٹ بعد پہنچے گا سر"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"حیرت میں گم بلکہ گم سم علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران کو سڈنی اور ماریسا کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دیں۔

"او کے بعد میں تفصیلی بات ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران رانا ہاؤس سے نکل کر سیدھا فلیٹ پر پہنچا۔ اس نے سلیمان کو چائے لانے کا کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) منتظر چائے بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آرڈر والا مرحلہ تو مکمل ہو چکا ہے اور اب انتظار کا مرحلہ ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار ہنستے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ارے ہاں۔ تم نے اچھا یاد دلایا۔ واقعی یہ تو سوچنے کی بات ہے کہ ابھی چائے کے آرڈر کا مرحلہ ہے یا انتظار کا۔ بہرحال آغا سلیمان پاشا مدظلہ کے روبرو آرزوئے دل تو آشکار کر دیا ہے اب منتظر بیٹھا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہوں کہ کب بہار آئے۔ میرا مطلب ہے کہ چائے آئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا سلیمان صاحب کا موڈ آف ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ بدشگونی کی بات مت کرو۔ صاحب بہادر کا موڈ آف ہو گیا تو پھر کیسا آرڈر اور کیسا انتظار"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ اگر سلیمان صاحب کا موڈ آف ہو تو میں آپ کے لئے اور سلیمان صاحب دونوں کے لئے چائے بھجوا دوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"واہ۔ کیا سخاوت ہے۔ کیا فیاضی ہے۔ سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب جلدی آؤ۔ طاہر صاحب تمہارے لئے وہ سب کچھ بھجوانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں جو تم مجھ سے طلب کرتے رہتے ہو۔ جلدی آؤ اور وہ اپنے حساب کتاب والے بہی کھاتے اٹھا لاؤ۔ ارے ایسا وقت تو صدیوں میں کہیں آتا ہے۔ جلدی آؤ"...... عمران نے زور زور سے اس انداز میں بولتے ہوئے کہا جیسے اپنی آواز باورچی خانے تک پہنچانا چاہتا ہو۔

"میں نے چائے کی بات کی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے سارے مسائل تو چائے پر ہی حل ہوتے ہیں۔ یہ تو بین

www.urdufanz.com

الاقوامی اصول ہے۔ چائے کی ایک پیالی جب ملکوں اور فوجوں کے مسائل حل کر سکتی ہے تو اپنے آغا سلیمان پاشا صاحب کا مسئلہ کیوں حل نہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ہاتھ میں چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی۔

"طاہر صاحب کو میری طرف سے کہہ دیں کہ اگر انہوں نے واقعی چائے پینی ہے تو یہاں فلیٹ پر آ جائیں پھر ہی انہیں پتہ چلے گا کہ جوشاندہ اور چائے میں کیا فرق ہوتا ہے"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"سن لی تم نے آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کے اعزازی صدر کی بات۔ اب بتاؤ کہ چائے پینی ہے یا جوشاندہ ہی بنا بنا کر پیتے رہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سلیمان کی مہارت کو تو واقعی چیلنج نہیں کر سکتا عمران صاحب اس لئے جوشاندہ ہی ٹھیک ہے۔ چلو بلغم کھانسی سے نجات تو ملتی رہے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور چائے پینے سے بلغم کھانسی سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتی۔ تمہیں معلوم ہے پچھلے دنوں چائے برآمد کرنے والے ایک ملک کے چند سائنسدانوں نے باقاعدہ چائے کے فوائد پر بیس سالہ تحقیقاتی پیپرز پڑھے ہیں اور وہاں چائے کے ڈبے پر باقاعدہ لکھا ہوتا ہے کہ چائے صحت کے لئے انتہائی مفید ہے"...... عمران نے کہا۔

Scanned By Saad

"انہوں نے کوئی فائدہ بھی بتایا ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کی تحقیق کا تجزیہ یہ ہے کہ چائے پینے سے بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے اور پھر جتنی چائے پیتے جاؤ قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جس رفتار سے آپ چائے پیتے ہیں اس لحاظ سے تو جسم میں صرف مدافعت ہی مدافعت رہ جائے گی قوت کو تو شاید رہنے کی جگہ بھی نہ ملے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے تو مجھے خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے کہ میں زیادہ چائے پیتا ہوں۔ بس روزانہ پچاس ساٹھ پیالیاں چائے پی جاتا ہوں گا۔ ان سے کیا ہوتا ہے۔ اب بھلا میں پچاس ساٹھ گھڑے چائے تو نہیں پیتا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے اگر اس تعداد کا علم آپ کی اماں بی کو ہو جائے تو یقیناً آپ کی قوت مدافعت کا امتحان ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو اس خوبصورت بات پر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پھر کیسی مدافعت اور کیسی قوت۔ پھر تو کفن دفن ہی رہ جائے گا باقی۔ بہرحال میرے سامنے پڑی ہوئی چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے اور آغا سلیمان پاشا کا موڈ بنتا رہا ہے کہ اس نے دوبارہ گرم نہیں کرنی اس لئے خدا حافظ"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے فون کیوں کیا تھا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی وہ بات تو میں بھول ہی گیا تھا اور اب مجھے واقعی اس بات پر تحقیق کرنا پڑے گی کہ کیا چائے پینے سے یادداشت میں کمی آتی ہے یا نہیں۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ سپیشل ایجنسی سے میرے مذاکرات مکمل ہو گئے ہیں اور چونکہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے وہ صرف سڈنی کو ٹریس کر کے اس سے فین سوسائٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس لئے اب تم ممبروں کو کہہ دو کہ وہ ان کے خلاف کارروائیاں بند کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سڈنی کو تو بہرحال تلاش کیا جانا ہے یا نہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر اس پر کام کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کا اونٹ اب تک کسی نہ کسی کروٹ بیٹھ چکا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور چائے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگالی لیکن ابھی اس نے چائے کے دو گھونٹ ہی لئے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے پیالی کو واپس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لب سوز و لب دوز علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ لب سوز و لب دوز کیا ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آغا سلیمان پاشا کی بنائی ہوئی چائے کی پیالی میرے سامنے ہے اور ابھی اس سے میں نے صرف دو گھونٹ پیئے ہیں اگر پوری پیالی پی لی ہوتی تو پھر بین الاقوامی زبان میں ہی آپ سے بات ہو سکتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا الٹی سیدھی ہانکتے رہتے ہو۔ سیدھی طرح کہو کہ چائے پی رہا ہوں۔ یہ لب سوز اور لب دوز اور پھر بین الاقوامی زبان"۔ سرسلطان نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پھر آپ کو چائے پر ریفریشر کورس کرنا پڑے گا۔ چائے کی خصوصیات یہی بتائی جاتی ہیں کہ وہ اتنی گرم ہو کہ جب ہونٹوں سے لگے تو ہونٹوں کو جلا دے۔ ٹھنڈی چائے، چائے ہو ہی نہیں سکتی۔ شربت تو ہو سکتا ہے اس لئے چائے کی ایک خصوصیت تو ہوئی لب سوز۔ اور لب دوز میں لب کا معنی تو آپ کو بہرحال آتا ہی ہو گا یعنی ہونٹ اور دوز کا مطلب ہوتا ہے سینا۔ جیسے خیمہ دوز اس

لئے چائے کی ایک اور خصوصیت ہوتی ہے لب دوز۔ یعنی لب آپس میں مل جائیں۔ مطلب یہ کہ اتنی گاڑھی اور میٹھی کہ لب سی ڈالے۔ اس طرح اچھی چائے کی خصوصیات ہو گئیں لب سوز اور لب دوز اور جب لب مل جائیں تو پھر آدمی بول ہی نہیں سکتا اس لئے بین الاقوامی زبان یعنی نومولودوں کی زبان غوں غاں سے ہی کام چلایا جا سکتا ہے اور نومولود بچوں کی زبان پوری دنیا میں ایک ہی ہوتی ہے اس لئے اسے بین الاقوامی زبان کہا جاتا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"خدا کی پناہ۔ ابھی چائے لب دوز ہے اس کے باوجود تم اس قدر بول رہے ہو"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ آپ جیسے بزرگوں کو سمجھانے کے لئے تو نجانے کون کون سے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اب آپ بچے تو نہیں کہ فوراً سمجھ جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال تمہارے پاس شاید بہت فالتو وقت ہوتا ہے جبکہ میں بے حد مصروف ہوں اس لئے یہ بتا دوں کہ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ کی طرف سے مجھے سرکاری طور پر ایک خط ملا ہے کہ گریٹ لینڈ میں دہشت گرد تنظیم فینن سوسائٹی کا کوئی سیٹ اپ یہاں پاکیشیا میں ہے اور گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی اس سیٹ اپ کے خلاف یہاں کام کر رہی ہے۔ انہوں نے درخواست کی ہے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہ ان کی مدد کی جائے"...... سر سلطان نے کہا۔

"لارڈ برنارڈ کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ آپ کی قبیل کے بزرگ ہیں اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو وہ خط لکھوا کر بجوانا بھول گئے تھے یا پھر آپ خط موصول کرنے کے بعد بھول گئے ہوں گے اور اب آپ کو یاد آیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ خط تو آج کی ڈاک سے ہی مجھے موصول ہوا ہے اور دو روز پہلے کا تحریر کردہ ہے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر انہیں سپیشل ایجنسی کے چیف ہیرس نے اطلاع دیر سے دی ہو گی۔ بہرحال انہیں بتا دیں کہ ان کا خط ملتے ہی سپیشل ایجنسی کے گرفتار شدہ ایجنٹوں کو رہا کر دیا گیا ہے اور جہاں تک فیبن سوسائٹی کے یہاں سیٹ اپ کا تعلق ہے تو اس بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہیں اور اگر کوئی سیٹ اپ ہے تو اس سے بھی نمٹ لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے سپیشل ایجنسی کے ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا تھا"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں فیبن سوسائٹی کا ایک آدمی سڈنی نام کا رہتا تھا۔ نواب عبدالقادر کو تو آپ جانتے ہی ہیں۔ ان کی صاحبزادی بھی گریٹ لینڈ

www.urdufanz.com

میں پڑھتی رہی ہے۔ وہ اس آدمی سے ملتی رہتی تھی صرف اس لئے کہ سڈنی بھی گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ یہ رسمی سی ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ سپیشل ایجنسی والوں کو جب اس سڈنی کا علم ہوا تو انہوں نے حماقت کی کہ فون کر کے اس کے متعلق کنفرمیشن شروع کر دی۔ نتیجہ یہ کہ وہ سڈنی غائب ہو گیا۔ سپیشل ایجنسی والوں نے نواب صاحب کی صاحبزادی کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کیا اور اس پر تشدد کر کے اس سے سڈنی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ جب کچھ پتہ نہ چلا تو وہ اس لڑکی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ نواب صاحب نے اس سلسلے میں ڈیڈی سے بات کی۔ میں اس وقت سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس اس کے آفس میں موجود تھا۔ ڈیڈی نے سوپر فیاض کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ نواب صاحب کی صاحبزادی سے ہسپتال میں ملے اور اس پر تشدد کرنے والوں کا پتہ چلایا جائے۔ میں بھی سوپر فیاض کے ساتھ ہسپتال چلا گیا۔ وہاں جب حلیے وغیرہ سامنے آئے تو میں سمجھ گیا کہ یہ سپیشل ایجنسی کے آدمی ہیں کیونکہ میں انہیں اچھی طرح جانتا تھا۔ میں نے انہیں ٹریس کرایا اور انہیں رانا ہاؤس منگوا لیا۔ وہاں ان سے بات چیت ہوئی تو انہوں نے اپنے اس فعل پر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ وہ پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے۔ ویسے بھی انہوں نے نواب صاحب کی صاحبزادی کو زندہ چھوڑ دیا تھا اس لئے میں نے بھی انہیں رہا کر دیا اور اب رانا ہاؤس سے واپس فلیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ آپ کی کال آ

Scanned By Saad

گئی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہوں نے ایک پاکیشیائی خاتون پر تو تشدد کیا تھا اس لئے ان کے خلاف قانونی کارروائی تو ہونی چاہئے تھی۔ تم نے انہیں چھوڑ کیوں دیا"...... سر سلطان نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتا تو نواب عبدالقادر کو خودکشی کرنا پڑ جاتی کیونکہ پھر اخبارات میں سٹوریاں شائع ہوتیں کہ نواب عبدالقادر کی صاحبزادی غیر مردوں سے جا کر کلب میں ملتی رہتی ہے اور نجانے کہاں کہاں کے قلابے ملائے جاتے"...... عمران نے جان بوجھ کر یہ بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں واقعی۔ اوہ۔ تم نے اچھا کیا۔ ٹھیک ہے میں لارڈ برنارڈ کو کہہ دوں گا لیکن وہ سڈنی کہاں ہے اور اس کا یہاں کیا سیٹ اپ ہو سکتا ہے۔ فینن سوسائٹی تو گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرتی ہے۔ اس کا پاکیشیا میں کیا کام"...... سر سلطان نے کہا۔

"ابھی وہ آدمی ٹریس نہیں ہو سکا۔ بہرحال اسے ٹریس کیا جا رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ شخص یہاں سے گریٹ لینڈ اپنی سوسائٹی کو کوئی خصوصی ساخت کا اسلحہ سپلائی کرتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی سنگین مسئلہ ہے"...... سر سلطان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ویسے تو یہ گریٹ لینڈ والوں کا کام ہے کہ وہ اس نیٹ

ورک کو ختم کریں لیکن ہم یہ کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ شخص ہاتھ آ گیا اور اس کا واقعی یہ کام ہوا تو ہم بھی کارروائی کریں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ خدا حافظ"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی لیکن پھر برا سا منہ بنا کر واپس رکھ دی کیونکہ سر سلطان سے باتوں کی وجہ سے وہ واقعی یخ ہو چکی تھی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے زور زور سے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ چائے لب سوز و لب دوز نہیں رہی"...... عمران نے کہا۔

"دوسری گرم چائے لے آتا ہوں صاحب"...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پیالی اٹھا کر واپس مڑ گیا۔ عمران اس طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھتا رہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اس نے زور سے اپنے بازو پر چٹکی بھری اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل پڑا۔

"حیرت ہے۔ جاگ بھی رہا ہوں اور آغا سلیمان پاشا کی یہ فرمانبرداری اور تابعداری۔ یا اللہ تو ہر آفت سے بچا"...... عمران نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حیرت میں گم بلکہ گم سم۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔ کہیں قیامت تو نزدیک نہیں آ گئی کہ ٹائیگر بھی انسانی آواز میں بولنے لگ گئے ہیں۔ ارے ابھی تو میں نے شادی ہی نہیں کی اور قیامت آ بھی گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس میں نے سڈنی اور ماریسیا کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ مبارک ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آدم بو۔ آدم بو کرتے ہوئے تم ان پر جھپٹ پڑو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان چلے گئے ہیں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کب کی بات ہے یہ"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ایئرپورٹ سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ان کا طیارہ

بیس منٹ بعد کافرستان دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر لینڈ کرے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"طیارہ کا نمبر۔ کمپنی کا نام اور دوسری تفصیلات کیا ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ بعد میں تفصیلی بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... دوسری طرف سے ناٹران کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تفصیلی بات چیت بعد میں ہو گی پہلے ایک چارٹرڈ طیارے کی تفصیل نوٹ کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے ٹائیگر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"نوٹ کر لی ہے عمران صاحب"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"یہ طیارہ بیس منٹ بعد کافرستان ایئرپورٹ پر لینڈ کرے گا۔ اس میں گریٹ لینڈ کے دو باشندے ایک مرد اور ایک عورت سوار

www.Urdufanz.com

Scanned By Saad

ہیں۔ تم نے فی الحال ان کی نگرانی کرنی ہے۔ مرد کا نام سڈنی اور عورت کا نام ماریا ہے۔ ان دونوں کا تعلق گریٹ لینڈ کی دہشت گرد تنظیم فیبن سوسائٹی سے ہے۔ تم نے انہیں نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں ابھی ان کی نگرانی کے احکامات دے دیتا ہوں"...... ناٹران نے کہا۔

"مجھے اطلاع کر دینا۔ بعد میں اس بارے میں سوچیں گے کہ ان کا کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان ہاتھ میں چائے کی گرم گرم پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"میں نے سوچا کہ آپ گفتگو ختم کر لیں تو آپ کو چائے پیش کی جائے ورنہ پھر چائے ٹھنڈی ہو سکتی ہے"...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پیالی عمران کے سامنے رکھ کر واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ۔ میری بات سنو"...... عمران نے کہا تو سلیمان واپس مڑا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ادھر آؤ بیٹھو"...... عمران نے کہا تو سلیمان مؤدبانہ انداز میں عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رقم کی ضرورت ہے تمہیں"...... عمران نے پیالی اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا گاؤں جانا ہے اور چھٹی چاہئے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا اکیلے رہتے رہتے بور ہو گئے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی بھی کوئی بات نہیں"...... سلیمان نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا بات ہے۔ یہ تمہاری فرمانبرداری اور تابعداری سے مجھے خوف آ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس میں خوف کی کیا بات ہے صاحب۔ میں آپ کا ملازم ہوں آپ میرے مالک ہیں۔ اگر میں آپ کی تابعداری اور فرمانبرداری نہیں کروں گا تو کس کی کروں گا"...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو جو تمہارے دل میں ہے وہ بتا دو ورنہ"...... عمران نے اب مصنوعی غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"دل میں آپ کی تابعداری اور فرمانبرداری ہی ہے صاحب۔ بے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

شک آپ جس طرح چاہیں دیکھ سکتے ہیں"...... سلیمان نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اماں بی کو فون کروں۔ وہی تم سے اصل بات پوچھیں گی"...... عمران نے ایک اور انداز میں دھمکی دیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اماں بی کے غصے سے سلیمان کی جان جاتی ہے۔

"بے شک کر دیں بلکہ ضرور کریں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے بڑی بیگم صاحبہ کو سلام کئے ہوئے اور بزرگوں کی خدمت میں سلام کرنا خوش نصیبی کی علامت ہوتی ہے"...... سلیمان بھلا کہاں آسانی سے پکڑائی دینے والوں میں سے تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی تمہاری کھوپڑی جوتے کھانے کے لئے تیار ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بزرگوں کے جوتوں سے گناہ جھڑتے ہیں صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے کتنے گناہ جھڑتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا خیال تھا کہ سلیمان اب بول پڑے گا لیکن سلیمان اسی طرح معصوم صورت بنائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"پھر کروں فون۔ بولو آخری موقع ہے تمہارے پاس"۔ عمران نے کہا۔

"بے شک کر دیں جناب۔ اس میں موقع کی کیا بات ہے لیکن آپ کو تو روزانہ بڑی بیگم صاحب کو فون کرنا چاہئے"...... سلیمان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل لیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے تم جیتے میں ہارا۔ اب بولو کیا مسئلہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے صاحب۔ اللہ کا شکر ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"یا اللہ کس اداکار سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ ویسے تمہیں کس حکیم نے کہا تھا کہ تم باورچی بن جاؤ۔ کیا تم ہالی وڈ نہ جا سکتے تھے"۔ عمران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں ہالی وڈ سے زیادہ خوش ہوں صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اب اماں بی کو فون کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا لیکن اس کی نظریں مسلسل سلیمان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پرانے اور بوڑھے ملازم رحمت علی کی آواز سنائی دی۔

"بابا رحمت بول رہے ہو۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران نے کہا۔

"اوہ چھوٹے صاحب آپ۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں رحمت علی بول رہا ہوں چھوٹے صاحب۔ کیسے ہیں آپ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اللہ کا شکر ہے تم سناؤ کہ تمہاری بہو کا کیا حال ہے۔ سنا ہے بیمار تھی پچھلے دنوں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رحمت علی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پچھلے دنوں سے شاید آپ کا مطلب پچھلے سال سے ہے چھوٹے صاحب۔ وہ تو پچھلے سال بیمار ہوئی تھی"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا۔

"اچھا۔ سال بھی گزر گیا۔ حیرت ہے۔ کیا تم نے کہیں کوئی چھوٹا سا کیلنڈر تو نہیں چھپوا لیا جس میں مہینہ دس روز کا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"چھوٹے صاحب۔ ہمیں کیلنڈر سے کیا کام۔ ہم تو مقامی مہینے یاد رکھتے ہیں۔ وہ پھاگن میں بیمار ہوئی تھی اور اب پھر پھاگن ہی ہے"۔ رحمت علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود کہہ رہے ہو کہ سال گزر گیا ہے۔ کمال ہے۔ کہیں حقے کی چلم میں پوست تو رکھ کر نہیں پینا شروع کر دیا۔ خود ہی کہہ رہے ہو کہ پھاگن میں بیمار ہوئی تھی اور اب بھی پھاگن ہے۔ پھر سال کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"پچھلے سال کا پھاگن چھوٹے صاحب"....... رحمت علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ پھاگن صاحب ہر سال آ جاتے ہیں۔ حیرت ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رحمت علی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جی ہاں۔ ہر سال آ جاتا ہے۔ بڑے صاحب سے بات کراؤں"۔ دوسری طرف سے رحمت علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیا غضب کر رہے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہاری بہو کی طرح مجھ پر بھی پھاگن آ جائے"....... عمران نے کہا تو رحمت علی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری اور ہر بلا سے محفوظ رکھے چھوٹے صاحب۔ میں نے تو اس لئے پوچھا تھا کہ بڑے صاحب ابھی آفس سے آئے ہیں"....... رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج جلدی کیسے آ گئے۔ ان کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں"۔ عمران نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ بڑی بیگم صاحبہ نے بھی پوچھا تھا تو بڑے صاحب نے بتایا کہ کچھ ضروری کام گھر میں کرنا تھا اس لئے جلدی آ گئے ہیں"۔ رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اماں بی کہاں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہیں چھوٹے صاحب"....... دوسری طرف سے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

رحمت علی نے جواب دیا۔

"اماں بی سے بات کرا دو"...... عمران نے ایک بار پھر سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ویسے ہی سپاٹ چہرہ لئے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران۔ یہ تم ہو"...... چند لمحوں بعد عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اماں بی۔ آپ کیسی ہیں۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں"...... عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ کیا تمہارے پیروں کو مہندی لگی ہوئی ہے کہ تم کوٹھی نہیں آ سکتے جو فون پر بیٹھے غیروں کی طرح حال پوچھ رہے ہو۔ بولو"...... اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار دوسرا ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا کیونکہ اب وہ سوچ رہا تھا کہ وہ فون کر کے خود ہی پھنس گیا ہے۔

"اماں بی بس مصروفیت ایسی رہتی ہے۔ بہرحال میں جلد ہی حاضر ہوں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مصروفیت ہے تمہاری۔ شادی تمہاری نہیں ہوئی۔ نوکری اور کاروبار تم کرتے نہیں پھر کیا مصروفیت ہے مجھے تو بتاؤ۔ تمہارے باپ سے بات کرو تو وہ بھی بس مصروفیت کا ہی رونا روتے ہیں اور تم بھی یہی راگ الاپ رہے ہو۔ بولو۔ کیا مصروفیت ہے

تمہیں"...... اماں بی کے لہجے میں جلال کچھ زیادہ ہی نمایاں ہو گیا تھا۔

"اماں بی۔ غریب، کمزور اور بے بس لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں۔ کبھی کسی کا کام کسی دفتر میں اٹکا ہوتا ہے اور وہ بے چارہ پریشان ہوتا ہے اس کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔ کبھی کسی اور کا مسئلہ ہوتا ہے۔ بس ایسی ہی مصروفیت ہے"...... عمران نے جلدی جلدی کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم نیک کام کرتے ہو۔ اللہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ دوسرے کے کام آنا بھی سب سے بڑی نیکی ہے۔ ضرور کرو یہ کام۔ فون کیوں کیا تھا"...... اماں بی نے اس بار محبت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ اب اماں بی کا غصہ دور ہو گیا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اماں بی کیا سن کر خوش ہوتی ہیں۔

"اماں بی سلیمان مجھ سے ناراض ہو گیا ہے"...... عمران نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم سے ناراض ہو گیا ہے۔ کیوں۔ وہ تو بے حد نیک بچہ ہے۔ تم نے اسے ضرور تنگ کیا ہو گا۔ کہاں ہے وہ۔ اس سے میری بات کراؤ"...... اماں بی نے الٹا سلیمان کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

"بچہ۔ ہونہہ"...... عمران نے مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

پھر رسیور سلیمان کی طرف بڑھا دیا۔

"بڑی بیگم صاحبہ السلام علیکم"...... سلیمان نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیوں ناراض ہو رہے ہو عمران سے۔ مجھے بتاؤ اس نے کیا کہا ہے۔ میں اس کا سر جوتیوں سے توڑ دوں گی۔ ابھی کہہ رہا تھا کہ وہ دوسروں کی خدمت کرتا پھر رہا ہے اور اپنے گھر کا یہ حال ہے"...... اماں بی نے کہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے عمران بھی دوسری طرف سے آنے والی آواز سن رہا تھا البتہ اماں بی کی دھمکی سن کر وہ بے اختیار سمٹ سا گیا تھا کیونکہ اسے یقین آ گیا تھا کہ ابھی سلیمان نے اماں بی کو اس کے خلاف کوئی بھیرویں سنا دی ہے اور اماں بی نے اپنی جوتیوں سے اس کا سر توڑ دینا ہے۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ چھوٹے صاحب نے تو کبھی مجھ سے کچھ نہیں کہا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیوں اس سے ناراض ہو"...... اماں بی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ میں چھوٹے صاحب سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔ دراصل ایک ہمسائے سے مسجد میں میری ملاقات ہو گئی۔ وہ بے چارہ بے حد پریشان تھا کیونکہ اس کا بیٹا کالج میں پڑھتا ہے اور وہ شدید بیمار ہے۔ اسے علاج کے لئے غیر ملک بھجوانا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا علاج نہیں ہو سکتا اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ اگر اس کا بیرون

ملک علاج نہ ہوا تو وہ فوت ہو جائے گا۔ وہ مسجد میں بیٹھا اللہ تعالیٰ سے اس کی صحت کی دعائیں مانگ رہا تھا اور زار و قطار رو رہا تھا۔ سب نے اس سے پوچھا تو اس نے یہ ساری باتیں بتائی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ دس لاکھ روپے خرچ آتا ہے اور وہ غریب آدمی ہے بس اس وقت سے طبیعت بے حد پریشان ہے۔ چھوٹے صاحب نے یہ سمجھا کہ میں ان سے ناراض ہوں"...... سلیمان نے آخرکار اصل بات بتا دی۔

"اوہ۔ تو تم میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ بولو۔ کیا میں نے پہلے انکار کیا ہے"...... اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بڑی بیگم صاحبہ۔ وہ دراصل بڑے صاحب سے ڈر لگتا ہے"...... سلیمان نے آہستہ سے کہا۔

"کیوں ڈر لگتا ہے۔ کیا تم نے اس رقم سے جوا کھیلنا ہے۔ بولو"۔ اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں اسے لے کر حاضر ہو جاؤں گا بڑی بیگم صاحبہ"۔ سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی عزت خراب ہو گی۔ بس تم میرے پاس آ کر رقم لے جاؤ اور سارا انتظام کراؤ۔ مجھے"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی بہتر بڑی بیگم صاحبہ"...... سلیمان نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو سلیمان نے رسیور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

رکھ دیا۔

"یہ بات تم مجھے نہ بتا سکتے تھے۔ کیوں"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ میرا مذاق اڑاتے اور میری طبیعت واقعی بے حد پریشان تھی"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"وہ سپیشل سیف میں جو رقم پڑی ہوئی ہے وہ کب کام آئے گی۔ تمہیں پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ ضرورت مند ہے تو پھر"۔ عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو زیادہ پریشان تھا"...... سلیمان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میں نے سپیشل سیف سے دس لاکھ روپے نکال کر اسے دے دیئے تھے۔ مجھ سے اس کا رونا اور بلکنا برداشت نہ ہو رہا تھا اور میں اس لئے پریشان تھا کہ آپ کو جب بتاؤں گا تو آپ نجانے کیا سمجھیں"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"میں نے پہلے کبھی تم سے پوچھا ہے جو اب پوچھوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم غلط جگہ پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کرتے اور اب اماں بی سے کیا کہو گے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تو میں نے آپ کے فائدے کی بات کی ہے ورنہ اگر میں بڑی بیگم صاحبہ کو آپ کے سیف سے رقم نکال کر اسے دینے کا کہہ دیتا تو

www.urdufanz.com

وہ فوراً پوچھتیں کہ اتنی رقم آئی کہاں سے ہے۔ اب میں کیا بتاتا"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ اوہ۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ لیکن اب اماں بی سے لی ہوئی رقم کا کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی اسے ہی دوں گا کیونکہ میں نے ساری تحقیق کر لی ہے۔ خرچہ بہرحال دس لاکھ روپے سے زیادہ ہی آئے گا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایک کپ چائے اور لے آؤ"...... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس گیا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ دونوں ایئرپورٹ سے راٹھور کالونی کی ایک کوٹھی میں گئے ہیں۔ وہاں کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے اور وہ دونوں بھی وہیں موجود ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حکم تو حاکم کا ہوتا ہے۔ میں تو خود محکوم ہوں۔ میں نے سوچا

Scanned By Saad

کہ حاکم کا کوئی کام بن جائے تو شاید کوئی چھوٹا موٹا چیک ہاتھ لگ جائے لیکن اب کیا کہوں اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے تفصیل بتا دیجئے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم کیا مدد کرو گے۔ کتنا بینک اکاؤنٹ ہے تمہارا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ حکم تو کریں"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ کوئی تو ایسا بینک اکاؤنٹ سامنے آیا جو میرے حکم پر خالی ہو سکتا ہے ورنہ تو سب منہ بنا کر جواب دے دیتے ہیں کہ سوری اکاؤنٹ میں چند روپے پڑے ہیں"...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ویسے تو میرے بینک اکاؤنٹ میں بھی چند روپے ہی ہوں گے لیکن آپ حکم کریں تو میں پورا بینک ہی لوٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ بڑے نیک ارادے ہیں۔ بہرحال میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ اصل مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فیبن سوسائٹی اور گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے بارے میں اسے بتا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے مطلب کا کیس نہیں ہے"۔

ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ میں یہ ضرور معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس سڈنی اور اس کی ساتھی ماریا نے یہاں پاکیشیا میں اسلحے کی سمگلنگ کا کیا نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے کیونکہ بہرحال یہ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ خود اس پر کام کریں گے"...... ناٹران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ جناب سوپر فیاض صاحب کا کام ہے۔ اس کا کارنامہ بن جائے گا اور ہمارا کچھ دال دلیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے میں اس معاملے میں ساری معلومات حاصل کر کے آپ کو اطلاع دے دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

آسٹن اور ڈیوڈ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ آسٹن کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی پریشان ہو۔

"میرا خیال ہے آسٹن کہ سڈنی اور مارسیا دونوں ملک سے باہر جا چکے ہیں ورنہ ان کا کہیں نہ کہیں لازماً سراغ مل جاتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے لیکن اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے اور اگر ہم اسے تلاش نہ کر سکے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن ناکام ہو گیا اور تم جانتے ہو کہ چیف کا کیا ردعمل ہو گا"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اگر تم کہو تو میں عمران سے بات کروں۔ اگر وہ ہماری مدد کرنے پر آمادہ ہو گیا تو وہ کسی جادوگر کی طرح چھڑی گھمائے گا اور

www.urdufanz.com

سڈنی سامنے آ کھڑا ہو گا"...... ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا تو آسٹن بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں شاید پہلے تمہاری بات کو مبالغہ سمجھتا لیکن اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ یہ شخص حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے لیکن وہ ہماری مدد نہیں کرے گا"...... آسٹن نے کہا۔

"دوستی کے حوالے سے اس سے بات کی جا سکتی ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے کر لو بات۔ کم از کم ناکام واپس جانے سے تو بہتر ہے کہ اس کی ہی منت کر لی جائے"...... آسٹن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"کیا تمہیں اس کا نمبر معلوم ہے"...... آسٹن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے فلیٹ کا نمبر مجھے معلوم ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں علی عمران۔ سپیشل ایجنسی کا ڈیوڈ۔ ڈیوڈ

Scanned By Saad

نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ چلو شکر ہے بول تو سکتے ہو۔ یہ بھی غنیمت ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو ڈیوڈ اور آسٹن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں جو آدمی ذہنی اور جسمانی طور پر معذور ہو اسے سپیشل پرسن کہا جاتا ہے اور تم بھی بہرحال سپیشل ایجنسی کے پرسن ہو"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو تم نے اس پیرائے میں یہ بات کی تھی۔ ویسے یہاں پاکیشیا آکر واقعی مجھے اور آسٹن دونوں کو یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ہم آپ کے ملک کے سپیشل پرسن ہی بن گئے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ارے ارے۔ ایسی بھی کیا ناامیدی۔ کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔ مجھے ویسے بھی سپیشل پرسن سے بہت ہمدردی ہوتی ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم نے سر توڑ کوششیں کر لی ہیں لیکن سڈنی اور ماریسا کا کہیں سراغ نہیں مل سکا اور اب ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ دونوں ملک چھوڑ گئے ہیں یا دارالحکومت سے کسی دور دراز علاقے میں شفٹ ہو گئے ہیں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم نے سپیشل ایجنسی کے

چیف کو ناکامی کی رپورٹ دی تو معاملات ہمارے خلاف ہو جائیں گے۔ تم تو جانتے ہو ان معاملات کو، اس لئے میں نے سوچا ہے کہ تم سے بات کی جائے۔ سرکاری نہ سہی دوستی کے لحاظ سے شاید تم ہی کچھ مدد کر دو"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ سڈنی اور ماریسا دونوں اسی روز چارٹرڈ طیارے سے کافرستان چلے گئے تھے جس روز تم میرے مہمان تھے اور ابھی تک وہیں ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ اور آسٹن دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے ان کا سراغ لگا لیا تھا"...... ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرے ایک آدمی نے ان کا سراغ لگایا تھا اور پھر میں نے کافرستان میں بھی ان کا سراغ لگایا اور وہاں میرے ایک دوست نے سڈنی کو اغوا کر کے اس سے پاکیشیا میں اس کی کارکردگی کی تفصیلات معلوم کر لیں۔ وہ جیکی ہوٹل کے مالک جیکی کے علاوہ بھی دو تین اسلحے کے سمگلروں سے مل کر طویل عرصے سے یہاں سے گریٹ لینڈ خصوصی ساخت کا اسلحہ سمگل کر رہا تھا۔ چنانچہ ان تفصیلات کے ملنے کے بعد میں نے یہ کیس یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کو دے دیا اور انہوں نے اس سارے نیٹ ورک کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ اور آسٹن دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"وہ سڈنی کہاں ہے۔ کیا وہ ہلاک ہو چکا ہے"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ کافرستان میں ہے۔ ہمیں اس کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم اس کے بارے میں تفصیل بتاؤ گے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تمہیں نیٹ ورک سے مطلب تھا وہ ختم ہو گیا۔ تم بے شک جا کر اپنے چیف کو رپورٹ دے دو اگر تم چاہو تو میں سنٹرل انٹیلی جنس سے اس نیٹ ورک کی فائل کی کاپی بھی تمہیں دلوا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم اس سڈنی سے وہاں گریٹ لینڈ میں ان کے نیٹ ورک کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری ڈیوڈ۔ یہ تمہارا اپنا کام ہے میرا نہیں۔ میں صرف دوستی کے ناطے تمہیں ٹپ دے سکتا ہوں کہ سڈنی اس وقت کافرستان کے دارالحکومت میں راٹھور کالونی کی ایک کوٹھی نمبر آٹھ سو بارہ بی بلاک میں موجود ہے۔ وہاں اس کا نام جیمز ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ہم کر لیں گے۔ بے حد شکریہ"...... ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... عمران نے جواب دیا اور ڈیوڈ نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت انگیز آدمی ہے یہ۔ چلو بہر حال اب ہمیں کافرستان جانا ہو گا"...... آسٹن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے بات کر لیں۔ کافرستان میں بھی لازماً سپیشل ایجنسی کا کوئی نہ کوئی آدمی موجود ہو گا۔ اس کی مدد سے اس سڈنی کو وہاں پہنچنے سے پہلے ہی کور کیا جا سکتا ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اسے اطلاع مل جائے اور وہ وہاں سے بھی فرار ہو جائے"۔ ڈیوڈ نے کہا تو آسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یہاں سے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر اور وہاں کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"...... آسٹن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبرز بتا دیئے گئے اور آسٹن نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آسٹن بول رہا ہوں پاکیشیا سے انچارج ایس سیکشن۔ چیف سے بات کراؤ"...... آسٹن نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں آسٹن بول رہا ہوں"...... آسٹن نے مؤدبانہ لہجے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

میں کہا۔

"اوہ۔ کیا رپورٹ ہے تمہارے مشن کی"...... چیف نے چونک کر پوچھا تو آسٹن نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں بری طرح ناکام رہے ہو اور نہ صرف ناکام ہو گئے ہو بلکہ فین سوسائٹی کے بارے میں اصل معاملات بھی پاکیشیا حکومت تک پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈ"۔ چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف ہمارے یہ تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کیس میں کوئی دلچسپی لے گی اس لئے ہم بے خبر رہے"۔ آسٹن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال اب تم واپس آ جاؤ۔ اب تمہارا وہاں رہنا حکومت گریٹ لینڈ کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اگر پاکیشیا حکومت نے فین سوسائٹی کے سلسلے میں کام شروع کر دیا تو بہت خرابیاں پیدا ہو جائیں گی"...... چیف نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا حکومت کو فین سوسائٹی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ فین سوسائٹی اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر کسی ایشیائی ملک میں بنا چکی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ مرکز پاکیشیا ہی ہو اس لئے تو میں نے

خاص طور پر تمہیں وہاں بھیجا تھا ورنہ صرف ایک آدمی کی تلاش کے لئے تو پاکیشیا میں ہی کسی گروپ کو ہائر کیا جا سکتا تھا"...... چیف نے کہا۔

"چیف کم از کم یہ بات تو طے ہے کہ سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر پاکیشیا میں نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو عمران اسے ٹریس کر چکا ہوتا اور پھر وہ سڈنی بھی اس طرح ملک چھوڑ کر نہ جاتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم کافرستان جا کر انہیں ٹریس کر کے ان سے تمام حالات معلوم کر لیں"...... آسٹن نے کہا۔

"نہیں۔ تم واپس آ جاؤ۔ وہاں ہمارا ایک سیٹ اپ ہے ہم اس سیٹ اپ کو استعمال کریں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف کو پہلے تو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اسے غصہ اس بات پر آیا ہے کہ ہم پاکیشیا کے ایجنٹ کے ہاتھ لگ گئے۔ اس نے اسے اپنی ایجنسی کی توہین سمجھا ہے۔ بہرحال اب چلو۔ اب سوائے واپسی کے اور کوئی راستہ ہمارے پاس نہیں ہے"۔ آسٹن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ موشابے کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"موشابے بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... چیف نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر سڈنی اور اس کی نائب مارسیا دونوں کو پراسرار افراد نے ان کی خفیہ رہائش گاہ سے اغوا کر لیا ہے اور پھر جب انہیں ہوش آیا تو ان دونوں سے چند نقاب پوشوں نے پاکیشیا میں فیبن سوسائٹی

کے اسلحے کے نیٹ ورک کے بارے میں انتہائی پرتشدد انداز میں پوچھ گچھ کی اور ان دونوں پر انتہائی ہولناک تشدد کیا گیا جس سے یہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب انہیں ہوش آیا تو یہ اسی زخمی حالت میں اسی خفیہ کوٹھی میں ہی موجود تھے۔ اس دوران پاکیشیا سے اطلاع مل گئی کہ وہاں سنٹرل انٹیلی جنس نے کارروائی کر کے پورا نیٹ ورک تہس نہس کر دیا ہے۔ جیکی پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا لیکن اس بار باقی نو افراد خصوصی اسلحہ کے تمام سٹورز سب کچھ ختم ہو گیا ہے"۔ موشابے نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کا باس آسٹن اپنے ساتھیوں سمیت سڈنی کے پیچھے پاکیشیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... باس نے اسی طرح سپاٹ لیکن تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تک سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر سے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سڈنی اور مارسیا دونوں کے لئے ڈیتھ کال دے دو"...... باس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس نے میز پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

موشاڈی چلی جا رہی تھی۔ محل کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے جیسے ہی کی سیکرٹری ایک مسلح آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"واچ ٹاور"...... چیف نے کہا۔

"یس سر"...... اس مسلح آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو چیف نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور پھر پورچ میں لے جا کر روک دی اور نیچے اتر آیا۔ ایک آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"واچ ٹاور"...... چیف نے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چیف خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... اسے لے آنے والے نے کہا اور چیف کے سرہلانے پر وہ واپس مڑ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔

"آپ کا کوڈ جواب"...... آنے والے نے کہا۔

"واچ ٹاور"...... چیف نے کہا۔

"آیئے"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو چیف بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ مختلف راہداریوں سے گذرنے کے بعد وہ آدمی ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔

"تشریف لے جایئے۔ لارڈ آپ کے منتظر ہیں"...... اس آدمی نے

www.urdufanz.com

ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا تو چیف نے اثبات میں سرہلایا اور پھر بند دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ چیف اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک آفس کے انداز میں سجا ہوا ایک وسیع و عریض کمرہ تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ چیف خاموشی سے میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے وہ ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور بھاری تھا۔ یہ لارڈ لاکسن تھا۔ چیف اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو آسکر"...... لارڈ نے بھاری لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تھینک یو لارڈ"...... چیف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ کیا مسئلہ ہے جس کے لئے تمہیں خود یہاں آنا پڑا ہے"۔ لارڈ نے کہا تو چیف نے اسے سڈنی اور مارسیا کے پیچھے سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کے افراد کے جانے کے بارے میں بتایا۔

"انہیں کیسے معلوم ہوا"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارا ایک ایجنٹ پکڑا گیا تھا۔ اس کی ڈائری میں سڈنی کا نام، کلب کا نام اور فون نمبر درج تھا"...... چیف نے جواب دیا۔

"پھر کیا ہوا"...... لارڈ کے لہجے میں ہلکی سی تشویش ابھر آئی تھی۔

"سڈنی اور مارسیا میری اجازت سے وقتی طور پر پاکیشیا چھوڑ کر

Scanned By Saad

کافرستان چلے گئے۔ اس سلسلے میں ابھی ہیڈ کوارٹر انچارج موشابے کی رپورٹ ملی ہے کہ وہاں پراسرار افراد نے ان دونوں کو اغوا کیا اور انہیں ہوش میں لا کر ان پر انتہائی ہولناک تشدد کر کے ان سے پاکیشیا میں مخصوص اسلحے کے نیٹ ورک کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کی گئی اور پھر انہیں اسی زخمی حالت میں دوبارہ بے ہوش کر کے واپس ان کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد پاکیشیا سے رپورٹ ملی کہ وہاں سوسائٹی اور اسلحے کے نیٹ ورک کو سنٹرل انٹیلی جنس نے تہس نہس کر دیا ہے۔ تمام افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں اور تمام خصوصی اسلحے کے سٹور چیک کر لئے گئے ہیں۔ اس کے بعد موشابے نے سپیشل ایجنسی کے چیف آفس سے یہ ٹیپ حاصل کی ہے۔ میں نے یہ ٹیپ سنی اور اس ٹیپ کی وجہ سے میں آپ کی خدمت میں خود حاضر ہوا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"کیا ہے اس ٹیپ میں"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں سپیشل ایجنسی کے چیف ہیریس اور پاکیشیا میں سڈنی کے پیچھے گئے ہوئے ایس سیکشن کے انچارج آسٹن کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو ٹیپ ہے"...... چیف نے کہا۔

"سنواؤ"...... لارڈ نے کہا تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا کیونکہ یہ جدید ترین ٹیپ ریکارڈر تھا اس لئے اس میں ٹیپ کو ریورس کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ جیسے ہی یہ ٹیپ آف کی جاتی تھی ویسے ہی یہ خودبخود ریورس ہو جاتی تھی۔ ٹیپ ریکارڈر آن

ہوتے ہی آوازیں سنائی دینے لگ گئیں اور لارڈ خاموش بیٹھا سنتا رہا لیکن پھر گفتگو کے درمیان عمران کا نام آتے ہی وہ بری طرح چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ چیف خاموش بیٹھا لارڈ کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو چیف نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں سوسائٹی کے پیچھے پڑ گئی۔ ویری بیڈ"...... لارڈ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں خود حاضر ہوا ہوں لارڈ۔ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سڈنی اور مارسیا کو کافرستان میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تلاش کیا اور پھر یقیناً ان سے پوچھ گچھ کی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں نے یہ سب کچھ کیا اور پھر اسلحے کے نیٹ ورک کی تفصیلات سنٹرل انٹیلی جنس کو بھجوا دی گئیں"...... چیف نے کہا۔

"سڈنی اور مارسیا کا کیا ہوا ہے"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"انہیں ڈیتھ کال دے دی گئی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا"...... چیف نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے لیکن اب اسلحے کا نیٹ ورک نئے سرے سے قائم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے لامحالہ بہت وقت لگ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"لارڈ۔ میرا خیال ہے کہ آپ ماسٹرز کی میٹنگ کال کریں اور سوسائٹی کے بارے میں نئے فیصلے کر لیں"...... اچانک چیف نے کہا تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ۔ فیبن سوسائٹی کے بارے میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ گریٹ لینڈ میں موجود شاہی نظام کا خاتمہ کر کے یہاں فاشسٹ حکومت قائم کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے کوشش کر رہی ہے جبکہ حکومت گریٹ لینڈ اسے دہشت گرد ظاہر کرتی ہے لیکن فیبن سوسائٹی کا اصل مقصد دوسرا ہے۔ وہ یہودی سلطنت کے لئے کام کر رہی ہے اور اس لحاظ سے اسرائیل کے ساتھ اس کا الحاق ہے لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ فیبن سوسائٹی کے گرد گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ گریٹ لینڈ کی حکومت کسی بھی روز اس کے مرکزی افراد کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں نئے فیصلے کرنے چاہئیں"...... چیف نے کہا۔

"کیسے فیصلے۔ کھل کر بات کرو۔ تمہارے ذہن میں کیا ہے"۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن کے مطابق فیبن سوسائٹی کو اب کھل کر اسرائیل سے الحاق اور یہودی کاز کے لئے کام کرنا چاہئے اور اس کاز کے مقابل چاہے کوئی کرسچن آئے یا کوئی مسلم اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔

www.urdufanz.com

ہمارے پاس یہاں انتہائی وسیع نیٹ ورک اور بہترین کارکن ہیں۔ وہ یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے یہ فائدہ ہو گا لارڈ کہ حکومت جو سوسائٹی کو دہشت گرد قرار دے رہی ہے وہ اسرائیل اور یہودی دباؤ کی وجہ سے خاموش ہو جائے گی اور چونکہ اسے اپنی بقا کا خطرہ ختم ہو جائے گا اس لئے وہ ہمارے خلاف کام بھی بند کر دے گی"...... چیف نے کہا۔

"لیکن سوسائٹی کے مشن کیا ہوں گے۔ یہ بتاؤ"...... لارڈ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے لارڈ کہ ہم اسلامی ممالک کے خلاف کام کریں۔ خاص طور پاکیشیا سیکرٹ سروس، علی عمران اور اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کے خلاف۔ یہ اسرائیل اور یہودیوں کے دشمن نمبر ایک ہیں"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم دراصل اس عمران کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو کیونکہ اس کی وجہ سے پاکیشیا میں تمہارا نیٹ ورک تباہ ہوا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ عمران کیا ہے اور کس انداز میں کام کرتا ہے"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جب عمران کا خاتمہ کیا جائے گا تو پوری دنیا کے یہودی جشن منائیں گے اور اسرائیلی حکومت تو سب سے زیادہ جشن منائے گی"...... چیف

Scanned By Saad

نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس قدر شہرت ہو چکی ہے عمران کی"...... لارڈ نے کہا۔

"آپ کا اسرائیل میں جیوش چینل کے چیف لارڈ بوفمین سے تو رابطہ ہے"...... چیف نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... لارڈ لاکسن نے چونک کر کہا۔

"ان سے بات کر دیکھیں۔ انہیں بھی معلوم ہے کہ آپ سوسائٹی کے چیئرمین ہیں"...... چیف نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم اس مشن پر سرکاری سرپرستی چاہتے ہو"۔ لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ درست سمجھے ہیں بلکہ میں اب سوسائٹی کو سرکاری سرپرستی میں دینا چاہتا ہوں۔ اسرائیل کی سرکاری سرپرستی سے ہماری سوسائٹی کو بے حد فائدے ہوں گے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے۔ تم واپس جاؤ میں مرکزی ماسٹرز کی ہنگامی میٹنگ کال کر کے تمہاری تجویز اور موجودہ واقعات ان کے سامنے رکھوں گا پھر جو فیصلہ ہو گا اس سے تمہیں مطلع کر دیا جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... چیف نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے مؤدبانہ انداز میں لارڈ کو سلام کیا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی واپس اپنے آفس کی طرف آ رہی تھی۔ پھر اپنے آفس پہنچتے ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔ اس فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر

www.urdufanz.com

کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک سے بات کراؤ میں آسکر بول رہا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو بلیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں بلیک۔ فوراً میرے آفس پہنچ جاؤ"...... آسکر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"بلیک آ رہا ہے اسے میرے آفس بھجوا دینا"...... چیف نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ بلیک تھا۔ فیبن سوسائٹی کے ایکشن گروپ کا چیف اور گریٹ لینڈ کی خفیہ ایجنسی کنگ ٹاور کا سب سے فعال ایجنٹ۔ ویسے مذہبی طور پر یہودی تھا لیکن اس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے تھے کہ وہ کٹر یہودی ہے ورنہ عام طور پر اسے کرسچن ہی سمجھا جاتا تھا۔ بلیک نے اندر داخل ہو کر آسکر کو سلام کیا۔

Scanned By Saad

"بیٹھو بلیک"...... چیف نے کہا تو بلیک اثبات میں سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا میں عمران نے سوسائٹی کے اسلحے کی سپلائی کا نیٹ ورک تباہ کر دیا ہے اور تمام مخصوص اسلحہ اور افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے"...... آسکر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو بلیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران نے۔آپ کا مطلب ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ نے"...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اسی کی بات کر رہا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"لیکن اس کا سوسائٹی یا اس کے اسلحہ کے نیٹ ورک سے کیا تعلق"...... بلیک نے کہا۔

"بس ایک مقامی لڑکی کی وجہ سے اس کا تعلق پیدا ہو گیا۔ نیٹ ورک کا انچارج سڈنی وہاں ایک مقامی لڑکی سے ملتا تھا۔ یہ لڑکی عمران کی عزیزہ تھی۔ سپیشل ایجنسی نے سوسائٹی کا ایک ایجنٹ پکڑا جس نے خودکشی کر لی لیکن اس کی ڈائری سے سڈنی کا نام، فون نمبر اور پاکیشیا کے ایک کلب میں اس کی رہائش کا علم سپیشل ایجنسی کو ہو گیا۔ سپیشل ایجنسی نے ایس سیکشن کے انچارج آسٹن کو وہاں سڈنی کو تلاش کرنے کے لئے بھجوایا۔ پھر آسٹن اور اس کے ساتھی ڈیوڈ دونوں نے اس مقامی لڑکی کو اغوا کر کے اس پر تشدد کیا اور

اس سے سڈنی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پھر تشدد کر کے اسے زخمی کر دیا لیکن پھر زندہ بھی چھوڑ دیا۔ عمران کو اس کے زخمی ہونے کی خبر مل گئی۔چنانچہ وہ اس سے ملا تو اس کے سامنے سڈنی کا نام آگیا اور فین سوسائٹی کا بھی۔ پھر عمران حرکت میں آگیا اور اس کے نتیجے میں اس نے آسٹن اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان سے پوچھ گچھ کی۔ اس طرح اس کے سامنے ساری بات آگئی اور پھر اس کے آدمیوں نے سڈنی اور مارسیا کو کافرستان میں ٹریس کر لیا کیونکہ میری اجازت سے وہ دونوں سپیشل ایجنسی سے بچنے کے لئے کافرستان چلے گئے تھے۔ وہاں ان پر تشدد کر کے ان سے سوسائٹی کے لئے اسلحے کی سپلائی کا نیٹ ورک معلوم کر لیا گیا اور پھر سنٹرل انٹیلی جنس کے ذریعے یہ سارا نیٹ ورک تباہ کر دیا گیا۔ مجھے مجبوراً سڈنی اور مارسیا کے لئے ڈیتھ کال دینی پڑی"۔ چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ویری بیڈ چیف۔ لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ نیا سیٹ اپ قائم کریں گے"...... بلیک نے کہا۔

"ظاہر ہے ہمیں خصوصی اسلحہ وہیں سے مل سکتا ہے لیکن اب یہ ضروری ہے کہ پہلے اس عمران کا خاتمہ کیا جائے۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو یا میں کسی اور کے ذمہ لگاؤں"...... چیف نے کہا۔

"باس آپ صرف اس عمران کا خاتمہ کرانا چاہتے ہیں یا پوری

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سیکرٹ سروس کا"...... بلیک نے کہا۔

"فی الحال تو یہ عمران ہی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ سیکرٹ سروس تو ظاہر ہے اسلحے کی سمگلنگ کے چکر میں نہیں پڑتی"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ جیسے ہی عمران کے خلاف کام شروع ہوا پاکیشیا سیکرٹ سروس خود بخود حرکت میں آجائے گی۔ اب بھی جو کام کیا گیا ہو گا اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے لازمی کام کیا ہو گا۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہے لیکن بہرحال وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اس لئے سرکاری طور پر نہ سہی غیر سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کے ارکان اس کے ساتھ کام کرتے ہوں گے"...... بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ پھر تم کیا کہتے ہو"...... چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں گریٹ لینڈ آنے پر مجبور کر دیں سیہاں سرکاری سطح پر اس کا مقابلہ ہو گا جبکہ ہم اپنے طور پر اسے گھیر لیں گے اس طرح وہ یقینی طور پر مارا جائے گا"...... بلیک نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ بجائے اس کے ہم وہاں جا کر اس عمران کے خاتمے کے مشن پر کام کریں زیادہ بہتر یہی ہے کہ ہم وہاں جا کر کوئی ایسا کام

کریں۔ مثلاً کسی اہم آدمی کا اغوا اور یہ کام گریٹ لینڈ کی سپر ایجنسی کی طرف سے ظاہر کیا جائے۔ اس طرح عمران لامحالہ سیکرٹ سروس کے ہمراہ یہاں آئے گا اور سپر ایجنسی کے خلاف کام کرے گا۔ اس کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم بھی اس کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ اس کی پوری توجہ سپر ایجنسی پر ہو گی جبکہ ہم آسانی سے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس طرح سیکرٹ سروس بھی یہی سمجھے گی کہ اسے سپر ایجنسی نے ہلاک کیا ہے اور ہم پر بات نہ آئے گی"۔ بلیک نے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا بلیک۔ ہم سپر ایجنسی کو کیسے اس بات پر آمادہ کریں گے کہ وہ پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کریں۔ کیا وہ ہمارے ماتحت ہیں"۔ چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کام ہم کریں گے لیکن ظاہر یہی کریں گے کہ یہ کام سپر ایجنسی کا ہے"...... بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تمہاری بات سمجھ میں آئی ہے۔ ٹھیک ہے تمہاری تجویز زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح واقعی زیادہ یقینی انداز میں اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اوکے تم جا سکتے ہو میں لارڈ سے بات کروں گا"۔ چیف نے کہا تو بلیک اٹھا اور سلام کر کے واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت فلیٹ میں بیٹھے مطالعہ میں ہی گزر رہا تھا۔ عمران کے ہاتھ میں ایک جدید سائنسی ریسرچ پر مبنی رسالہ تھا اور وہ اسے بڑے انہماک سے پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں ویسے ہی رسالے پر جمی رہیں۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

www.urdufanz.com

"ٹائیگر بولا نہیں کرتا۔ دھاڑا کرتا ہے۔ کم از کم کسی تعلیم بالغان کے سنٹر میں ہی داخلہ لے لو تاکہ تمہاری گرائمر تو درست ہو سکے"...... عمران نے کہا لیکن یہ سب کچھ کہنے کے باوجود اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔

"باس۔ کیا آپ ڈاکٹر نصیب علی کو جانتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے پہلی بار رسالے سے نظریں ہٹائیں۔

"ایک ڈاکٹر نصیب علی کو تو جانتا ہوں۔ وہ ابھی حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ اٹیمک ریسرچ کے شعبے میں کام کرتے تھے۔ کیوں۔ تم نے کیوں پوچھا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریٹائر نہیں باس۔ ایسے جو ابھی تک کسی لیبارٹری میں کام کر رہے ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہوں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ کی کوئی پارٹی ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ایسی تفصیلات جن کی مدد سے انہیں اغوا کیا جا سکتا ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے رسالہ بند کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

Scanned By Saad

"اوکے۔ کیسے اطلاع ملی ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ یہاں ایک کلب ہے جسے جاشان کلب کہا جاتا ہے۔ جاشان ہوٹل کے نیچے بنا ہوا خفیہ کلب ہے۔ اس کلب کا مالک گریٹ لینڈ کا ایک آدمی رچرڈ ہے جسے کنگ رچرڈ کہا جاتا ہے۔ وہ بہت اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے۔ میرے اس سے تعلقات ہیں اور اس سے اکثر مجھے اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ آج اس نے مجھے خاص طور پر بلوایا اور پھر مجھے کہا کہ گریٹ لینڈ کی ایک پارٹی یہاں کے ایک ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں ایسی تفصیلات چاہتی ہے جن کی مدد سے انہیں خاموشی سے اغوا کرایا جاسکے لیکن اس ڈاکٹر کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ ایسی لیبارٹری جس میں جدید انداز کے جنگی ہیلی کاپٹروں پر کام ہوتا ہے کیونکہ یہ ڈاکٹر نصیب علی جنگی ہیلی کاپٹروں کے سلسلے میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں جس پر رچرڈ نے مجھے بلوایا اور یہ کام میرے ذمے لگا دیا۔ میرے مطلب کا کام تھا اس لئے میں نے یہ کام ہاتھ میں لے لیا تاکہ اصل پارٹی تک پہنچا جاسکے"۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس رچرڈ کو معلوم نہیں ہے اصل پارٹی کے بارے میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اسے یہ کام مڈل

پارٹی نے دیا ہے۔ آج کل باس اصل پارٹی کو چھپانے کے لئے مڈل پارٹیاں درمیان میں ڈال دی جاتی ہیں اور یہ مڈل پارٹی تارکی، کی ہے البتہ اس مڈل پارٹی نے یہ بتایا ہے کہ اصل پارٹی کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیسے معلوم کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ انہیں کسی حد تک درست معلومات مہیا کر دی جائیں تو لامحالہ یہ معلومات اصل پارٹی تک پہنچ جائیں گی اور پھر وہاں سے متعلقہ لوگ اس سائنسدان کو اغوا کرنے یہاں آئیں گے تو انہیں کور کیا جاسکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن کیا اس سے زیادہ یہ بہتر نہیں ہے کہ درمیانی پارٹی سے اصل پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تارکی جانا پڑے گا اور دوسری بات یہ کہ یہ مڈل پارٹیاں خفیہ رہتی ہیں۔ صرف ان کے مخصوص نام استعمال ہوتے ہیں۔ اصلیت کچھ اور ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا۔ بہرحال پہلے میں معلوم کر لوں کہ ڈاکٹر نصیب علی صاحب کون ہیں۔ پھر بات ہو گی۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں سٹار ہوٹل کے قریب ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ٹرانسمیٹر کال کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ ناداں ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"پھر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا مجھے سائنسدانِ اعظم جناب سردار داور سے بات کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔۔ اس بار بھی دوسری طرف سے انتہائی مختصر سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ آخرکار تو نے میری یاس کو امید میں بدل ہی دیا۔ اب تو میرا قرضہ بھی وصول ہو جائے گا ورنہ آج تک تو جب بھی پوچھو کہ آپ سرداور بول رہے ہیں تو جواب ملتا ہے نہیں۔ یا اللہ تو واقعی رحیم و کریم ہے کہ آج تو نے ناں کو ہاں میں بدل دیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تو اس بار دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا تو تم نے مجھ سے قرضہ وصول کرنا ہے کوئی"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اب پھر مجھے ہی یاد دلانا پڑے گا آپ کو۔ کمال ہے۔ حیرت ہے کہ اتنا بڑا قرضہ بھی آپ کو یاد نہیں رہا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو قرضہ بہت بڑا ہے۔ کتنا بڑا"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جتنی آغا سلیمان پاشا کی سابقہ تنخواہیں ہیں اور الاؤنس بھی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کتنی بنتی ہیں۔ آج بتا ہی دو"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تازہ ترین اعداد تو سلیمان سے معلوم کرنے پڑیں گے اور سلیمان مارکیٹ گیا ہوا ہے اور جب وہ مارکیٹ جائے تو پھر اس کی واپسی قسمت سے ہی ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک ایک چیز خریدنے سے پہلے اس کے بارے میں باقاعدہ معلومات حاصل کرتا ہے۔ عالمی منڈی کے بھاؤ سے لے کر مقامی منڈی کے بھاؤ۔ ڈیوٹی اور کمشن سے لے کر دکاندار کے منافع تک تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی فیصلہ کرتا ہے کہ کیا چیز کتنی مقدار میں اور کس سے خریدی جائے اس لئے اس کی واپسی کی تو جلد امید نہیں ہے البتہ اگر آپ ڈاکٹر نصیب علی صاحب کے بارے میں بتا دیں جو جنگی ہیلی کاپٹروں کی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کسی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور اس پر بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں تو ان سے البتہ پوچھا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نصیب علی۔ جنگی ہیلی کاپٹروں پر اتھارٹی۔ اوہ۔ تو تمہیں ان کے بارے میں پوچھنا تھا لیکن مسئلہ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ اس بار سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ والوں کو ان سے محبت ہو گئی ہے۔ وہ ان کے کوائف جاننا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ابھی صرف اتنی ہی اطلاع ملی ہے کہ انہیں ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں ایسے کوائف چاہئیں جن کی مدد سے انہیں اغوا کیا جا سکے۔ میرے ذہن میں تو ڈاکٹر نصیب علی وہ تھے جو اٹیمک ریسرچ سے حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں لیکن یہ کوئی اور صاحب ہیں۔ اس لئے آپ سے پوچھ رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گریٹ لینڈ والوں کو ڈاکٹر نصیب علی کے زندہ ہونے اور یہاں پاکیشیا میں موجود ہونے کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع مل گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ ہم تو یہی سمجھ رہے تھے کہ انہیں اصل واقعات کا علم نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا تو عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

www.urdufanz.com

"ڈاکٹر نصیب علی گریٹ لینڈ میں ہی کام کرتے تھے۔ وہاں انہوں نے جنگی ہیلی کاپٹروں پر ایک انقلابی کام کیا ہے۔ ایسا کام کہ جن سے جنگی ہیلی کاپٹروں میں انقلاب آسکتا تھا لیکن وہاں کام کرتے ہوئے انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا کہ حکومت گریٹ لینڈ اس فارمولے کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھنے کے لئے اس کے فائنل ہونے کے بعد انہیں ہلاک کر دینا چاہتی ہے جس پر انہوں نے وہاں سے فرار ہونے کے بارے میں منصوبہ بندی شروع کر دی اور اس کے لئے انہوں نے خفیہ طور پر حکومت پاکیشیا سے رابطہ کیا اور فارمولا کسی طرح سے یہاں بھجوا دیا۔ یہاں جب اس کا جائزہ لیا گیا تو اسے پاکیشیا کے دفاع کے لئے بھی انتہائی مفید پایا گیا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ انہیں وہاں سے کیسے لایا جائے کیونکہ اگر وہ ویسے فرار ہو کر آتے تو گریٹ لینڈ کے ایجنٹ ان کا پیچھا نہ چھوڑتے۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس نے باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ کوئی کار ایکسیڈنٹ ظاہر کیا گیا جس میں ڈاکٹر نصیب علی کو ہلاک ظاہر کیا گیا۔ پھر ان کی نعش سرکاری طور پر گریٹ لینڈ سے یہاں لائی گئی۔ گریٹ لینڈ کے ایجنٹ ساتھ تھے پھر یہاں ان کی باقاعدہ تدفین ہوئی لیکن یہ سب کچھ اصل نہ تھا۔ نجانے کسے ڈاکٹر نصیب علی بنایا گیا تھا۔ بہرحال یہ ڈرامہ کامیاب رہا اور گریٹ لینڈ حکومت مطمئن ہو گئی۔ مجھے اس تفصیل کا اس لئے علم ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی کو پہلے میرے پاس رکھا گیا تھا۔ پھر جب ان کے فارمولے

Scanned By Saad

کے لئے خصوصی لیبارٹری تیار ہو گئی تو وہ وہاں شفٹ ہو گئے اور اب وہیں کام کر رہے ہیں اور تم اب کہہ رہے ہو کہ گریٹ لینڈ کی پارٹی انہیں اغوا کرانا چاہتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ سلامت یہاں موجود ہیں"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ بہرحال وہ کہاں ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے خصوصی طور پر معلوم کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ معلوم کریں تاکہ میں چیف سے کہہ کر ان کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کراؤں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسالہ اٹھا کر اس نے دوبارہ اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور سرداور کے خصوصی نمبر ڈائل کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"کیا ڈگریاں ہر بار بتانی ضروری ہوتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"جن کے پاس ہوتی ہیں وہ کیوں نہ بتائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"واقعی ایسی ڈگریاں پاکیشیا میں بس تمہارے پاس ہی ہیں۔ ہم بے چارے کہاں اس قابل۔ بہرحال ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں۔ وہ ٹی ون لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ لیبارٹری اٹیمک لیبارٹری کے ایریئے میں ہے اس لئے اس کے حفاظتی انتظامات فول پروف ہیں"۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ڈاکٹر نصیب علی کے خاندان کے افراد بھی کیا وہیں رہتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر نصیب علی نے گریٹ لینڈ میں شادی کی تھی۔ ان کی بیگم گریٹ لینڈ کی تھیں جو ایک بچی کو جنم دے کر وفات پا گئی۔ اس کے بعد انہوں نے شادی ہی نہیں کی تھی البتہ ان کی لڑکی وہیں گریٹ لینڈ میں ہی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور اسے بھی یہی معلوم ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی وفات پا چکے ہیں۔ وہ لڑکی تدفین کے وقت یہاں پاکیشیا بھی آئی تھی اور پھر واپس چلی گئی۔ ڈاکٹر صاحب ملک و قوم کی خاطر اپنی اکلوتی بیٹی سے جدائی بھی برداشت کر رہے ہیں"۔ سرداور نے کہا۔

"وہ واقعی عظیم انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے گا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

آپ بس اتنی مہربانی کریں کہ ان تک یہ اطلاع پہنچا دیں کہ وہ کسی بھی صورت میں اس لیبارٹری سے باہر نہ نکلیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا لیکن اصل تشویش کی بات یہ ہے کہ گریٹ لینڈ کو یہ اطلاع کیسے پہنچ گئی کہ ڈاکٹر نصیب علی زندہ ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"اس بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں گی۔ فوری طور پر مسئلہ ان کی حفاظت کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں ان تک پیغام پہنچا دوں گا۔ خدا حافظ"...... سرداور نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے دانش منزل جا سکے۔ وہ سنجیدگی سے اس کیس پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے لارڈ برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ گریٹ لینڈ کے نہ صرف چیف سیکرٹری تھے بلکہ ان کے اختیارات اس قدر تھے کہ گریٹ لینڈ کا پرائم منسٹر بھی ان کے اختیارات کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا لیکن لارڈ برنارڈ انتہائی بااصول آدمی تھے۔ اس لئے وہ اپنے اختیارات کو کبھی ناجائز انداز میں استعمال کرنے کا سوچ بھی نہ سکتے تھے اور یہ بھی سب جانتے تھے کہ لارڈ برنارڈ اپنے ساتھ بھی کسی قسم کی بے اصولی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ نہ صرف گریٹ لینڈ کا شاہی خاندان بلکہ اعلیٰ ترین حکام بھی ان کی بے پناہ عزت کرتے تھے اور نہ صرف گریٹ لینڈ بلکہ پوری دنیا کی حکومتیں بھی لارڈ برنارڈ کی اصول پسندی سے اچھی طرح واقف تھیں اس لئے پوری دنیا میں ان کی ہر جگہ بے حد عزت کی جاتی تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"یس"...... لارڈ برنارڈ نے بھاری لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... لارڈ برنارڈ نے کہا اور پھر کلک کی آواز سنتے ہی وہ خود ہی بول پڑے۔

"یس سر۔ میں لارڈ برنارڈ بول رہا ہوں"...... ان کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ وہ بہرحال ملک کے پرائم منسٹر سے بات کر رہے تھے اور وہ ان سب مراتب کا خود بھی خیال رکھتے تھے۔

"لارڈ صاحب۔ ایک انتہائی اہم معاملہ ڈسکس کرنا ہے۔ آپ برائے مہربانی میرے آفس آ جائیں"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کی نرم آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں حاضر ہو رہا ہوں"...... لارڈ برنارڈ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر انہوں نے رسیور رکھا اور پھر میز پر موجود فائلیں بند کر کے انہوں نے ایک سائیڈ پر رکھیں اور اٹھ کر آفس کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ ان کا آفس پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں ہی تھا اور ان کے آفس کے قریب ہی تھا اس لئے وہ پیدل ہی وہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پرائم منسٹر آفس میں داخل ہوئے۔

"آئیے لارڈ صاحب۔ تشریف رکھیں"...... پرائم منسٹر نے کہا اور لارڈ برنارڈ سلام کر کے پرائم منسٹر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو فیبن سوسائٹی کے بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ آپ اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے یہ خصوصی لیٹر آیا ہے۔ آپ پہلے اسے پڑھ لیں"...... پرائم منسٹر نے سامنے موجود ایک کاغذ اٹھا کر لارڈ برنارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو لارڈ برنارڈ نے خاموشی سے کاغذ لیا اور پھر اسے پڑھنا شروع کر دیا لیکن جیسے جیسے وہ اسے پڑھتے جا رہے تھے ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے جا رہے تھے۔

"حیرت انگیز"...... لارڈ برنارڈ نے کاغذ پڑھ کر اسے واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کے پرائم منسٹر سے میں نے ہاٹ لائن پر اس سلسلے میں بات کی ہے۔ انہوں نے مجھے اسرائیلی حکومت کی طرف سے گارنٹی دی ہے کہ فیبن سوسائٹی آئندہ گریٹ لینڈ کی حکومت یا شاہی خاندان کے خلاف کسی صورت بھی کوئی کارروائی نہیں کرے گی بلکہ فیبن سوسائٹی صرف یہودی کاز کے لئے کام کرے گی اور یہ کام بھی گریٹ لینڈ سے باہر کرے گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لیکن کیا کام کرے گی۔ اس کی تفصیل بتائی ہے انہوں نے"...... لارڈ برنارڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے یہی بات پرائم منسٹر صاحب سے پوچھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں تفصیلات لارڈ لاکسن سے حاصل کی جا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سکتی ہیں کیونکہ اسرائیل کی طرف سے انہیں فیبن سوسائٹی کا چیئرمین بنادیا گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو لارڈ برنارڈ بے اختیار چونک پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب فیبن سوسائٹی کو اسرائیل کی سرکاری سرپرستی حاصل ہو گئی ہے"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل کی طرف سے چیئرمین کی تعیناتی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرتی تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اعتراض تو واقعی نہیں ہو سکتا لیکن اگر کسی وقت گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف فیبن سوسائٹی نے گریٹ لینڈ کے باہر کوئی کام کیا تو پھر"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"اس کی گارنٹی سرکاری سطح پر اسرائیل حکومت نے دی ہے"۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ ہمارا ایک مستقل دردسر ختم ہو جاتا ہے"...... لارڈ برنارڈ نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے میں نے باقاعدہ کابینہ سے منظوری بھی لے لی ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب میں تمام سرکاری تنظیموں کو آرڈر بھجوا دوں گا کہ وہ اب فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کرنا بند کر دیں اور لارڈ

لاکسن سے بھی بات کر لوں گا"...... لارڈ برنارڈ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا تو لارڈ برنارڈ اٹھے اور سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے آفس میں بیٹھتے ہی انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی لیڈی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ لاکسن سے بات کرائیں۔ جہاں بھی وہ ہوں"...... لارڈ برنارڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر عجیب سی الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ پرائم منسٹر نے انہیں جو کچھ بتایا تھا وہ بظاہر درست لگ رہا تھا لیکن ایسا اچانک فیصلہ ان کے حلق سے نہ اتر رہا تھا۔ ان کا تجربہ بتا رہا تھا کہ فیبن سوسائٹی کے بارے میں اسرائیلی حکومت کی ضمانت اور پھر سوسائٹی کے اپنے اغراض و مقاصد کی تبدیلی کے پیچھے لامحالہ کوئی اہم بات ہے جسے یہ لوگ ظاہر نہیں کر رہے اور وہ یہی بات جاننا چاہتے تھے۔ لارڈ لاکسن کو وہ ذاتی طور پر جانتے تھے اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ لارڈ لاکسن کٹڑ یہودی ہے اور اس کے گہرے رابطے اسرائیلی حکومت سے ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ فیبن سوسائٹی کا اصل ہیڈ لارڈ لاکسن بھی ہو سکتا ہے۔ گو پرائم منسٹر نے انہیں یہی بتایا تھا کہ اسرائیل نے اب لارڈ لاکسن کو تعینات کیا تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کسی لارڈ کو سوسائٹی کا چیئرمین اس طرح اچانک نہیں بنایا جاتا۔ لامحالہ اس کا سوسائٹی میں پہلے سے ہولڈ ہوتا ہے ابھی وہ بیٹھے یہ سب کچھ سوچ رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"لارڈ لاکسن اپنے محل میں موجود ہیں اور لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ لاکسن۔ میں برنارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ برنارڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہیلو لارڈ برنارڈ۔ مجھے آپ سے گفتگو کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ آپ کی ملاقات جناب پرائم منسٹر صاحب سے ہو چکی ہے۔ ویسے آپ ہر لحاظ سے مطمئن رہیں۔ فیبن سوسائٹی اب نہ صرف گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کوئی کام نہ کرے گی بلکہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی دے گی کیونکہ ہم لوگ بہرحال گریٹ لینڈ کے ہی باشندے ہیں"...... لارڈ لاکسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لارڈ لاکسن پہلے تو میری طرف سے فیبن سوسائٹی کے چیئرمین نامزد ہونے پر مبارکباد قبول کریں۔ میری پرائم منسٹر صاحب سے بات ہو چکی ہے لیکن لارڈ لاکسن میں اس اچانک کایا پلٹ کی اصل وجہ جاننا چاہتا ہوں"...... لارڈ برنارڈ نے اپنی عادت کے مطابق براہ

راست بات کر دی۔

"یہ سوسائٹی کے بڑوں کا اپنا فیصلہ تھا۔ انہوں نے حالات کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے۔ بہرحال آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"لارڈ لاکسن آپ جانتے ہیں کہ میں صاف اور سیدھی بات کرنے کا عادی ہوں۔ فیبن سوسائٹی طویل عرصے سے گریٹ لینڈ کے لئے دردِ سر بنی رہی ہے اس لئے اب آپ کو کسی ایسے اقدام کی مثال دینی ہو گی جس کے تحت میں واقعی اس نتیجے پر پہنچ جاؤں کہ آئندہ سوسائٹی گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرے گی"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"آپ کس قسم کا اقدام چاہتے ہیں"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"کوئی ایسا اقدام جس سے فیبن سوسائٹی کی گریٹ لینڈ کے ساتھ ہمدردی اور تعاون ثابت ہو جائے"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"مجھے آپ کی طبیعت سے اچھی طرح واقفیت ہے اس لئے مجھے آپ کی اس بات سے کوئی حیرت نہیں ہوئی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر آپ نے فیبن سوسائٹی کو قبول نہ کیا تو پھر پرائم منسٹر صاحب بھی کچھ نہ کر سکیں گے اس لئے میں واقعی آپ کو اس معاملے میں مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے آفس میں وقت دیں کیونکہ یہ بات انتہائی اہم اور خفیہ ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تشریف لے آئیں میں آپ کا منتظر ہوں"...... لارڈ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

برنارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر انہوں نے اپنی سیکرٹری کو لارڈ لاکسن کے بارے میں ہدایات دیں اور تقریباً نصف گھنٹے بعد لارڈ لاکسن آفس میں موجود تھے۔ لارڈ برنارڈ نے ان کا انتہائی خوش دلی سے استقبال کیا تھا۔

"ہاں۔ اب بتائیں لارڈ لاکسن۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔ رسمی دعا سلام کے بعد لارڈ برنارڈ نے اپنے اصل مطلب پر آتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بے حد مصروف رہتے تھے اور ان کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا تھا اس لئے وہ جلد از جلد براہ راست معاملات کو نمٹانے کے عادی تھے۔

"لارڈ برنارڈ آپ کو جنگی ہیلی کاپٹروں کے سلسلے میں ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر نصیب علی تو یاد ہو گا جو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا اور جس کی نعش پاکیشیا لے جا کر اس کی تدفین کی گئی تھی"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو لارڈ برنارڈ چونک پڑے۔

"ہاں۔ کافی پہلے کی بات کر رہے ہیں آپ۔ مجھے یاد ہے لیکن"۔ لارڈ برنارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں لارڈ لاکسن کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"وہ سائنس دان ہلاک نہیں ہوا تھا۔ یہ سارا ڈرامہ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس نے کھیلا تھا اور اب آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس میں مدد فیبن سوسائٹی نے کی تھی۔ گو پاکیشیائی ملٹری

انٹیلی جنس کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کی امداد فیبن سوسائٹی نے کی ہے لیکن اصل میں ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ فیبن سوسائٹی نہ چاہتی تھی کہ گریٹ لینڈ اس فارمولے کو مکمل کر کے ایسا جنگی ہیلی کاپٹر تیار کرے جو ناقابل تسخیر ہو۔ فیبن سوسائٹی اس وقت گریٹ لینڈ کو ہر لحاظ سے کمزور دیکھنا چاہتی تھی"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو لارڈ برنارڈ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے معلوم ہے لارڈ لاکسن کہ آپ جھوٹ نہیں بول رہے لیکن اب آپ کی طرف سے اس کا حوالہ دینے کا کیا مقصد ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ پاکیشیا سے اس سائنس دان کو واپس لے آئیں۔ وہ اس فارمولے پر یقیناً کام کر رہا ہو گا اور اب میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا کو کوئی مفاد حاصل ہو"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو لارڈ برنارڈ بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا فیبن سوسائٹی کا پاکیشیا سے ٹکراؤ ہو چکا ہے"...... لارڈ برنارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ آپ نے کیسے اندازہ لگایا ہے"...... لارڈ لاکسن کے لہجے میں حیرت کے تاثرات تھے۔

"آپ میری بات کا جواب دیں۔ پھر میں وضاحت کروں گا"۔ لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا میں ہمارا خصوصی اسلحے کے حصول کا نیٹ ورک

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کام کر رہا تھا جس کے بارے میں اطلاع سپیشل ایجنسی کو مل گئی۔ سپیشل ایجنسی کے ایس سیکشن کا چیف آسٹن اور اس کا ساتھی ڈیوڈ اور باقی افراد وہاں گئے۔ وہاں فیبن سوسائٹی کا خاص آدمی سڈنی تھا۔ انہوں نے سڈنی کو تلاش کرنا تھا۔ سڈنی وہاں کی ایک مقامی لڑکی سے ملتا رہتا تھا۔ ان دونوں نے وہاں جا کر اس مقامی لڑکی کو اغوا کر کے اس پر تشدد کیا اور وہ ہسپتال پہنچ گئی۔ یہ لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کی عزیزہ تھی۔ وہ عمران اس لڑکی سے ملا اور اس سے اسے فیبن سوسائٹی، سڈنی اور اس پر تشدد کرنے والوں کا علم ہوا۔ اس نے سپیشل ایجنسی کے آسٹن اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا جبکہ سڈنی کافرستان فرار ہو گیا۔ عمران نے آسٹن اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیا جبکہ سڈنی کو کافرستان میں اغوا کر کے اس سے سارا نیٹ ورک معلوم کر لیا اور پھر وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس نے سارا نیٹ ورک تباہ کر دیا۔ سب کو گرفتار کر لیا اور اسلحے کے سٹوروں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح ایک لحاظ سے فیبن سوسائٹی مفلوج ہو کر رہ گئی جس پر فیبن سوسائٹی کے بڑوں نے فیصلہ کیا کہ فیبن سوسائٹی کے مقاصد کو تبدیل کیا جائے اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے"...... لارڈ لاکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ تو یہ اصل بات ہے جس کی وجہ سے اچانک یہ کایا پلٹ ہوئی ہے اور اسی بناء پر آپ نے اس سائنس دان والی بات بھی

اوپن کی ہے لیکن لارڈ لاکسن چونکہ اس سائنس دان کو آپ کی مدد سے وہاں پہنچایا گیا تھا اس لئے اب اسے واپس بلانا بھی آپ کی سوسائٹی کا کام ہو گا۔ حکومت گریٹ لینڈ اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرے گی"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

" کیا مطلب۔ سائنس دان تو حکومت کا تھا ہمارا تو نہیں تھا اور فارمولا بھی حکومت کے کام آنا ہے ہمارے نہیں"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

" ہم اس فارمولے پر کام بند کر چکے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ حکومت گریٹ لینڈ کسی صورت بھی پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتی۔ اس علی عمران کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے اس لئے ہماری طرف سے معاملہ ختم سمجھیے۔ ہاں اگر آپ اس سائنس دان کو کسی طرح واپس لا سکیں تو پھر مجھے یقین آ جائے گا کہ آپ کی فیبن سوسائٹی واقعی گریٹ لینڈ کی ہمدرد ہے"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

" اوکے۔ یہ بہت اچھا فیصلہ ہے۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کروں گا"...... لارڈ برنارڈ نے کہا تو لارڈ لاکسن اٹھ کھڑا ہوا۔

" بہرحال آپ پاکیشیا تک یہ اطلاعات نہ پہنچنے دیں گے"۔ لارڈ لاکسن نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"آپ بے فکر رہیں۔یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے"...... لارڈ برنارڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور لارڈ لاکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مصافحہ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ لارڈ برنارڈ ایک طویل سانس لے کر واپس کرسی پر بیٹھے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے آفس سیکرٹری کو کال کر لیا۔آفس سیکرٹری کے آنے پر انہوں نے تمام ایجنسیوں اور سرکاری محکموں کو سرکلر بھجوانے کی ہدایات دیں کہ آج کے بعد فیبن سوسائٹی کے خلاف کسی قسم کا کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔اب فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ہمدرد سوسائٹی ہے اور پھر آفس سیکرٹری کے جانے کے بعد انہوں نے فائل اٹھائی اور اس پر جھک گئے۔

ختم شد

www.urdufanz.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

فیبن سوسائٹی حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

کیا فیبن سوسائٹی پاکیشیا سے سائنسدان ڈاکٹر نصیب علی کو واپس لانے میں کامیاب ہو سکی یا فیبن سوسائٹی کے ہیڈکوارٹر کو تسخیر کرنے کے لئے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔کیوں ؟

کیا واقعی صالحہ ہلاک ہو گئی ——— یا ——— ؟

کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس فیبن سوسائٹی کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکی

——— یا ———

اس کے حصے میں ناکامی ہی آئی۔

انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

خصوصی پیشکش

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
فیشن سوسائٹی
مظہر کلیم
ایم اے
www.urdufanz.com

Scanned By Saa

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "فین سوسائٹی" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں کہانی انتہائی تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اور آپ یقیناً اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں۔

صوابی سے اشفاق علی یوسف زئی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور آپ کے ناولوں سے ہم قارئین واقعی بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ البتہ ایک بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں لفظ "بے اختیار" کا بہت استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بے اختیار چونک پڑا، بے اختیار اچھل پڑا وغیرہ۔ بے اختیار کا زیادہ استعمال حقیقت کے رنگ کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ اس کا استعمال کم سے کم کیا کریں"۔

محترم اشفاق علی یوسف زئی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک لفظ "بے اختیار" کے استعمال کا تعلق ہے تو یہ لفظ مخصوص ذہنی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جو دانستہ کے متضاد استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بے اختیار چونک پڑا سے مطلب ہوتا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہے کہ وہ دانستہ نہیں چونکا اور جہاں اس ذہنی کیفیت کا اظہار مقصود ہو وہاں اس کا لکھنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ قارئین الجھ بھی سکتے ہیں۔ البتہ میں یہ کوشش ضرور کروں گا کہ اس کا غیر ضروری استعمال نہ ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گجرات سے اصباح سحر صاحبہ اور ارم راٹھور صاحبہ لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول "ریڈ آرمی" اور "ریڈ آرمی نیٹ ورک" بے حد جاندار ناول ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ جن لیڈی کرداروں کو ایک بار پیش کرتے ہیں دوبارہ وہ سامنے نہیں آتے جیسے "بلیک پاگوس" کی جاشی، "چیف ایجنٹ" کی میری، "پاور ایجنٹ" کی مارسیلا اور "بلیک ہلز" کی مریم۔ یہ تو صرف چند مثالیں ہیں اور بھی بہت ہیں۔ امید ہے آپ انہیں مستقل کرداروں کی حیثیت ضرور دیں گے"۔

محترمہ اصباح سحر صاحبہ اور ارم راٹھور صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جس خلوص کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔ جہاں تک لیڈی کرداروں کی واپسی اور انہیں مستقل حیثیت دینے کا تعلق ہے تو اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً لیڈیز پاکیشیا سیکرٹ سروس علیحدہ تیار ہو جائے گی اور ظاہر ہے پھر عمران اور اس کے ساتھی اس میں شامل نہ ہو سکیں گے جن کی خاطر آپ ان لیڈی کرداروں کو مستقل حیثیت دینا چاہتی ہیں۔ اس لئے فی الحال جولیا اور صالحہ تک ہی اکتفا کریں تو بہتر ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

منڈیاں۔ ایبٹ آباد سے سمیع اللہ مروت صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کو دو خطوط پہلے ہی ارسال کر چکا ہوں مگر آپ شاید صرف ان خطوں کے جواب دیتے ہیں جن میں آپ کی تعریف لکھی ہو جبکہ میں اس لئے تعریف نہیں لکھتا کہ آپ مجھے خوشامدی تصور نہ کریں ورنہ آپ کا ذہن ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔ آپ کے ناولوں میں اکثر چھوٹی موٹی غلطیاں ہوتی ہیں لیکن "ٹائٹ پلان" میں ایک بڑی غلطی سامنے آئی ہے کہ تنویر ٹیم کے ساتھ شامل ہوتا ہے لیکن پھر اچانک غائب ہو جاتا ہے اور پھر حصہ دوم میں اچانک سامنے آجاتا ہے۔ یہ غلطی اس لئے بھی بڑی ہے کہ تنویر ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ امید ہے آپ آئندہ اس کا خیال رکھیں گے"۔

www.urdufanz.com

محترم سمیع اللہ مروت صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں کہ بے شمار خطوط میں سے صرف ان خطوط کا جواب دیا جاتا ہے جس میں دوسرے قارئین کے لئے دلچسپی کی کوئی بات موجود ہو۔ جہاں تک ناول میں تنویر کے اچانک غائب ہو جانے اور پھر واپس آجانے کا تعلق ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ تنویر انتہائی کم گو آدمی ہے۔ وہ صرف اس وقت بولتا ہے جب اس کے مزاج کے مطابق یا اس کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے اور ناول میں تو صرف بول کر ہی اپنی موجودگی کا اظہار ہو سکتا ہے۔ اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ طویل وقفے تک نہیں بولتا تو قارئین یہی سمجھتے ہی

Scanned By Saad

کہ وہ غائب ہو گیا ہے البتہ بعض اوقات جب ٹیم کے نام سامنے آتے ہیں تو کمپیوٹر آپریٹر صاحب اکثر ایک آدھ نام غائب کر جاتے ہیں اس لئے بعض اوقات ایسی غلطیاں بن جاتی ہیں۔ بہرحال آپ کا شکریہ کہ آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی لانوکھیت سے کامران سلیم لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ قاری ہوں۔ میں نے آپ کے تمام ناول نجانے کتنی بار پڑھ لئے ہیں اور ہر آنے والے ناول کا شدت سے انتظار رہتا ہے"۔

محترم کامران سلیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا یہ خط میں نے اس لئے شائع کر دیا ہے کہ آپ نے اس میں "دیوانے قاری" کی نئی اصطلاح متعارف کرائی ہے جو میرے لئے یقیناً اعزاز کا باعث ہے اور میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے اپنی رحمت سے مجھے آپ جیسے "دیوانہ قاری" بخشے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

www.urdufanz.com

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک عجیب انکشاف ہوا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس قدر اہم ترین بات کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی مخفیہ رکھا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے ٹائیگر کی کال سے لے کر سرداور سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

Scanned By Saad

"اوہ۔ حیرت ہے۔ واقعی یہ بات تو عجیب ہے کہ ہمیں اس ساری اہم ترین کارروائی کی خبر تک نہیں ہو سکی۔ کیا ہم سے خصوصی طور پر اسے چھپایا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ چونکہ ملٹری انٹیلی جنس اس میں کامیاب رہی تھی اس لئے ہمیں اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی لیکن اب اچانک ایک سائنس دان کے خلاف گریٹ لینڈ نے کام شروع کیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ کوئی بھی سرکاری ایجنسی اس انداز میں اپنے مشن کے سلسلے میں معلومات حاصل نہیں کرتی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ تارکی والی پارٹی کے بارے میں جتنی معلومات چاہئیں۔ کیا تم وہاں اس کنگ رچرڈ سے تمام معلومات حاصل کر سکتے ہو یا اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لایا جائے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ درمیانی پارٹی اپنے آپ کو مکمل طور پر چھپاتی ہے۔ میں نے کنگ رچرڈ کے ایک آدمی سے

www.urdufanz.com

اس بات چیت کی ٹیپ حاصل کر لی ہے جو تارکی سے کنگ رچرڈ کو کی گئی ہے۔ اس ٹیپ سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کال تارکی کے ہوٹل البرٹو سے راسپوٹین نامی کوئی آدمی کر رہا ہے۔ البتہ میں نے اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان سے بھی صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ تارکی میں البرٹو نام کا کوئی ہوٹل موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی ایسی پارٹی ہے جس کا نام راسپوٹین ہو اس لئے لامحالہ یہ کوڈ نام ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن وہ کنگ رچرڈ تو بہرحال اس بارے میں جانتا ہو گا۔ تب ہی تو اس نے بکنگ کر لی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میرا بھی یہی خیال ہے لیکن باس اگر اس کنگ رچرڈ کو اغوا کیا گیا تو لازماً اس کی اطلاع تارکی میں اصل پارٹی تک بھی پہنچ جائے گی اور پھر وہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور طریقہ اپنا لیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے واقعی دور کی سوچی ہے۔ وری گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ جب کنگ رچرڈ یہ معلومات آگے پہنچائے گا تو کیا اس فون نمبر کو ٹریس کر سکو گے۔ اوور"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اس کا انتظام میں آسانی سے کر لوں گا اور کنگ رچرڈ کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا۔ اوور"...... ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے عمران نے اس کی کھل کر تعریف کی تھی۔

Scanned By Saad

"تو پھر یہ انتظامات کر کے اسے بتاؤ کہ ڈاکٹر نصیب علی رانا ہاؤس کے نیچے ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ میری بات سمجھ گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کنگ رچرڈ اس بات کو کنفرم کرنے کی کوشش کرے۔ اوور"...... ٹائیگر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں جوزف کو سمجھا دوں گا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے میں ابھی جا کر اسے بتا دیتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ پارٹی تک یہ معلومات پہنچا دے گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے وہ نمبر ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے مجھ تک پہنچانا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے واپس اس کی جگہ پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک آدمی تک یہ معلومات پہنچائی جا رہی ہیں کہ رانا ہاؤس کے نیچے جنگی ہیلی کاپٹروں کے سلسلے میں خفیہ لیبارٹری ہے جس میں ایک سائنس دان ڈاکٹر نصیب علی کام کر رہے ہیں۔ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس آدمی تک یہ معلومات پہنچائی جا رہی ہوں وہ فون کے ذریعے کسی بھی انداز میں کنفرم کرنے کی کوشش کرے تو تم نے اسے کھل کر تو نہیں بتانا لیکن اس تک بہر حال یہ تاثر پہنچ جانا چاہئے کہ واقعی ڈاکٹر نصیب علی یہاں کام کر رہے ہیں جن کا تعلق پہلے گریٹ لینڈ سے تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ سرکاری طور پر ڈاکٹر نصیب علی گریٹ لینڈ میں کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں اور سرکاری طور پر یہاں پاکیشیا میں ان کی باقاعدہ تدفین بھی ہوئی تھی۔ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر تم نے جواب دینا ہے۔ بولو کیا ایسا کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا جوزف اس مشکل سچوئیشن کو ڈیل کر لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ ہم سے زیادہ بہتر انداز میں ڈیلنگ کر لے گا۔ ویسے مجھے امید نہیں ہے کہ کنفرمیشن ہو کیونکہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

پرتو بہرحال یہ سیٹ اپ خفیہ ہے اس لئے ظاہر ہے صرف فون پر تو معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں لیکن کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا اس لئے میں نے جوزف کو ہدایات دے دی ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دیر خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

"مڈ نائٹ کلب"...... سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مائیک سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں"...... سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ حکم"...... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا نام سن کر میں نے پہلے ہی سے محفوظ کر لیا تھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ برنارڈ کے آفس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"مجھے معلوم ہے جناب۔ ایسا ہی ہوا تھا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"اب گریٹ لینڈ کی کوئی پارٹی نئے سرے سے ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں پاکیشیا میں معلومات حاصل کرا رہی ہے اور اس کے لئے انہوں نے عام سے مخبری کرنے والے لوگوں کی خدمات حاصل کی ہیں اور براہ راست بات نہیں کی بلکہ تارکی، کی کوئی پارٹی درمیان میں ڈالی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر یہ معلومات حکومت گریٹ لینڈ کرا رہی ہے تو لازماً لارڈ برنارڈ کے آفس میں اس کی فائل موجود ہو گی۔ میں یہی بات کنفرم کرانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ ایک گھنٹے بعد مجھے فون کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ یہ ایک گ عمران اور بلیک زیرو نے چائے پینے اور ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں گزار دیا۔ اس کے بعد عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی کیونکہ اس پر رسیونگ فریکونسی عمران نے اپنی ایڈجسٹ کر رکھی تھی اس لئے کال آتے ہی وہ سمجھ گیا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہو گی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنگ رچرڈ نے معلومات تارکی ٹرانسفر کر دی ہیں۔ میں نے فون نمبر معلوم کر لیا ہے اور پھر میں نے تارکی سے اس بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ فون نمبر گرین محل کے مینجر ڈیوڈ کا ہے اور باس میں نے تارکی میں ایک پارٹی کے ذمے یہ کام بھی لگا دیا ہے کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ پاکیشیا سے ملنے والی معلومات ڈیوڈ نے کہاں ٹرانسفر کی ہیں اور ڈیوڈ کو بہرحال اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے تو ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی کہ ڈیوڈ نے کنگ رچرڈ سے ملنے والی پاکیشیا کے سلسلے میں معلومات گریٹ لینڈ کے کسی لارڈ لاکسن کو ٹرانسفر کی ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین آمیز مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تم نے واقعی اس بار کام کیا ہے۔ ویل ڈن۔ اوور اینڈ

آل"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بڑا تیز جا رہا ہے یہ ٹائیگر"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر کس کا شاگرد ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی ٹائیگر کی اس انداز کی کارکردگی سے بے حد مسرت ہو رہی ہو۔

"ہاں۔ وہ واقعی اپنے آپ کو آپ کا شاگرد ثابت کر رہا ہے۔ آپ بھی تو اسی طرح کام کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ لارڈ لاکسن کون ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے نام ہی اب سنا ہے۔ گریٹ لینڈ میں تو نجانے کتنے لارڈ سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہوں گے۔ بہرحال مائیک اسے جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مڈ نائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا۔ مائیک سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں پرنس"...... چند لمحوں بعد مائیک کی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ برنارڈ کے آفس میں ایسی کوئی فائل موجود نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کسی حکم یا پلان کے بارے میں وہاں کوئی جانتا ہے"۔ مائیک نے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ لارڈ لاکسن کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اب اصل بات سمجھ گیا ہوں"۔ مائیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے لارڈ لاکسن کا ذکر کیا ہے تو مجھے بھی یہ اطلاع مل چکی ہے کہ لارڈ لاکسن نے لارڈ برنارڈ سے ان کے آفس میں بات چیت کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت انگیز اطلاع یہ ہے کہ لارڈ لاکسن کو اسرائیل نے فیبن سوسائٹی کا چیئرمین مقرر کر دیا ہے اور فیبن سوسائٹی کو اوپن کر دیا گیا ہے۔ اب اسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہو گی اور اب وہ آئندہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گی اور اسی بات سے مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ معلومات فیبن سوسائٹی کے لئے حاصل نہ کی جا رہی ہوں"۔ مائیک نے کہا۔

"لیکن فیبن سوسائٹی کا اس سے کیا تعلق۔ وہ گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی تو نہیں بن سکتی۔ کیا تم لارڈ برنارڈ اور لارڈ لاکسن کے دوران ہونے والی گفتگو کسی طرح معلوم کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ لارڈ برنارڈ اس معاملے میں انتہائی محتاط رہتے ہیں"...... مائیک نے کہا۔

"فیبن سوسائٹی کو اگر اوپن کر دیا گیا ہے تو پھر اس کا ہیڈ کوارٹر بھی اوپن کر دیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ اوپن سے مطلب ہے کہ اب وہ دہشت گرد تنظیم نہیں رہی اور لارڈ برنارڈ کی طرف سے تمام سرکاری ایجنسیوں اور سرکاری اداروں کو ہدایات مل چکی ہیں کہ آئندہ کوئی بھی فیبن سوسائٹی کے خلاف کسی قسم کا کوئی کام نہیں کرے گا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"یہ لارڈ لاکسن کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کنگ کالونی میں اس کا پورا محل ہے لارڈ لاکسن مینشن"۔ مائیک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تمہارا بینک اکاؤنٹ وہی پرانا ہی ہے یا کوئی تبدیلی آ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہی پرانا ہے پرنس"...... مائیک نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پیڈ اٹھایا اور قلم سے اس پر رقم لکھ کر اس نے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ رقم گریٹ لینڈ کے اکاؤنٹ سے مائیک کو بھجوا دینا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے کہ فیبن سوسائٹی آخر کیوں ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہو گی۔ اس کا کیا تعلق"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ براہ راست لارڈ برنارڈ سے بات کی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ کھل کر بتا دیں گے۔ نہیں وہ تو انتہائی بااصول آدمی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ اب ہیرس سے بات کی جا سکتی ہے۔ سپیشل ایجنسی کے چیف سے۔ اب تو وہ فیبن سوسائٹی کے خلاف کام نہیں کر رہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اسے کیا معلوم کہ یہ معلومات فیبن سوسائٹی حاصل کر رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ انتہائی گھاگ آدمی ہے۔ لارڈ لاکسن کے بارے میں وہ بہت کچھ جانتا ہو گا۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

www.urdufanz.com

فیبن سوسائٹی کا چیف آسکر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"یس کم ان"...... آسکر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور بلیک اندر داخل ہوا۔

"آؤ بلیک میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کا پیغام ملتے ہی میں فوراً آگیا ہوں"...... بلیک نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ اب فیبن سوسائٹی کو گریٹ لینڈ میں اسرائیل کی نمائندہ سوسائٹی تسلیم کر لیا گیا ہے اور اب نہ ہی فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی کام کرے گی اور نہ گریٹ لینڈ حکومت اور اس کے ادارے فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کریں

گے"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ فیبن سوسائٹی کیا کرے گی"...... بلیک نے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں یہودیوں کے مفادات کی حفاظت اور پوری دنیا میں یہودی سلطنت کے قیام کے لئے کوششیں اور یہودیوں کے دشمنوں کا پوری دنیا سے خاتمہ"...... آسکر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ سوسائٹی اسرائیل سے مشن لیا کرے گی اور ہم اس مشن کو مکمل کیا کریں گے"...... بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں سے بھی مشن مقرر ہو سکتے ہیں اور ہم بھی اپنے طور پر یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد حکومت گریٹ لینڈ ہم پر مکمل اعتماد کرے گی اور میں نے اسی لئے تمہیں بلایا ہے"...... آسکر نے کہا تو بلیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا مشن باس"...... بلیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیا سے برآمد کرنا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"کون ڈاکٹر نصیب علی"...... بلیک نے حیران ہو کر کہا تو آسکر نے اسے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس نے ڈاکٹر نصیب علی کا کار ایکسیڈنٹ ظاہر کر کے انہیں پاکیشیا منتقل کیا گیا تھا

Scanned By Saad

اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کیس میں فیبین سوسائٹی نے خفیہ طور پر ملٹری انٹیلی جنس کی مدد کی تھی اور اب ہم نے گریٹ لینڈ کے لئے اس ڈاکٹر نصیب علی کو واپس لانا ہے تاکہ چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ صاحب کو یقین آسکے کہ اب فیبین سوسائٹی گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرے گی"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن یہ کام تو حکومت اور اس کی ایجنسیوں کا ہے۔ انہیں کرنا چاہئے"...... بلیک نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن لارڈ برنارڈ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکر نہیں لینا چاہتے اور ان کے مطابق وہ اس معاملے کو سرکاری طور پر ختم کر چکے ہیں البتہ اگر فیبین سوسائٹی اپنے طور پر یہ کام کرے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور پاکیشیا ویسے بھی یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے اس لئے اب فیبین سوسائٹی بھی یہی چاہتی ہے کہ اسے کمزور کیا جائے۔ اگر انہوں نے ڈاکٹر نصیب علی کے فارمولے کے مطابق وہ جدید ترین جنگی ہیلی کاپٹر تیار کر لیا تو پھر اس کا دفاع خاصا مضبوط ہو جائے گا"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن اب پہلے تو یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ ڈاکٹر نصیب علی ہے کہاں"...... بلیک نے کہا

"وہ معلوم کر لیا گیا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... بلیک نے چونک کر پوچھا۔

"لارڈ لاکسن نے تارکی، کی ایک مڈل پارٹی کے ذریعے پاکیشیا کی کسی مخبری کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کیا ہے اور پھر وہاں سے اطلاعات مل گئیں اور لارڈ لاکسن نے یہ اطلاعات مجھے بھجوا کر حکم دیا ہے کہ ہم اس مشن پر انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں۔ یہ ہمارے لئے ٹیسٹ کیس ہو گا"...... آسکر نے کہا۔

"وہ لازماً کسی سرکاری لیبارٹری میں ہو گا۔ ایک عام مخبری کرنے والی تنظیم کو بھلا کیسے اس خفیہ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی میں کام کرتا تھا اس لئے اسے ان باتوں کا بخوبی علم تھا۔

"پاکیشیا والوں نے اپنے طور پر تو عقلمندی کی ہے لیکن ان کی یہ عقلمندی ان کے گلے پڑ گئی ہے۔ انہوں نے ایک عام سی عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں خفیہ لیبارٹری بنائی ہے اور ڈاکٹر نصیب علی وہاں کام کر رہا ہے۔ اس عمارت کا نام رانا ہاؤس ہے اور یہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رابرٹ روڈ پر واقع ہے"...... آسکر نے کہا تو بلیک کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کانوں تک جا پہنچی تھیں۔

"کیا ہوا۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے"...... آسکر نے بلیک کا چہرہ دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کیا آپ نے واقعی رانا ہاؤس اور رابرٹ روڈ ہی کہا ہے"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

بلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ لارڈ لاکسن کے خلاف باقاعدہ ٹریپ بچھایا گیا ہے"...... بلیک نے کہا تو اس بار آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... آسکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ رانا ہاؤس پاکیشیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کے کسی دوست کا ہے اور اس کا وہ دوست کسی اور ملک میں رہتا ہے۔ اس انتہائی شاندار بلڈنگ کا مکمل چارج علی عمران کے پاس ہے اور اس کا حبشی دیو قامت ملازم جوزف وہاں رہتا ہے۔ میں ایک بار عمران کے ساتھ وہاں جا چکا ہوں"...... بلیک نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فرق کیوں نہیں پڑتا۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب نے جو کچھ معلوم کرانا چاہا تھا وہ عمران تک پہنچ گیا اور عمران نے شاید اصل پارٹی کو ٹریس کرنے کی غرض سے یہ معلومات بھجوا دیں اور اس کی یہ چال ہی ہو گی کہ جب بھی کوئی پارٹی ڈاکٹر نصیب علی کو برآمد کرنے آئے گی تو وہ پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں آ گرے

گی"...... بلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس عمارت کو محفوظ سمجھتے ہوئے انہوں نے اس عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں لیبارٹری بنا رکھی ہو"...... آسکر نے کہا تو بلیک چونک پڑا۔

"نہیں باس۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... بلیک نے کہا۔

"وہاں فون کر کے اسے کنفرم بھی تو کیا جا سکتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"کیا وہ سیدھے طریقے سے اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ وہ مردہ ڈاکٹر نصیب علی یہاں کام کر رہا ہے"...... بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن بہرحال کوئی بات تو سامنے آ ہی جائے گی"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... بلیک نے کہا اور اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو آسکر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتاؤ"...... بلیک نے کہا تو چند لمحوں کے توقف کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو بلیک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ روڈ پر رانا ہاؤس کا نمبر چاہیے"...... بلیک نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے"...... بلیک نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر نصیب علی صاحب سے بات کراؤ"...... بلیک نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہے ہو اور کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں کارمن سے ڈاکٹر انتھونی بول رہا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر صاحب نے خود یہ نمبر دیا تھا"...... بلیک نے کہا۔

"کب کی بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تقریباً ایک سال قبل۔ کیوں"...... بلیک نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ یہاں نہ کوئی ڈاکٹر ہے اور نہ ہی کوئی نصیب علی"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران کے ملازم جوزف کی آواز تھی۔ میں اس کی آواز کو پہچانتا ہوں"...... بلیک نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ واقعی وہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہو سکتی لیکن اگر ایسا ہے بھی سہی تو اس عمارت کی نشاندہی کا کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے جبکہ مڈل پارٹی کی وجہ سے یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ معلومات اصل میں کسے درکار ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"باس۔ آپ اس عمران کی کارکردگی سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ یہ معلومات مہیا کرنے کا اصل مقصد ہی یہی تھا کہ اصل پارٹی تک پہنچا جائے ورنہ تو وہ مخبری کرنے والے سے بھی اصل پارٹی معلوم کر لیتا"...... بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... آسکر نے کہا۔

"باس۔ عمران کو اطلاع ملی ہو گی کہ ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ ظاہر ہے اس نے معلوم کیا ہو گا کہ اصل پارٹی کون ہے۔ جب اسے معلوم ہوا ہو گا کہ کوئی مڈل پارٹی ہے تو اس نے معلومات مہیا کر دیں اور پھر مخبری کرنے والوں کی نگرانی کرائی ہو گی اس طرح اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ معلومات کہاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ وہاں سے لامحالہ اس نے اصل پارٹی کا کھوج لگا لیا ہو گا۔ اس عمارت کی نشاندہی ہی اس بات کو ظاہر کر رہی ہے"...... بلیک نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"لیکن مڈل پارٹی تو ہمیشہ اپنے آپ کو چھپاتی ہے اسی لئے تو اسے درمیان میں ڈالا جاتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اگر کوشش کی جائے تو معلومات مل سکتی ہیں۔ ہم خود معلومات حاصل کرتے رہے ہیں"...... بلیک نے کہا۔

"یہ معلومات چونکہ لارڈ لاکسن کو پہنچائی گئی ہیں اب فرض کیا کہ لارڈ لاکسن کا نام عمران تک پہنچ گیا ہوگا تو اس سے کیا ہوگا"۔ آسکر نے کہا۔

"لارڈ لاکسن کے بارے میں تمام چھان بین کی جائے گی اور یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو بھاری رقومات کے عوض سب کچھ معلوم کر کے بتا سکتے ہیں اس لئے اسے لامحالہ یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ معلومات فیبن سوسائٹی کو درکار ہیں اور پھر لامحالہ اسے فیبن سوسائٹی کے نئے سیٹ اپ کا بھی علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ فیبن سوسائٹی کے خاتمے کے لئے یہاں آئے گا یا پھر وہ اس ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت کا بندوبست کرے گا"...... بلیک نے کہا۔

"یہاں آکر فیبن سوسائٹی کے خاتمے کا کام تو اس کی سب سے بڑی حماقت ہو گی کیونکہ یہاں تو کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ فیبن سوسائٹی کا مرکزی آفس کہاں ہے اور کون کون اس میں شامل ہیں۔ باقی رہی اس ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت تو وہ کرتا رہے۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اور میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے کہ تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے"...... آسکر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"باس۔ لارڈ لاکسن کا نام سامنے آگیا تو پھر لارڈ لاکسن کے ذریعے یہ سارا سیٹ اپ ان تک خود بخود پہنچ جائے گا اور ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ میں پہلے اپنے سیکشن کو وہاں بھجواتا ہوں اور اس ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کراتا ہوں اور یہاں لارڈ لاکسن کے محل کی بھی خفیہ حفاظت شروع کرا دیتا ہوں اور وہاں پاکیشیا میں عمران کی نگرانی بھی شروع کرا دیتا ہوں"...... بلیک نے کہا۔

"سنو۔ تم اپنی پوری توجہ ڈاکٹر نصیب علی کی برآمدگی پر دو۔ باقی سب باتیں ذہن سے نکال دو۔ یہ سارے کام میں کرا لوں گا۔ فیبن سوسائٹی کو آج تک گریٹ لینڈ کی ایجنسیاں تلاش نہیں کر سکیں تو عمران یا اس کے ساتھی کیسے تلاش کر لیں گے۔ جہاں تک لارڈ لاکسن کا تعلق ہے تو انہوں نے پہلے ہی اپنی حفاظت کا انتہائی معقول بندوبست کر رکھا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم میں اپنے خاص آدمیوں کو لے کر پاکیشیا چلا جاتا ہوں اور اس ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کر کے لے آؤں گا۔ اگر اس دوران عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آئے تو اسے سنبھالنا آپ کا کام ہو گا"...... بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا کام کرو بلیک۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیسا باصلاحیت

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ایجنٹ یہ کام کر سکتا ہے۔ یہ ہماری سوسائٹی کے لئے سب سے اہم کام ہے"...... آسکر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ کام ہو جائے گا"...... بلیک نے کہا۔

"اوکے"...... آسکر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت"...... بلیک نے اٹھتے ہوئے کہا اور آسکر کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد آسکر نے رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن ہاؤس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں"...... آسکر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی بھاری اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں سر"...... آسکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... لارڈ لاکسن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا تو جواب میں آسکر نے بلیک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

www.urdufanz.com

"تم نے اچھا کیا کہ بلیک کو صرف ایک مشن سونپا ہے۔ اب وہ اس پر پوری توجہ سے کام کرے گا۔ باقی رہی میری بات تو اس میں فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اس معاملے میں جس قدر محتاط ہوں وہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکتا"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"یس سر"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جب بلیک مشن مکمل کر لے تو مجھے رپورٹ دینا تاکہ میں لارڈ برنارڈ کے سامنے سرخرو ہو سکوں"...... لارڈ لاکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

Scanned By Saad

سپیشل ایجنسی کا چیف ہیرس اپنے آفس میں موجود تھا۔ آسٹن اس کے سامنے میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا۔

"باس یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ سپیشل ایجنسی جس سوسائٹی کے خلاف مسلسل تگ و دو کرتی رہی ہے اب اس کے خلاف کام نہیں کر سکتی اور اسے اسرائیل کی سرکاری سرپرستی حاصل ہو گئی ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ حکومتوں کے درمیان معاملات تو اسی طرح چلتے رہتے ہیں۔ یہ سوسائٹی جب تک گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرتی رہی ہم بھی اس کے خلاف کام کرتے رہے۔ اب جبکہ اس نے اپنے مقاصد تبدیل کر لیے ہیں تو ظاہر ہے اب ہمیں اس کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی"...... ہیرس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن سوسائٹی کی اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین کایا پلٹ کی اصل وجہ کیا ہے باس"...... آسٹن نے کہا۔

"تمہاری اپنے مشن میں ناکامی"...... ہیرس نے مختصر سا جواب دیا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب باس"...... آسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر تم سڈنی کو ٹریس کر لیتے اور ہمیں اس فیبن سوسائٹی کے مرکزی نیٹ ورک پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل جاتا تو یہ سوسائٹی ہی ختم ہو جاتی لیکن تم ناکام رہے البتہ تمہاری جگہ عمران کامیاب ہو گیا۔ اس نے ان کا پاکیشیا میں نیٹ ورک توڑ دیا اور مجھے احساس ہے کہ اس سوسائٹی کے مرکزی لوگ اس عمران سے اچھی طرح واقف ہیں۔ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ عمران اس سوسائٹی کے خلاف کام کرے گا اس لئے انہوں نے پینترہ بدلا اور اپنے آپ کو اوپن کر کے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی"...... ہیرس نے کہا۔

"لیکن باس۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ صرف عمران سے خوفزدہ ہو کر وہ لوگ اپنے تمام مقاصد ہی چھوڑ دیں اور پھر عمران کا تو اس سوسائٹی سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ان کا جو بھی کردار تھا وہ بہرحال گریٹ لینڈ کے خلاف تھا۔ پاکیشیا کے خلاف تو نہیں"...... آسٹن نے کہا۔

"اسلحے کے حصول کے بغیر ان کا کام آگے نہ بڑھ سکتا تھا اور انہیں احساس ہو گیا کہ اب پاکیشیا یا کافرستان میں وہ اسلحے کے حصول کا نیٹ ورک قائم نہیں کر سکتے کیونکہ لامحالہ اب عمران ہوشیار ہو گا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اور خصوصی اسلحہ یورپ، ایکریمیا اور گریٹ لینڈ سے انہیں مل نہ سکتا تھا کیونکہ یہاں ایجنسیاں اس معاملے میں بے حد ہوشیار ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے عمران سے بھی انتقام لینا تھا اس لئے انہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کا فیصلہ کیا۔ عمران اور پاکیشیا کی حکومت کو اسرائیل اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اس لئے انہوں نے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی۔ انہیں ان کا مطلوبہ اسلحہ بھی مل جائے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ عمران اور پاکیشیا کے خلاف کام کر کے اپنا انتقام بھی لے سکیں گے اس کے بعد شاید وہ پھر پینترا بدل جائیں"...... ہیرس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب یہ پاکیشیا کے خلاف کام کریں گے"۔ آسٹن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق اسرائیل نے انہیں اسی مقصد کے تحت قبول کیا ہے"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"پھر تو واقعی اس سوسائٹی کا خاتمہ یقینی ہو گیا ہے"۔ آسٹن نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر ہم گریٹ لینڈ میں رہ کر ان کے سیٹ اپ کو ٹریس نہیں کر سکے تو عمران اتنی جلدی کیسے کر لے گا۔ البتہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس بار انہوں نے اس سلسلے میں ایک انتہائی پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر واقعی وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... ہیرس نے کہا تو آسٹن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مطلب باس"...... آسٹن نے پوچھا۔

"کچھ عرصہ پہلے یہاں گریٹ لینڈ میں ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان کام کرتا تھا جس کا نام ڈاکٹر نصیب علی تھا۔ جنگی ہیلی کاپٹروں کے سلسلے میں وہ بین الاقوامی شہرت رکھتا تھا اور یہاں وہ اپنے ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا تھا جس کی تکمیل کے بعد ایسا جنگی ہیلی کاپٹر تیار ہو جاتا جو یقیناً ناقابل تسخیر ہوتا لیکن پھر اچانک ایک کار ایکسیڈنٹ میں وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کی لاش پاکیشیا لے جائی گئی۔ گریٹ لینڈ سے بھی لوگ ساتھ گئے اور پھر اس کی تدفین ہو گئی۔ چونکہ وہ تمام تر کام ڈاکٹر نصیب علی اکیلے ہی کر رہے تھے اس لئے اس کی اچانک موت کے بعد وہ سارا کام ہی ختم ہو گیا۔ بہرحال یہ ایک قدرتی مجبوری تھی اس لئے سب اس معاملے میں خاموش ہو گئے لیکن اب یہ نئی بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیا لے جا کر اس سے یہ ہیلی کاپٹر بنوائیں۔ اس ڈرامے میں ان کی مدد فیبن سوسائٹی نے کی تھی۔ شاید اس لئے کہ یہ ہیلی کاپٹر گریٹ لینڈ تیار نہ کر سکے اور اس کا دفاعی نظام مضبوط نہ ہو۔ بہرحال اب جبکہ صورت حال تبدیل ہو گئی ہے تو چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ نے اس بات کا عملی ثبوت طلب کیا ہے کہ فیبن

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ہمدرد ہے اور ہمدرد رہے گی جس پر پہلی بار یہ بات سامنے آئی ہے اور اب فیبن سوسائٹی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر نصیب علی کو پاکیشیا سے واپس گریٹ لینڈ لے آئے گی"۔ ہیرس نے کہا۔

"لیکن یہ کام تو حکومت کو کرنا چاہئے باس۔ نہ کہ فیبن سوسائٹی کو"...... آسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"لارڈ برنارڈ اب اس معاملے کو حکومتی سطح پر اوپن نہیں کرنا چاہتے اس لئے انہوں نے اس کی ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈال دی ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ یہ فیبن سوسائٹی کا کوئی پیچیدہ منصوبہ ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"ہاں۔ فیبن سوسائٹی لامحالہ جب ڈاکٹر نصیب علی کو ٹریس کر کے یہاں لے آئے گی تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہی سمجھے گی کہ یہ کام حکومت گریٹ لینڈ کا ہے اس لئے وہ یہاں کی ایجنسیوں کے خلاف کام کرے گی جبکہ ان کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ یہ کام فیبن سوسائٹی کا ہو سکتا ہے اس لئے ان کی توجہ ان کی طرف سرے سے نہ ہو گی اور فیبن سوسائٹی اچانک ان کا خاتمہ کر دے گی"۔ ہیرس نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیوں۔ تم ہنس کیوں رہے ہو"...... ہیرس نے کہا۔

"باس۔ کیا آپ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی کچھ سنجیدگی سے

آپ کچھ بھی رہے ہیں"...... آسٹن نے کہا۔

"میں تو فیبن سوسائٹی کی بات کر رہا ہوں۔ اپنی نہیں"۔ ہیرس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی احمق لوگ ہیں۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ سوسائٹی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں انجام کو پہنچے گی۔ اول تو یہ وہاں سے زندہ واپس نہ آسکیں گے اور اگر کامیاب ہو گئے تب بھی عمران اور اس کے ساتھی انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیں گے"...... آسٹن نے کہا تو ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ لارڈ برنارڈ احمق ہیں جو انہوں نے اس کی ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈال دی ہے"...... ہیرس نے کہا تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ لارڈ برنارڈ نے دانستہ یہ ذمہ داری فیبن سوسائٹی پر ڈالی ہے"...... آسٹن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لارڈ برنارڈ بے حد ذہین ہیں اور انہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی بہت کچھ معلوم ہے اور وہ یہودیوں کی اس قدر واضح برتری کے بھی خلاف ہیں اس لئے انہوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ اقدام کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ انہوں نے سوچا ہے نتیجہ ویسے ہی نکلے گا"...... ہیرس نے کہا۔

"لیکن کیا آپ نے اندازہ لگایا ہے یا آپ کو باقاعدہ یہ سب کچھ بتایا گیا ہے"...... آسٹن نے کہا تو ہیرس بے اختیار مسکرا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"لارڈ صاحب نے خود مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب بھی چاہتے ہیں کہ عمران تک یہ بات بہرحال پہنچ جائے کہ جو کارروائی پاکیشیا میں ہو گی اس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ عمران کو اطلاع دیں گے"...... آسٹن نے کہا۔

"نہیں۔اگر عمران نے مجھے فون کیا تو میں اس پر واضح کر دوں گا کہ ہمارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے"...... ہیرس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ آسٹن کوئی بات کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہیرس نے کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔کراؤ بات"...... ہیرس نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا جبکہ ہیرس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"ہیرس بول رہا ہوں"...... ہیرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مبارک ہو ہیرس"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"کس بات کی مبارک"...... ہیرس نے معنی خیز نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے آسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی کہ اب تمہیں فیبن سوسائٹی کے خلاف خواہ مخواہ ایکشن نہیں لینا پڑے گا۔لارڈ برنارڈ نے لارڈ ڈکسن سے مل کر تمہارے لئے ساری پریشانیاں ہی ختم کر دی ہیں۔میں نے سوچا کہ مبارکباد دے دوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری معلومات پر مجھے کسی حیرت کے اظہار کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کس انداز میں کام کرتے ہو لیکن ایک بات تمہیں دوستانہ طور پر بتا دوں کہ فیبن سوسائٹی نے صرف ٹارگٹ بدلا ہے اور بس"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"مجھے فیبن سوسائٹی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے البتہ تم سے ضرور دلچسپی ہے کیونکہ تم میگی کے شوہر اور میگی کے اندر واقعی مشرقی روح ہے۔اس نے کئی بار مجھے درخواست کی ہے کہ میں تمہارا خیال رکھا کروں اور میگی کی اس محبت کا بھرم رکھتے ہوئے میں نے تمہارا تو تمہارا بلکہ تمہارے آدمیوں کا بھی خیال رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔لیکن فیبن سوسائٹی کے ٹارگٹ سے حکومت گریٹ لینڈ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔بس صرف اتنا فرق پڑا ہے کہ وہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام نہیں کرے گی اور ہم اس کے خلاف کام نہیں کریں گے۔باقی وہ جو کچھ کرے خود ہی اس کے نتائج

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کی بھی ذمہ دار ہو گی"...... ہیرس نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی معلوم کرنا چاہتا تھا تاکہ اگر تم ٹارگٹ ہٹ کرنے میں اس کا ساتھ دینا چاہتے ہو تو میں میگی سے پیشگی معذرت کر لوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میگی کو بھی میری طرف سے مبارک باد دے دینا کہ وہ بیوہ ہونے سے بچ گئی ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیرس نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"واقعی یہ شخص حیرت انگیز طور پر انتہائی باخبر آدمی ہے۔ اس کی باتوں سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے ساری صورت حال کا علم ہو چکا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"ہاں۔ اور اس کا موڈ بتا رہا تھا کہ وہ اب فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"تو کیا آپ واقعی غیر جانبدار رہیں گے"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ ہمارا فیبن سوسائٹی سے کوئی سرکاری تعلق نہیں ہے"۔ ہیرس نے جواب دیا تو آسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی کے چیف ہیرس سے بات کر کے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ یہاں باس موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے جوزف"...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

"باس۔ ابھی ایک فون کال آئی ہے۔ میں اس کی ٹیپ آپ کو سنواتا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے چونک کر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہلے زبانی بتا دو کہ کیا خاص بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"فون کرنے والا ڈاکٹر نصیب علی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈاکٹر انتھونی ہے اور وہ کارمن سے بول رہا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"پھر اس میں خاص بات کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ یہ شخص گریٹ لینڈ میں آپ کا دوست بلیک تھا جو آواز بدل کر بات کر رہا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو واقعی خاص بات ہے۔ ٹھیک ہے سنواؤ ٹیپ"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد فون سے ایک آواز ابھری جس کا جواب جوزف کی طرف سے دیا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا بات چیت سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جوزف درست کہہ رہا ہے حالانکہ بلیک نے اپنی آواز اور لہجے کو یکسر بدل دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس۔ آپ نے ٹیپ سن لی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں اور تمہاری ریڈنگ بالکل درست ہے لیکن تم نے کس

طرح پہچان لیا۔ وہ تو واقعی لہجہ اور آواز بدل کر بات کر رہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس کے بولنے کا مخصوص انداز نہیں بدلا اور بلیک بالکل اسی انداز میں بولتا ہے کہ فقرے کا پہلا حصہ تیز تیز اور آخری حصہ آہستہ سے ادا کرتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ۔ بہرحال اب تم نے رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام ہر وقت آن رکھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے کہ جوزف نے صرف مخصوص لہجے سے درست طور پر پہچان لیا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"افریقی اس معاملے میں بے حد تیز ہوتے ہیں کیونکہ جنگلوں میں آوازوں کا ہی سارا کھیل ہوتا ہے۔ بہرحال بلیک کی اس طرح اور اس انداز میں بات کرنے کا مطلب ہے کہ بلیک کا تعلق بھی فیبن سوسائٹی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بلیک تو سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جن باتوں کی وجہ سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے ایک تو یہ کہ رانا ہاؤس کے بارے میں یہ معلومات کہ وہاں ڈاکٹر نصیب علی کی لیبارٹری ہے، لارڈ لاکسن تک پہنچی ہیں اور لارڈ لاکسن فیبن

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سوسائٹی کا چیئرمین ہے۔ دوسری بات یہ کہ بلیک یہودی ہے اور تیسری بات یہ کہ سپیشل ایجنسی کے چیف ہیرس نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ سرکاری طور پر ان کا کوئی تعلق فیبن سوسائٹی سے نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب بلیک خاصا مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اسے یقیناً یہ بھی علم ہو گا کہ رانا ہاؤس کا آپ سے تعلق ہے۔ پھر وہ کس طرح اس بات پر یقین کر سکتا ہے کہ وہاں لیبارٹری ہو گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"بلیک ذاتی طور پر رانا ہاؤس کے بارے میں جانتا ہے اور وہ جوزف سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ایک بار رانا ہاؤس آبھی چکا ہے اس کے باوجود اگر وہ لہجہ بدل کر رانا ہاؤس میں فون کر کے جوزف سے تصدیق کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ایسا کسی کے مجبور کرنے پر کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈ لاکسن نے اسے مجبور کیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اب بلیک ڈاکٹر تصیب علی کو اغوا کرنے کے لئے یہاں آئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن معاملات بے حد الجھ چکے ہیں۔ ہمیں اس کا تفصیل سے تجزیہ کرنا ہو گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بات تو سیدھی سادھی لگ رہی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے۔ تم بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب چونکہ آپ نے پاکیشیا میں ان کے اسلحے کا نیٹ ورک ختم کر دیا ہے اور انہیں یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ اب پاکیشیا میں دوبارہ نیٹ ورک قائم کرنا مشکل ہو گا اور چونکہ گریٹ لینڈ نے اسے دہشت گرد سوسائٹی ظاہر کر رکھا تھا اس لئے یورپ اور ایکریمیا میں وہ نیٹ ورک نہیں چلا سکتے کیونکہ وہاں دہشت گرد تنظیموں کے خلاف انتہائی سخت قوانین بھی ہیں اور یہ لوگ دہشت گردوں کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کے بھی قائل نہیں ہیں اس لئے اب ان کے لئے اسلحہ حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہو گا اور چونکہ وہ یہودی ہیں اس لئے انہوں نے لامحالہ اسرائیل سے خصوصی اسلحے کی سپلائی کے لئے رابطہ کیا ہو گا اور چونکہ ایکریمیا اور گریٹ لینڈ دونوں حکومتیں اسرائیل کے ساتھ ہیں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی مدد کرتی ہیں اس لئے اسرائیل نے فیبن سوسائٹی کو گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے کی بجائے اسے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا ہو گا اور اس سلسلے میں مکمل سرپرستی کا وعدہ کیا ہو گا۔ چونکہ فیبن سوسائٹی اب تک گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکی اس لئے وہ گریٹ لینڈ کے خلاف کام کرنے کی بجائے مسلمانوں کے خلاف کام کرے اور فیبن سوسائٹی نے اسے قبول کر لیا ہو گا۔ اس طرح یہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ساری صورت حال تبدیل ہوئی ہو گی"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارا تجزیہ حالات کے مطابق درست لگتا ہے لیکن یہ درمیان میں ڈاکٹر نصیب علی کا سلسلہ نجانے کیسے نکل آیا۔ اگر فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو یہاں سے اغوا کرا کر گریٹ لینڈ لے جانا چاہتی ہے تو ظاہر ہے وہ خود تو اس سے کام نہ لے سکے گی۔ کام تو اس سے حکومت گریٹ لینڈ لے سکتی ہے۔ ایسی صورت میں تو حکومت کو آگے آنا چاہئے اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حکومت گریٹ لینڈ نے انہیں آزمانے کے لئے ان کے ذمے یہ کام لگا دیا ہو تاکہ ان کی گریٹ لینڈ سے وفاداری ثابت ہو سکے یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی کو گریٹ لینڈ کی بجائے اسرائیل پہنچانا مقصود ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایک بات اور بھی ہو سکتی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"حکومت گریٹ لینڈ فیبن سوسائٹی کا نام سامنے رکھ کر خود یہ کام کر رہی ہو کیونکہ بلیک کے فون سے مجھے یہی محسوس ہوتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ فیبن سوسائٹی اور حکومت ایک ہو چکی ہیں کہ فیبن سوسائٹی تک پہنچائی

گئی معلومات براہ راست حکومت تک پہنچ گئیں لیکن پھر بلیک کسی صورت بھی رانا ہاؤس فون نہ کرتا۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے فون کرنے سے ہم چونک پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس نے تو لہجہ اور آواز بدل کر بات کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ سے آپ کے ایک دوست بلیک کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے ایک فون نمبر دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس فون نمبر پر اس سے بات کر لیں"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر پہلے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر اور پھر سلیمان کے بتائے ہوئے فون نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک کی آواز

www.urdufanz.com

سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران۔ میں تمہیں ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاکٹر نصیب علی کو جو جنگی ہیلی کاپٹروں پر اتھارٹی ہے کو مردہ ظاہر کر کے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ پاکیشیا لے گئے تھے۔ اب تک یہ بات چھپی رہی ہے لیکن اب یہ بات ظاہر ہو گئی ہے اور پہلے اس کام میں گریٹ لینڈ کی فیبن سوسائٹی نے پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کی درپردہ مدد کی تھی لیکن اب فیبن سوسائٹی حکومت گریٹ لینڈ سے مل چکی ہے اور اب فیبن سوسائٹی اس ڈاکٹر نصیب علی کو واپس گریٹ لینڈ لے آنے کے لئے کام کر رہی ہے کیونکہ اب فیبن سوسائٹی کا تعلق اسرائیل سے ہو گیا ہے۔ حکومت گریٹ لینڈ کو اب ڈاکٹر نصیب علی کی واپسی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے یقیناً فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو اسرائیل پہنچائے گی۔ مجھے اچانک یہ اطلاع ملی تو میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں"...... دوسری طرف سے بلیک نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی کی قبر کھود کر فیبن سوسائٹی اسے دوبارہ زندہ کرے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی اس بارے میں معلوم

نہیں ہے۔ وہ زندہ ہی لے جائے گئے تھے اور اب وہ یقیناً پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں کام کر رہے ہوں گے۔ ان کی موت ڈرامہ تھی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہوا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس ڈرامے کے چند ماہ بعد وہ حقیقی طور پر ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے تھے اور چونکہ ان کی موت کو پہلے ہی حکومت پاکیشیا ظاہر کر چکی تھی اس لئے ان کی موت کو خفیہ رکھ کر انہیں دفن کر دیا گیا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے بلیک نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اچانک فیبن سوسائٹی کو گڑے مردے اکھاڑنے کا شوق کیوں پیدا ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن کیا واقعی ڈاکٹر نصیب علی وفات پا چکے ہیں"...... بلیک نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم چاہو تو بے شک اپنے طور پر بھی معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ ویسے مجھے غلط بات کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تب بھی فیبن سوسائٹی تو کیا حکومت گریٹ لینڈ اور اسرائیل دونوں مل کر بھی انہیں واپس نہیں لے جا سکتے تھے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے سائنس دانوں کی خصوصی حفاظت کرتی ہے اور وہ چوبیس گھنٹے ان کی نگرانی میں

Scanned By Saad

رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر تو واقعی فیبن سوسائٹی جو کرتی ہے کرتی رہے۔ اوکے گڈ بائی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ بلیک نے اس انداز میں آپ کو اطلاع کیوں دی ہو گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہی پرانا نسخہ کہ میں محتاط ہو جاؤں گا اور ڈاکٹر صاحب کی زیادہ حفاظت شروع ہو جائے گی یا انہیں لیبارٹری سے نکال کر کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے گا اس طرح اسے مشن مکمل کرنے میں آسانی ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب مجھے یقین ہے کہ بلیک آپ کی بات کی کسی نہ کسی انداز میں تصدیق ضرور کرے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ یقیناً۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔

سیکرٹری داخلہ سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ لیکن یہاں تو سر سلطان ہیں سیکرٹری خارجہ۔ آپ اگر سیکرٹری داخلہ سے بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کا نمبر میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان اپنے آفس میں موجود ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر"۔۔۔۔ پی اے نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ داخلہ ہوئے۔ خارجہ تو تب ہوتے جب کمرے سے باہر کسی سڑک پر گھوم پھر رہے ہوتے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو آپ نے اس پیرائے میں انہیں داخلہ کہا ہے۔ ٹھیک ہے پھر بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آپ کا سیکرٹری آپ کو سیکرٹری خارجہ کہہ رہا تھا جبکہ آپ کمرے میں موجود ہیں اس لئے میں نے اسے کہا کہ آپ اس وقت سیکرٹری داخلہ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

"تم خارجہ داخلہ کی بات چھوڑو اپنی بات کرو۔ میں نے غیر ملکی سفیروں کی انتہائی اہم ترین میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اور میں اٹھنے ہی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی میں ایک آدمی بلیک نامی کام کرتا ہے۔ وہ میرا دوست بھی ہے۔ ایک بار آپ سے بھی میرے ساتھ اس کی ملاقات ایک فنکشن میں ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہی جس کی ناک طوطے کی چونچ کی طرح ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ وہی لیکن آپ کو اس کی ناک کیسے یاد رہ گئی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم یہ بات چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ کیا ہوا ہے اس بلیک کو"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد جلدی میں لگتے تھے۔

"ڈاکٹر نصیب علی کو گریٹ لینڈ کی فیبن سوسائٹی دوبارہ اغوا کرانا چاہتی ہے اور یہ بلیک درپردہ اس کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے اپنی طرف سے اطلاع دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مقصد تھا کہ میں ڈاکٹر نصیب علی کی حفاظت سخت کرا دوں گا یا اسے لیبارٹری سے نکال کر کسی اور جگہ بھجوا دوں گا۔ اس طرح اسے آسانی ہو جائے گی لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ڈاکٹر نصیب علی پاکیشیا آنے کے چند ماہ بعد ہارٹ اٹیک میں فوت ہو گئے تھے اور

حکومت پاکیشیا چونکہ پہلے ہی ان کی موت کا ڈرامہ کھیل چکی تھی اس لئے انہوں نے انہیں خاموشی سے دفن کر دیا۔ بلیک لامحالہ اس کی تصدیق چاہے گا اور اس کے پاس اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے وہ لازمی آپ کو فون کر کے اپنی ملاقات کا حوالہ دے کر اس بارے میں بات کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ میرا حوالہ بھی دے کہ آپ سے ان ڈائریکٹ انداز میں معلومات حاصل کرے۔ آپ نے ظاہر ہے واضح طور پر تو کچھ نہیں کہنا بس کوئی ایسا اشارہ کرنا ہے جس سے وہ کنفرم ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"بس یا اور کوئی بات بھی کرنی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"بات تو بڑی ضروری ہے مگر"...... عمران نے کہا۔

"کون سی۔ جلدی بتاؤ"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"مچھلی منڈی کے تازہ ترین بھاؤ معلوم کرنے تھے۔ سنا ہے آپ مچھلی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"خدا حافظ"...... دوسری طرف سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان کو واقعی بے حد جلدی تھی لیکن عمران صاحب حکومتی سطح پر تو ظاہر ہے ڈاکٹر نصیب علی کو زندہ قرار نہیں دیا جا سکتا چاہے وہ زندہ ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر بلیک کیوں سر سلطان کو فون کرے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

گا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ بے حد ذہین اور تیز آدمی ہے۔ وہ اشارے سے ہی اصل بات تک پہنچ جاتا ہے اور سوائے سر سلطان کے اور اس کے پاس اس کی تصدیق یا تردید کرانے کا کوئی ذریعہ نہیں اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر سر سلطان کو بتا دیا ہے۔ اب سر سلطان محتاط رہیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اس فیبن سوسائٹی کا خاتمہ (ابتدا) میں ہو جانا چاہئے کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ سوسائٹی لامحالہ کسی نہ کسی انداز میں پاکیشیا کے خلاف کام کرتی رہے گی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ وہ انگریزی زبان کا محاورہ ہے کہ برائی کو پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم کر دینا چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ لوگ انتہائی خفیہ رہتے ہیں۔ آج تک حکومت گریٹ لینڈ ان کا مرکزی نیٹ ورک دریافت نہیں کر سکی۔ اب بھی صرف لارڈ لاکسن سامنے ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ لارڈ لاکسن کو جیسے ہی قابو میں کیا گیا وہ کسی نہ کسی انداز میں خودکشی کر لے گا کیونکہ ان لوگوں کا یہی طریقہ کار ہے"..... عمران نے کہا۔

"اس بلیک کے ذریعے بھی تو آگے بڑھا جا سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اس پر کام ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ آپ کا دوست ہے"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوست اس وقت تھا جب وہ پاکیشیا کے مفاد کے خلاف کام نہیں کرتا تھا۔ اب جب اس نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام شروع کر دیا ہے تو اب وہ دوست نہیں دشمن ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ آپ مجھے اجازت دیں میں جا کر گریٹ لینڈ میں لارڈ لاکسن اور بلیک کے خلاف کام کروں"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری یہاں موجودگی اس وقت تک ضروری ہے جب تک فیبن سوسائٹی کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا کیونکہ بلیک بے حد تیز اور ذہین ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور انداز میں یہاں آ کر کام کرے البتہ میں ٹیم ساتھ لے کر گریٹ لینڈ جا کر اس سوسائٹی کے خلاف کام کرتا ہوں۔ تم نے یہاں ہر طرف سے محتاط رہنا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی ٹیم لے جائیں گے آپ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میرے ساتھ صالحہ اور ٹائیگر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تاثرات تھے۔

"یہ صالحہ کا انتخاب آپ نے کس بنیاد پر کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ صالحہ کے والد کے تعلقات گریٹ لینڈ کے بڑے بڑے لارڈز سے بہت قریبی رہے ہیں اور صالحہ بھی تقریباً تمام بڑے بڑے لارڈز سے واقف ہے۔ اگر یہ لارڈ لاکسن واقعی لارڈ ہے تو صالحہ لازماً اسے قریب سے جانتی ہو گی اور اگر نہیں ہے تو لامحالہ کسی نہ کسی دوسرے لارڈ کے ذریعے بھی لارڈ لاکسن تک پہنچ سکتی ہے۔ میں لارڈ لاکسن کو اس انداز میں گھیرنا چاہتا ہوں کہ اسے آخری لمحے تک یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اسے گھیر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی حیرت انگیز انداز میں معاملات کو ڈیل کرتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ہر مشن پر اس کے انداز میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اندھے کی لاٹھی کی طرح صرف ہوا میں لاٹھیاں گھمانے سے ہر مشن مکمل نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"میں عمران کو صالحہ اور ٹائیگر کے ساتھ ایک خصوصی مشن پر گریٹ لینڈ بھجوا رہا ہوں۔ تم صالحہ کو اطلاع کر دو کہ وہ مشن پر جانے کے لئے تیار رہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا مشن پر صرف صالحہ ہی جائے گی سر"...... جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ یہ مشن ایسا ہے کہ اس میں صالحہ سے ہی کام لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم نے اب ہر طرح سے محتاط رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بلیک یہاں میری عدم موجودگی میں کوئی واردات کر جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

فیمن سوسائٹی کا چیف آسکر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آسکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... آسکر نے کہا۔

"بلیک کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... آسکر نے کہا۔

"ہیلو۔ بلیک بول رہا ہوں باس"..... چند لمحوں بعد بلیک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر نصیب علی والا مشن تو ختم ہو چکا ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"ختم ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اسے وہاں سے برآمد کر

www.urdufanz.com

لیا ہے"...... آسکر نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ وہ وہاں جا کر ہلاک ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے اطلاع مل گئی ہے"۔ آسکر نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آفس آجاؤں۔ پھر تفصیل سے بات ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ"...... آسکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو لارڈ برنارڈ کو مطمئن کرنا مشکل ہو جائے گا"...... آسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بلیک اندر داخل ہوا اور اس نے آسکر کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو بلیک۔ تم نے تو مجھے یہ بات بتا کر چکرا کر رکھ دیا ہے"...... آسکر نے کہا تو بلیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ واقعی چکرانے والی بات ہے باس۔ مجھے جب پہلی بار معلوم ہوا تو میں بھی چکرا گیا تھا لیکن پھر میں نے اسے کنفرم کیا ہے"۔ بلیک نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ کیونکہ یہ تفصیل لارڈ لاکسن کو بتانی ہو گی"۔ آسکر نے کہا۔

Scanned By Saad

"آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران سے میرے طویل عرصے سے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور عمران جب بھی گریٹ لینڈ آئے تو وہ مجھ سے ضرور ملتا ہے۔ اس طرح جب مجھے اپنی ایجنسی کے لئے پاکیشیا جانا پڑتا ہے تو میں عمران سے ضرور ملتا ہوں اور چونکہ پاکیشیا میں ڈاکٹر نصیب علی کو تلاش کرنا خاصا دشوار مرحلہ ہوتا اس لئے میں نے عمران کو دوستانہ طور پر فون کیا اور اسے یہ اطلاع دے دی کہ فیبن سوسائٹی ڈاکٹر نصیب علی کو اغوا کرنے کے لئے پاکیشیا میں کام کر رہی ہے۔ میرا مقصد تھا کہ عمران محتاط ہو جائے گا اور پھر میں اپنی ایجنسی کے کسی مشن پر پاکیشیا جا کر اس کے ذریعے ڈاکٹر نصیب علی کا سراغ لگا لوں گا لیکن عمران نے بتایا کہ ڈاکٹر نصیب علی پاکیشیا پہنچ جانے کے چند ماہ بعد ہارٹ اٹیک سے وفات پا گیا ہے"۔ بلیک نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے دانستہ جھوٹ بولا ہو"۔ آسکر نے کہا۔

"اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اسے یہ تو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ میں اس کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ میں نے تو اسے دوست بن کر اطلاع دی تھی۔ میرے سامنے تو اسے جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہ تھی اور میں اس کی عادت جانتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر نصیب علی فوت نہ ہو چکا ہوتا تو وہ لازماً مجھے فیبن سوسائٹی کے ان آدمیوں کے بارے میں کریدنے کی کوشش کرتا یا میری اطلاع کا

ماخذ جاننے کی کوشش کرتا لیکن چونکہ ڈاکٹر نصیب علی فوت ہو چکا تھا اس لئے اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی لیکن اس کے باوجود میں نے اس کی اطلاع کو کنفرم کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ کیسے"...... آسکر نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان ہیں۔ وہ انتہائی بااصول آدمی ہیں۔ بالکل ہمارے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ کی طرح۔ چونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں اس لئے وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق رہتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ پاکیشیا کا کوئی اہم واقعہ ان کی نظروں سے نہیں بچ سکتا اس لئے مجھے معلوم تھا کہ سر سلطان کو اس بارے میں علم ہو گا لیکن ظاہر ہے میں ان سے براہ راست تو اس معاملے میں بات نہیں کر سکتا اور میں عمران کے ساتھ ایک بار ان سے مل چکا ہوں اس لئے میں نے انہیں فون کیا تو وہ کسی ضروری میٹنگ میں شریک تھے۔ ان کے پی اے نے مجھے بتایا کہ میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں۔ چنانچہ میں نے دوبارہ فون کیا اور سر سلطان سے بات ہوئی۔ میں نے جب انہیں اس فنکشن میں عمران کے ساتھ اپنی ملاقات کا تفصیلی ریفرنس دیا تو انہیں یاد آ گیا۔ انہوں نے فون کرنے کی وجہ پوچھی تو میں نے انہیں تفصیل بتائی اور کہا کہ عمران سے میری بات ہوئی ہے لیکن عمران میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

رہا اس لئے انہیں فون کیا ہے کہ وہ یہ اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو پہنچا دیں جس پر انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اب ایسی کسی اطلاع کا کسی کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچ سکتا اور بات ختم کر دی۔ اس طرح انہوں نے کنفرم کر دیا کہ ڈاکٹر نصیب علی واقعی ہلاک ہو چکا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"لیکن انہوں نے کوئی واضح بات تو نہیں کی"...... آسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب حکومت گریٹ لینڈ اور حکومت پاکیشیا دونوں ہی پہلے ڈاکٹر نصیب علی کو فوت شدہ ظاہر کر چکی ہیں تو اب سر سلطان جیسے بااصول سیکرٹری کیسے اس کی زندگی یا دوبارہ موت کے بارے میں واضح بات کر سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اشارے سے بات کر دی جو بہرحال واضح طور پر کنفرمیشن ہی ہے"...... بلیک نے کہا تو آسکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری بات درست ہے تو پھر میں لارڈ لاکسن کو کہہ دوں"۔ آسکر نے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ اب مردے کو تو زندہ نہیں کیا جا سکتا"۔ بلیک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... آسکر نے کہا تو بلیک اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے جانے کے کچھ دیر بعد آسکر نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا

اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے بات کراؤ"...... آسکر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی بھاری اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب"...... آسکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ لاکسن نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر نصیب علی جسے پاکیشیا سے برآمد کرانا تھا وہ پاکیشیا پہنچنے کے چند ماہ بعد ہارٹ اٹیک میں ہلاک ہو چکا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... لارڈ لاکسن کے لہجے میں یکلخت انتہائی حیرت ابھر آئی تھی۔

"یس لارڈ"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کیسے اطلاع ملی ہے اور کیا یہ اطلاع کنفرم ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو آسکر نے جواب میں بلیک سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس بات کا تو تصور ہی نہ تھا لیکن اب لارڈ برنارڈ کو کیسے مطمئن کیا جا سکتا ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"آپ انہیں تفصیل بتا دیں بلکہ انہیں کہیں کہ وہ بے شک پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان سے بھی پوچھ لیں۔ اب جب ایک آدمی مر ہی جائے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں"...... آسکر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں ان سے بات کر لوں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہیں کیسے مطمئن کیا جائے کہ فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ہمدرد ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"وہ کوئی اور مشن بتا دیں۔ ہم وہ پورا کر دیں گے"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اسرائیلی حکام کا ہم پر دباؤ ہے کہ ہم اب حل کر پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا مشن مکمل کریں جس سے انہیں زبردست نقصان پہنچے۔ پاکیشیا اس وقت اسرائیل کا دشمن نمبر ایک ہے۔ میں نے تو انہیں آفر کی تھی کہ ہم پاکیشیا کے صدر کا خاتمہ کر دیتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی جگہ کوئی دوسرا صدر آ جائے گا۔ وہ شخصیت نہیں بلکہ میٹریلی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹریاں تباہ ہونا ضروری ہیں لیکن میں نے ان سے معذرت کر لی کہ یہ کام فیبن سوسائٹی نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑا کام ہے البتہ

www.urdufanz.com

پاکیشیا کی کوئی عمارت، کوئی اہم پل وغیرہ تباہ کرایا جا سکتا ہے جس پر انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں تفصیلی مشورہ کر کے کوئی ٹاسک ہمارے ذمے لگائیں گے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"لیکن لارڈ کیا اب ہم دوسروں کے مشن مکمل کرتے رہیں گے۔ فیبن سوسائٹی کو اپنے ٹاسک پر بھی تو کام کرنا چاہئے"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون سا ٹاسک"...... لارڈ لاکسن نے چونک کر کہا۔

"پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مسلم ممالک کے خلاف کارروائیاں۔ ایسی دہشت گردانہ کارروائیاں جیسی ہم پہلے گریٹ لینڈ کے خلاف کرتے رہے ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے خصوصی اسلحہ کی ضرورت ہے اور خصوصی اسلحہ اب اسرائیل نے سپلائی کرنا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ چونکہ اسلحہ انہوں نے سپلائی کرنا ہے اس لئے ٹاسک کا انتخاب بھی وہ خود ہی کریں گے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ کریں لیکن کریں تو سہی"...... آسکر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں۔ پھر تمہیں کال کروں گا"...... لارڈ لاکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسکر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

Scanned By Saad

"آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے کہا۔

"لارڈ لاکسن بول رہا ہوں آسکر"...... دوسری طرف سے لارڈ لاکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ"...... آسکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ برنارڈ سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر نصیب علی کی موت کو اس لئے تسلیم کر لیا ہے کہ اس کی اطلاع عمران نے دی ہے۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف ہیں اور پھر جب میں نے سر سلطان کی کنفرمیشن کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے بھی تسلیم کر لیا اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بہر حال یہ کوشش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ فیبن سوسائٹی اب گریٹ لینڈ کے خلاف کام نہیں کرے گی لیکن انہوں نے ایک وارننگ دی ہے کہ اگر فیبن سوسائٹی نے حکومت پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا تو یہ کام گریٹ لینڈ کے مجموعی مفادات کے خلاف سمجھا جائے گا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ کے خلاف کام کر سکتی ہے جس پر میں نے انہیں بتایا کہ اسرائیلی حکام کا اصرار ہے کہ پاکیشیا کے خلاف کام کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ ایسی صورت میں پھر فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ چھوڑ دے اور اپنا مرکز کسی اور ملک میں بنا لے ورنہ فیبن سوسائٹی کے خلاف دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس پر میں نے اسرائیلی حکام سے بات کی تو انہوں نے براہ راست لارڈ برنارڈ سے بات کی اور پھر مجھے انہوں نے کہا کہ لارڈ برنارڈ

www.urdufanz.com

جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ حکومت پاکیشیا کے خلاف فیبن سوسائٹی کے کام کرنے کے جواب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ کے خلاف کام کر سکتی ہے اور یہی وہ کسی صورت میں بھی نہیں چاہتے اس لئے اسرائیلی حکام نے تجویز دی ہے کہ ہم فیبن سوسائٹی کا مرکزی سیٹ اپ گریٹ لینڈ سے ہٹا کر سٹار لینڈ جزیرے میں قائم کر لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ جزیرہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے اور وہاں درپردہ یہودیوں کا ہی ہولڈ ہے اور وہاں سے کھل کر مسلم ممالک کے خلاف کام ہو سکتا ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں اپنا آفس سٹار لینڈ میں شفٹ کر لوں"...... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے بھی وہاں میرا ذاتی ہوٹل سکاٹا کے نام سے موجود ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانوں میں تم اپنا سیٹ اپ قائم کر سکتے ہو۔ احکامات وہاں سے تم اپنے آدمیوں کو پہنچا سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے اور اس طرح ہم گریٹ لینڈ کے حکام کے دباؤ سے بھی نکل جائیں گے"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو لارڈ۔ آپ بہرحال سوسائٹی کے چیئرمین ہیں"...... آسکر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ خود بھی سٹار لینڈ شفٹ ہونا چاہتا تھا کیونکہ جو سہولیات اور جو تفریحات وہاں موجود تھیں ان کا عشر عشیر بھی گریٹ لینڈ میں وہ حاصل نہ کر سکتا تھا۔

Scanned By Saad

"اوکے۔ میں سکاٹا ہوٹل کے جنرل مینجر کو آرڈر دے دیتا ہوں۔ تم اس سے مل لو اور جس طرح تم چاہو گے ویسے ہی وہ کرے گا"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"یس سر"...... آسکر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے بے اختیار مسرت بھرا طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

www.urdufanz.com

گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کوٹھی میں عمران، صالحہ اور ٹائیگر تینوں موجود تھے۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے گریٹ لینڈ پہنچے تھے اور ایئرپورٹ سے سیدھے اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ عمران میک اپ میں تھا لیکن میک اپ پاکیشیائی ہی تھا جبکہ ٹائیگر اصل شکل میں تھا اور صالحہ بھی اپنی اصل شکل میں ہی تھی۔

"عمران صاحب اس کوٹھی کا بندوبست کیا آپ نے پہلے ہی کر لیا تھا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے میں کیا اور میری حیثیت کیا کہ میں گریٹ لینڈ میں اتنی بڑی کوٹھی کا بندوبست کر سکوں۔ پاکیشیا میں رہائش گاہ کا بندوبست تو مجھ سے ہو نہیں سکا آج تک۔ سوپر فیاض کے فلیٹ پر قبضہ ہی کئے ہوئے ہوں اور تم یہاں کی بات کر رہی ہو۔ یہ تو تمہارے اس نقاب پوش باس کا انتظام ہے۔ ویسے کیا ٹھاٹھ ہیں اس آدمی کے کہ

Scanned By Saad

بس فون کا رسیور اٹھایا، حکم دیا اور پوری دنیا میں اس کے تابع جنات نے فوراً حکم کی تعمیل کر دی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے آپ کی بات درست ہے۔ بعض اوقات میں سوچتی ہوں کہ آخر وہ کون ہو گا جس کے اس قدر اختیارات ہیں لیکن وہ کسی کے سامنے آج تک نہیں آیا اور نہ ان اختیارات سے اپنے لئے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر ہے کنجوس اور ویسے بھی اسے چنے ملتے ہیں جس کے پاس دانت نہیں ہوتے۔ مجھے ملتے یہ اختیارات پھر دیکھتی تم میرے ٹھاٹھ باٹھ"۔ عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا"۔ صالحہ نے چوٹ کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے گنجے کو ناخن تو مل جاتے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں ملتے۔ جان جوکھوں کے بعد ایک چھوٹا سا چیک ملتا ہے وہ آغا سلیمان پاشا کے اکاؤنٹ میں چلا جاتا ہے اور پھر سوائے اس کے طعنے سننے کے اور مجھے کام ہی نہیں رہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے شروع شروع میں حقیقت یہی ہے کہ میں آپ کو واقعی بہت مظلوم سمجھتی تھی لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ یہ سب باتیں دانستہ کرتے ہیں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی اور دشمن سوائے رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے کیونکہ تنویر دشمنی میں صرف ہوائی ہی اڑا سکتا ہے۔ کوئی جنگی طیارہ تو اڑانے سے رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی جبکہ ایک طرف بیٹھا ہوا ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ ان کی باتوں پر مسکرا ضرور رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یہاں فون کس نے کیا ہو گا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شہنشاہ جنات کا کوئی تابع گریٹ لینڈ نژاد جن ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"عالم پناہ بول رہا ہوں"...... عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"فائن بول رہا ہوں جناب۔ لارڈ لاکسن واپس آگئے ہیں اور اس وقت اپنے محل میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں۔ اب بولو۔ کیا تم اپنا کام کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے کوئی ناممکن کام ہو۔ لارڈ لاکسن سے ملنا ہے، مل لیں گے۔ یہ کون سا مسئلہ ہے"۔ صالحہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

نے حیران ہو کر کہا۔

"صرف اتنی بات ہوتی تو تمہارا نقاب پوش باس تمہیں پاکیشیا سے یہاں گریٹ لینڈ بھجوانے کا خرچہ کیوں کرتا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ ایک ایک پیسہ دانتوں سے پکڑنے کا قائل ہے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"لیکن آپ نے خود مجھے یہی بتایا تھا کہ میں آپ کو اور ٹائیگر کو لارڈ لاکسن کے محل میں لے جاؤں اور اس سے ملاقات کراؤں۔ باقی کام آپ خود سنبھال لیں گے"...... صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہی کہا تھا اور اب بھی یہی کہہ رہا ہوں۔ تم شاید سمجھ رہی ہو کہ چونکہ لارڈ لاکسن سے تم اپنے والد کے ساتھ کئی بار ملاقات کر چکی ہو اس لئے وہ فوراً تمہیں ملاقات کا وقت دے دے گا اور پھر ملاقات بھی کر لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا تو اب بھی یہی خیال ہے۔ ویسے میں اس کی بیٹی ارما کی کلاس فیلو بھی رہی ہوں اور وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس وقت وہ صرف لارڈ تھا لیکن اب اس کی حیثیت فیبن سوسائٹی کے چیئرمین کی ہو چکی ہے۔ ایسا چیئرمین جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے اس لئے اب اس سے ملاقات عام حالات میں

نہیں ہو سکتی۔ فرض کیا کہ تم اسے فون کرو اور وہ ملاقات سے انکار کر دے تو پھر تم کیا کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انکار نہیں کر سکتا"...... صالحہ نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ فرض کرو کہ وہ انکار کر دے پھر"۔ عمران نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"پھر میں زبردستی اس کے محل میں داخل ہو جاؤں گی اور کیا کروں گی"...... صالحہ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میری اس سے کافی عرصے سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی"۔ صالحہ نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ہم نے ہر صورت میں اس محل میں اس انداز میں داخل ہونا ہے کہ اس وقت تک کوئی حرکت میں نہ آئے جب تک ہم لارڈ تک نہ پہنچ جائیں اور لارڈ نے پاکیشیا کا نام سنتے ہی ملاقات کرنے سے انکار کر دینا ہے اس لئے میں تمہیں اس کا طریقہ کار بتاتا ہوں۔ تم لارڈ مینشن میں فون کر کے اس کی بیٹی ارما کے بارے میں معلومات حاصل کرو اگر وہ محل سے باہر کہیں ہو تو پھر تم اس سے ملاقات طے کرو اور ہمارے ساتھ اس سے ملاقات کرو اور اگر وہ محل میں موجود ہو تو اسے محل سے باہر کہیں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ آپ اس ملاقات کے لئے ارما کو استعمال

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر لارڈ اس قدر محتاط ہے تو وہ ارما کے کہنے پر بھی ہمیں وہاں نہیں بلائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن ارما تو جب چاہے محل میں جا سکتی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں یہ بات ہے کہ میں ارما کے روپ میں وہاں جاؤں لیکن عمران صاحب ارما اور مجھ میں جسمانی لحاظ سے بہت فرق ہے۔ میں ارما کا روپ کسی طرح بھی نہیں دھار سکتی"۔ صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ پاکیشیا میں تم سے ارما کے بارے میں سوالات پوچھنے کی اصل وجہ بھی یہی تھی لیکن ارما اپنے مہمانوں کو تو لے جا سکتی ہے۔ چاہے اس حصے میں کیوں نہ لے جائے جہاں لارڈ صاحب موجود نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ارما ایسا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے اسے بھی خصوصی طور پر منع کر دیا گیا ہو"۔ صالحہ نے کہا۔

"جو کچھ تم نے مجھے ارما کے متعلق بتایا ہے اگر وہ درست ہے تو پھر وہ تمہیں لے جائے یا نہ لے جائے مجھے ضرور لے جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ دعویٰ ہے لیکن ارما غیر ملکی مردوں سے فری ہی نہیں ہوتی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے بات تو کرو۔ پھر جیسے بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔ میرا نام عالم پناہ ہے اور میرا پاکیشیا میں ہوٹل بزنس ہے اور میں اس کاروبار کا کنگ کہلاتا ہوں اور ٹائیگر میرا سیکرٹری ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"آپ یہ باتیں پہلے بھی مجھے بتا چکے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے"۔ صالحہ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس ارما لاکسن ہیں۔ میں ان کی دوست صالحہ بول رہی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"یہیں دارالحکومت سے۔ کیوں"...... صالحہ نے کہا۔

"جی اس لئے پوچھا تھا کہ میں مس صاحبہ کو بتا سکوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... صالحہ نے کہا اور چند لمحوں بعد ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں ارما لاکسن بول رہی ہوں"...... بولنے والی کی آواز بے حد نرم اور نازک تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"صالحہ بول رہی ہوں ارما"...... صالحہ نے شوخ لہجے میں کہا۔

"ارے صالحہ تم۔ کہاں سے بول رہی ہو"...... ارما نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں دارالحکومت سے بول رہی ہوں۔ کیا تم محل میں گھس کر بیٹھنے کی عادی ہو گئی ہو۔ باہر نکلو تاکہ کہیں کھلی جگہ پر گپ شپ ہو جائے۔ میرے ساتھ میرے ایک دوست ہیں عالم پناہ۔ انتہائی خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ میں انہیں بھی تم سے ملانا چاہتی ہوں"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ صالحہ ڈیئر ویری سوری۔ چند باتیں ہیں جن کی وجہ سے فی الحال میں محل سے باہر نہیں آسکتی اور نہ ہی تمہیں محل میں آنے کی دعوت دے سکتی ہوں۔ وجوہات نہ پوچھنا اس لئے فی الحال تو سوری"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے۔ ایسی کیا بات ہو گئی ہے۔ کیا شادی وغیرہ کا کوئی سلسلہ ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شادی میں تو یہ پابندی نہیں ہوتی۔ ڈیڈی کی جائیداد کا کوئی جھگڑا ہے اور کچھ ایسے مسائل ہیں جنہیں اوپن نہیں کیا جا سکتا"۔ ارما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں انکل کو فون کر کے ان سے بات کر لوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے انکار نہیں کریں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ جب وہ مجھ پر پابندی لگا سکتے ہیں تو باقی تم خود سمجھ

سکتی ہو"...... ارما نے کہا۔

"اچھا چلو اب مزید تو کوئی بات ہی نہیں رہی"...... صالحہ نے کہا۔

"ناراض نہ ہونا ڈیئر میری مجبوری ہے۔ بہرحال گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے ارما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"اب بتاؤ۔ تمہارا تو خیال تھا کہ تم لارڈ کو فون کرو گی اور وہ تمہارا شایان شان استقبال کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے تصور میں بھی ایسے حالات نہ تھے لیکن اب کیا کرنا ہے۔ آپ کے ذہن میں لازماً کوئی پلاننگ ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"تم خود بتاؤ۔ ارما کے اس جواب کے بعد تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہی کر سکتی ہوں کہ زبردستی اندر گھس جاؤں اور کیا ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا ناممکن ہے۔ لارڈ لاکسن دہشت گرد تنظیم کا چیئرمین ہے اس لئے اس کے محل میں اس انداز میں گھسنا خودکشی کے مترادف ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ خود بتائیں۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آرہی"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

صالحہ نے کہا۔

"لارڈ لاکسن سے بات کرو اور اسے کہو کہ تم ہر قیمت پر ارما سے ملنا چاہتی ہو چاہے یہ ملاقات محل کے گیٹ پر کیوں نہ ہو۔ ہمارے بارے میں کچھ نہ کہنا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اگر معمولی سی گنجائش بھی ہوتی تو ارما اس انداز میں مجھے جواب نہ دیتی۔ لارڈ نے صاف جواب دے دینا ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم نے خاموش رہنا ہے"...... عمران نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... وہی پہلے والی نسوانی آواز سنائی دی۔

"صالحہ بول رہی ہوں میں جس نے پہلے ارما سے بات کی تھی۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ میری"...... عمران نے صالحہ کی آواز میں کہا۔

"صالحہ۔ اوہ نہیں۔ آپ صالحہ نہیں بول رہیں۔ کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ آپ وہ صالحہ نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اوہ۔ اس قدر سخت انتظامات ہیں کہ وہاں باقاعدہ وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تمہیں احساس ہوا ہو گا کہ اصل مسئلہ کیا ہے لیکن ہم نے بہر صورت لارڈ تک رسائی حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ لارڈ نے تو ہر راستہ بند کر رکھا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی اس بارے میں سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرے ذہن میں ایک تجویز موجود ہے"...... اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"کون سی"...... عمران نے چونک کر پوچھا اور صالحہ بھی چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگی۔

"یہاں ایسے لارڈ بھی ہوں گے جن کے گہرے تعلقات اس لارڈ لاکسن سے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کو کور کر کے لارڈ لاکسن تک پہنچا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ایک منٹ میں چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے تمام دوستوں کی آوازیں تو اس کمپیوٹر میں لازماً فیڈ ہوں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہوتی رہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارجنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سنائی دی تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ وہ شاید یہ سمجھی تھی کہ عمران لارڈ لاکسن کے محل فون کر رہا ہے لیکن جب دوسری طرف سے لارجنگ کلب کا نام لیا گیا تو وہ چونک پڑی۔

"فائن سے بات کراؤ۔ عالم پناہ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فائن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد اس کی آواز سنائی دی جس نے پہلے عمران کو فون کر کے لارڈ لاکسن کی محل میں آمد کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"عالم پناہ بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ صاحب کی واپسی کہاں سے ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سٹار لینڈ جزیرے سے۔ وہاں ان کا مشہور ہوٹل سکاٹا ہے اور وہ اکثر وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... فائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا جنرل مینجر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں فون کر کے معلوم کر سکتا ہوں"...... فائن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں۔ اوکے گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کئے اور پھر انکوائری سے اس نے نمبر معلوم کئے اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اب تم خود محل فون کرو اور لارڈ لاکسن سے بات کرو اور اس پر زور دو کہ وہ ارما سے تمہاری ملاقات کرا دے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ فون آپریٹر۔ وہ کیا کہے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"جو مرضی آئے کہہ دینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"صالحہ بول رہی ہوں۔ اب تمہارا کمپیوٹر کیا کہہ رہا ہے کہ اب میں اصل ہوں یا نقل"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب۔ اب تو آپ وہی ہیں لیکن پہلے تو کمپیوٹر نے آپ کی آواز کو غلط قرار دیا تھا"...... دوسری طرف سے فون آپریٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا کمپیوٹر بے حد حساس ہے شاید۔ اس وقت میرے منہ میں ٹافی تھی جس کی وجہ سے بولتے ہوئے ہونٹ چپک جاتے تھے۔

www.Urdufanz.com

Scanned By Saad

"شاید اسی لئے تمہارے کمپیوٹر نے مجھے غلط قرار دے دیا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ فرمایئے"...... لڑکی نے اس بار مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب سے میری بات کراؤ"...... صالحہ نے کہا۔

"لارڈ صاحب سے۔ مگر"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میرے انکل ہیں۔ تم انہیں کہو کہ صالحہ بات کرنا چاہتی ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ لاکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"انکل میں صالحہ بول رہی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سے"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں انکل۔ میں یہاں دارالحکومت آئی ہوئی ہوں۔ میں نے ارما سے بات کی ہے۔ ارما تو بڑی بدتمیز ہو گئی ہے۔ اس نے تو مجھ سے ملنے سے ہی صاف انکار کر دیا ہے انکل۔ اس لئے میں آپ کو فون کر رہی ہوں کہ اس بدتمیزی پر آپ اس کے کان کھینچیں"...... صالحہ نے کہا تو دوسری طرف سے لارڈ لاکسن بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس نے یہ بدتمیزی میری وجہ سے کی ہے صالحہ۔ چند ذاتی مسائل ایسے ہیں کہ میں نے اس پر پابندیاں لگا دی ہیں"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انکل یہ پابندیاں دوسروں کے لئے ہوں گی۔ میرے لئے تو نہیں ہوں گی"...... صالحہ نے اٹھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سب کے لئے ہیں۔ آئی ایم سوری صالحہ"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو انتہائی خوفزدہ ہو چکے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوفزدہ نہیں محتاط کہو"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سکاٹا ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ لاکسن بول رہا ہوں۔ بات کراؤ"...... عمران کے منہ سے لارڈ لاکسن جیسی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے ویسے ہی اندھیرے میں تیر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

چلاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ نہ آسکر کو جانتا تھا اور نہ اسے معلوم تھا کہ آسکر کا عہدہ کیا ہے۔ ویسے اس نے جان بوجھ کر جنرل مینجر سے بات کرانے کا نہ کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ لارڈ کا وہاں کوئی اور خفیہ سیٹ اپ بھی ہو۔

"بلیک سے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے یہ بتانے کے لئے فون کیا تھا کہ آپ کے حکم پر سوسائٹی کا مرکزی آفس دارالحکومت سے یہاں شفٹ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ یہاں رابطہ کر لیا کرے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا میں اس نے عمران کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے اس کے ملازم نے کہا ہے کہ عمران موجود نہیں ہے جس پر بلیک نے اسے کہا کہ وہ اسے تلاش کر کے اس سے بات کرائے کیونکہ وہ اسے اہم اطلاع دینا چاہتا ہے تو آخر کار اس ملازم نے بتایا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ بلیک کا کہنا ہے کہ عمران لازماً سوسائٹی کے خلاف کام کرنے گریٹ لینڈ پہنچا ہو گا۔ ویسے اس نے اپنے طور پر دارالحکومت میں عمران کی تلاش شروع کرا دی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ سوسائٹی کو بھی الرٹ کر دیا جائے۔ خاص طور پر لارڈ صاحب کو کہا جائے کہ وہ انتہائی محتاط رہیں کیونکہ اس کے خیال کے مطابق آپ کی ملاقات لارڈ برنارڈ سے ہو چکی ہے اور عمران کے لارڈ برنارڈ سے خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا ہو۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ لارڈ صاحب پہلے ہی انتہائی محتاط ہیں"۔ دوسری

طرف سے آسکر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ عمران اگر ملک سے باہر گیا ہے تو لازماً یہاں سوسائٹی کے خلاف ہی کام کرنے آیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"بلیک کا خیال ہے لارڈ۔ وہ اس عمران سے انتہائی مرعوب ہے۔ ویسے اس کی بات سن کر میرا دل چاہتا ہے کہ یہ واقعی دارالحکومت آ جائے اور پھر ہم اسے بتائیں کہ فیبن سوسائٹی کیا حیثیت رکھتی ہے"...... دوسری طرف سے آسکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کیا کر لو گے"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"پہلے تو مجھے فکر ہوتی کہ سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں تھا لیکن اب جبکہ ہیڈ کوارٹر یہاں شفٹ ہو گیا ہے تو اب میں پورے دارالحکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہوں اور حکومت گریٹ لینڈ اب لاکھ کوشش کر لے وہ ہمارے خلاف کچھ نہ کر سکے گی"۔ آسکر کے لہجے میں غصہ موجود تھا۔

"ابھی ان اندازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلیک کی رپورٹ مل جائے پھر دیکھیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ صاحب۔ پاکیشیا میں جو مشن بھیجا تھا اس کے بارے میں کیا حکم ہے"...... آسکر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پہلے اس عمران کے بارے میں حتمی معلومات مل جائیں پھر بھیجنا"...... عمران نے کہا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ آسکر کون ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ آسکر فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ لارڈ لاکسن اپنے اور اپنی بیٹی کے بارے میں جس حد تک محتاط ہے اسے دیکھ کر مجھے فائن کی یہ رپورٹ کہ لارڈ ان حالات میں بھی سٹار لینڈ گیا ہے، سے شک پڑا تھا کہ سٹار لینڈ میں لامحالہ کوئی اہم کام ہو رہا ہو گا ورنہ اس قدر محتاط لارڈ ان حالات میں وہاں نہ جاتا اور یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہوٹل کی فون آپریٹر نے لارڈ کی آواز سنتے ہی رابطہ اس آسکر سے کرا دیا اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ فیبن سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت سے شفٹ کر کے سٹار لینڈ میں بنا دیا گیا ہے اور اب وہ لوگ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر بھی گروپ بھیج رہے تھے اس لئے اب ہمیں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ اب لارڈ لاکسن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"لارڈ لاکسن سے بھی ہم نے فیبن سوسائٹی کے مرکزی سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا تھا کیونکہ اس لارڈ کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی سامنے نہ تھا جس کا تعلق سوسائٹی سے ہوتا لیکن اب جبکہ بغیر لارڈ سے ملے یہ کام ہو گیا ہے تو اب لارڈ سے ملاقات سے پہلے وہاں کام کرنا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو پہلے اس بلیک کو کور کر لیا جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اس قدر اہم مہرہ نہیں ہے کہ اس کے پیچھے وقت ضائع کیا جائے۔ ہمیں اب فوری طور پر سٹار لینڈ جانا ہو گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اسلحہ یہاں سے لے لیں"...... ٹائیگر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"بلیک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس نے سب سے زیادہ نگرانی اسلحہ فروخت کرنے والوں کی ہی کرا رکھی ہو گی۔ ویسے اسلحہ تو سٹار لینڈ میں بھی آسانی سے مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

آسکر سکاٹا ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی ابھی لارڈ لاکسن سے فون پر تفصیلی بات چیت ہوئی تھی اور اس گفتگو نے اسے الجھن میں ڈال دیا تھا کیونکہ لارڈ لاکسن ابھی ایک روز پہلے یہاں ہیڈ کوارٹر کو چیک کر کے اور اسے آئندہ مشن کے سلسلے میں تفصیلی ہدایات دے کر گئے تھے لیکن پھر ان کے اچانک فون آنے اور فون بھی اس کے نمبر پر براہ راست آنے کی بجائے ہوٹل ایکس چینج کے ذریعے آنے اور پھر پاکیشیا میں مشن سے روکنے سے لے کر بے شمار باتیں ایسی تھیں جنہوں نے آسکر کو الجھن میں ڈال دیا تھا۔ آسکر کو لارڈ لاکسن کے ساتھ کام کرتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا تھا اور وہ لارڈ لاکسن کی فطرت اور طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس ٹیلی فون کال نے اسے الجھن میں ڈال دیا تھا۔ گو دوسری طرف

سے بولنے والا بہرحال لارڈ لاکسن ہی تھا۔ وہ ان کی آواز، لہجے اور بولنے کے انداز سے بخوبی واقف تھا لیکن اس کے باوجود اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ معاملات میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ بہرحال موجود ہے لیکن گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے یہ بات باوجود سوچنے کے اس کے ذہن پر واضح نہ ہو رہی تھی۔ ایک عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر رکھا تھا لیکن اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ کافی دیر بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے اچانک بلیک کی بات یاد آ گئی تھی۔ اس نے ایک بار بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس انداز میں نقل اتار لیتا ہے کہ اصل آدمی بھی نہ پہچان سکے لیکن دوسرے لمحے اسے اپنے اس خیال پر خود ہی ہنسی آ گئی کیونکہ عمران کی تو کبھی لارڈ لاکسن سے ملاقات ہی نہ ہوئی تھی پھر وہ کیسے ان کی آواز اور لہجے اور انداز کی اس طرح نقل کر سکتا تھا کہ آسکر بھی نہ پہچان سکے لیکن پھر اس نے یہ بات بلیک سے کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک کی محتاط آواز سنائی دی۔ چونکہ آسکر کے پاس بلیک کا خصوصی فون نمبر موجود تھا اس لئے اس سے براہ راست رابطہ ہو گیا تھا۔

"آسکر بول رہا ہوں بلیک"...... آسکر نے کہا۔

"اوہ باس آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف

Scanned By Saad

سے بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آوازوں اور لہجے کی بڑی کامیاب نقل کر لیتا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے"۔ آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو پوری دنیا جانتی ہے۔ وہ اس معاملے میں جادوگر سمجھا جاتا ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... بلیک نے کہا۔

"کیا عمران کسی سے ملے بغیر بھی اس کی آواز اور لہجے کی نقل اتار سکتا ہے"....... آسکر نے کہا۔

"ملے بغیر۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"....... بلیک نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ وہ اس آدمی سے کبھی نہ ملا ہو پھر بھی اس کی آواز اور لہجے کی نقل کر سکتا ہے"....... آسکر نے کہا۔

"باس۔ آپ شاید ذہنی طور پر الجھے ہوئے ہیں۔ آپ کھل کر بات کریں کیا ہوا ہے"....... بلیک نے کہا۔

"مجھے لارڈ صاحب کا فون آیا۔ ان سے میری باتیں ہوئیں لیکن گفتگو ختم ہونے کے بعد میرا ذہن الجھ گیا ہے کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں معاملہ گڑبڑ ہے لیکن کوئی بات واضح نہیں ہو رہی۔ اچانک مجھے تمہاری بات یاد آگئی کہ عمران کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے لیکن عمران تو کبھی لارڈ لاکسن سے ملا ہی نہیں اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا وہ کسی آدمی سے ملے بغیر بھی اس کی آواز کی اس قدر کامیاب نقل اتار لیتا ہے کہ مجھ جیسا آدمی بھی نہ پہچان سکے"....... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ عمران لارڈ لاکسن سے کسی بھی روپ میں ملا ہو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے فون پر ان سے کسی بھی دوسرے کے لہجے میں بات کی ہو لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آپ نے تو اب سٹار لینڈ میں ہیڈ کوارٹر شفٹ کیا ہے۔ دوسرے تو دوسرے خود مجھے بھی اس تبدیلی کا علم آپ کے فون سے ہوا ہے۔ پھر عمران کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ سٹار لینڈ میں ہیں اور آپ کا فون نمبر یہ ہے اور آپ ہی ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہیں۔ یہ ساری باتیں تو کسی صورت بھی اسے معلوم نہیں ہو سکتیں اس لئے آپ کا یہ خدشہ بے جا ہے لیکن اس کے باوجود میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ لارڈ صاحب کو خود فون کر کے ان سے معلوم کر لیں اور اگر واقعی کوئی گڑبڑ ہے تو مجھے فوراً اطلاع دیں کیونکہ ایسی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے لامحالہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دینا ہے"۔ بلیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر پر حملہ۔ اوہ نہیں۔ یہاں تو وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور تمہاری باتیں سن کر مجھے اب اطمینان ہو گیا ہے کہ میرے خدشات واقعی فضول تھے۔ عمران کو یہاں کے اور میرے بارے میں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا"....... آسکر نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"عمران جیسے شخص سے کچھ بھی بعید نہیں ہے کہ وہ کہاں سے کیا کچھ معلوم کر سکتا ہے۔ اسی لئے تو اسے عفریت کہا جاتا ہے۔ آپ فون کر کے تصدیق کر لیں یہ بے حد اہم بات ہے"...... بلیک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں پھر تمہیں فون کروں گا"...... آسکر نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار لینڈ سے آسکر بول رہا ہوں۔ لارڈ سے بات کراؤ"۔ آسکر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد لارڈ لاکسن کی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں لارڈ صاحب"...... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ لاکسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ نے مجھے فون پر کال کر کے جو حکم دیا ہے میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا"...... آسکر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ میں نے تو تم سے

فون پر کوئی بات نہیں کی"...... دوسری طرف سے لارڈ نے جواب دیا تو آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو میرا خدشہ درست نکلا ہے"...... آسکر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا سٹار لینڈ جا کر تمہارا ذہن تو نہیں گھوم گیا"...... لارڈ لاکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ آپ نے مجھے ہوٹل ایکس چینج کے ذریعے فون کیا اور تفصیل سے باتیں کیں۔ اس وقت تو مجھے شک نہ پڑا لیکن جب میں نے رسیور رکھا تو میری چھٹی حس نے کسی گڑبڑ کا احساس دلایا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ پھر مجھے اچانک بلیک کی بات یاد آئی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے لیکن مجھے یقین تھا کہ عمران تو آپ سے کبھی نہیں ملا لیکن اس کے باوجود جب میری بے چینی ختم نہیں ہوئی تو میں نے بلیک سے بات کی تو بلیک نے کہا کہ عمران نے اگر آپ کی آواز سن بھی رکھی ہے تب بھی عمران کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سٹار لینڈ میں سکاٹا ہوٹل میں شفٹ ہو چکا ہے اور انچارج میں ہوں اور پھر میں مطمئن ہو گیا لیکن بلیک نے کہا کہ میں پھر بھی آپ سے تصدیق کر لوں اور اب آپ نے تصدیق کر دی ہے کہ آپ نے مجھے فون ہی نہیں کیا تھا۔ آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کیا باتیں ہوئی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہیں تمہاری اس کے ساتھ "...... لارڈ نے کہا تو آسکر نے وہ تمام گفتگو بتا دی جو اس نے پہلے لارڈ لاکسن کے ساتھ کی تھی۔

"لیکن عمران میری آواز کی نقل کیسے کر سکتا ہے جبکہ آج تک میری اس سے نہ ہی ملاقات ہوئی ہے اور نہ ہی فون پر بات ہوئی ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"بلیک نے کہا ہے کہ وہ عفریت ہے۔ اس کے ذرائع لامحدود ہیں اور اب آپ کے جواب نے بہرحال اس کی تصدیق کر دی ہے"...... آسکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب تو مجھے بھی اس آدمی سے خوف آنے لگا ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ ہم نے خواہ مخواہ ایک عذاب اپنے گلے لگا لیا ہے۔ اب اس کا خاتمہ ہر صورت میں ضروری ہو گیا ہے۔ سنو تم بلیک کو سٹار لینڈ بلوا لو اور اس کے مشورے سے سکاٹا ہوٹل کی اس انداز میں نگرانی کراؤ کہ وہ ہر صورت میں ہاتھ لگ جائے لیکن اسے فوری گولی نہیں مارنی بلکہ اسے قید کر لینا ہے۔ اب میں اس سے خود ملنا چاہتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس باس"...... آسکر نے کہا۔

"اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن آپ بھی محتاط رہیں۔ ایسا آدمی کچھ بھی کر سکتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"تم میری فکر مت کرو۔ مجھ تک اس کی ہوا بھی نہیں پہنچ

سکتی"...... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسکر نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں واقعی دھماکے ہو رہے تھے کہ وہ لارڈ لاکسن سمجھ کر اس عمران سے تفصیلی بات چیت کرتا رہا ہے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک کی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں بلیک"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ کیا ہوا"...... بلیک نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"لارڈ صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے فون ہی نہیں کیا تھا"...... آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ بات طے ہے کہ یہ بات چیت آپ سے عمران نے کی ہے۔ ویری بیڈ۔ آپ مجھے فوراً وہ گفتگو بتائیں"۔ بلیک نے کہا تو آسکر نے اسے وہی ساری بات بتا دی جو اس نے لارڈ لاکسن کو بتائی تھی۔

"اوہ باس۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر شدید خطرے میں ہے"...... بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی یہ احساس ہو رہا ہے اور لارڈ صاحب نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ میں تمہیں بلواؤں اور ہوٹل کی اس انداز میں نگرانی کراؤں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا جائے اس لئے

www.urduzanz.com

Scanned By Saad

تم فوراً یہاں پہنچ جاؤ"...... آسکر نے کہا۔

"گرفتاری۔ اوہ نہیں باس۔ اسے تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گولی سے اڑا دینا چاہئے ورنہ تو وہ ایک لمحے میں سچوئیشن بدل دے گا"۔ بلیک نے کہا۔

"لارڈ صاحب کا یہی حکم ہے اور تم جانتے ہو کہ لارڈ صاحب اپنے حکم کی تعمیل کس انداز میں چاہتے ہیں اور سنو اس قدر مرعوب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال وہ انسان ہے اگر تم اس کے سامنے اس لئے نہیں آنا چاہتے کہ وہ تمہارا دوست ہے تو مجھے سیٹ اپ بتاؤ میں سارا انتظام کر لوں گا۔ فیبن سوسائٹی احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے۔ سمجھے"...... آسکر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بہرحال اب مجھے میک اپ میں آنا پڑے گا"...... بلیک نے کہا۔

"اوکے جلد از جلد پہنچ جاؤ۔ طیارہ چارٹرڈ کروا کر آؤ"۔ آسکر نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور یکے بعد دیگرے اس نے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ۔ ابھی اسی وقت"...... آسکر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ ایک آدمی سے یہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہیں۔ نانسنس"۔ آسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں آسکر کو سلام کیا۔

"بیٹھو رچرڈ"...... آسکر نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو رچرڈ اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک خطرناک ایجنٹ عمران کے ساتھ یہاں ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے آ رہی ہے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ میں نے بلیک کو کال کر لیا ہے۔ وہ آ کر تم سب کو خود ہی لیڈ کرے گا لیکن اس کے آنے سے پہلے تم نے ہوٹل اور ہیڈ کوارٹر کی اس انداز میں نگرانی کرانی ہے کہ جو مشکوک آدمی نظر آئے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں پہنچا دینا۔ کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ بس جو مشکوک نظر آئے اٹھا لو۔ بعد میں اس کی چیکنگ ہوتی رہے گی"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن باس ہوٹل میں تو سینکڑوں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم کس کو مشکوک سمجھیں گے اور کس کو نہیں"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشکوک افراد کسی نہ کسی انداز میں میرا نام لیں گے۔ وہ یہاں صرف میرا نام جانتے ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم چیک کر لیں گے"...... رچرڈ نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"انتہائی محتاط رہنا"...... آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے رچرڈ کو واپس جانے کا کہا تو رچرڈ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر نکل گیا تو آسکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر لگا کر اس انداز میں آنکھیں بند کر لیں جیسے ذہنی طور پر بری طرح تھک گیا ہو۔

عمران، صالحہ اور ٹائیگر تینوں گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ میں سٹار لینڈ کے سب سے مشہور اور عظیم الشان ہوٹل سکاٹا کے ہال میں داخل ہوئے تو ان تینوں کے چہروں پر ہال کی سجاوٹ اور خوبصورتی کو دیکھ کر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ ہال واقعی انتہائی خوبصورتی اور دلکشی سے سجایا گیا تھا۔ ہال میں موجود فرنیچر کی کوالٹی بھی بے حد اعلیٰ تھی اور اس کا ڈیزائن بھی انتہائی جدید تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ فرنیچر ابھی چند لمحے پہلے ہی بازار سے لا کر یہاں رکھا گیا ہے۔ ہال میں موجود مردوں اور عورتوں کا تعلق بھی اعلیٰ طبقے سے تھا۔ یوں تو ہال میں تقریباً ہر قومیت کے افراد موجود تھے لیکن ان میں ایکریمی، گریٹ لینڈ اور باچان کے باشندوں کی کثرت تھی۔ ہال میں دو وسیع و عریض کاؤنٹر تھے جن میں سے ایک سروس کاؤنٹر تھا جبکہ دوسرا بکنگ کاؤنٹر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تھا۔ دونوں کاؤنٹرز پر خوبصورت لڑکیاں کام میں مصروف تھیں۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بکنگ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنرل مینجر سے ملاقات کرنی ہے"...... عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کی ملاقات ان سے طے ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ سائیڈ راہداری میں تشریف لے جائیں وہاں ان کی سیکرٹری کا آفس ہے۔ وہی آپ کو مزید ڈیل کر سکتی ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک سائیڈ راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا اور پھر سائیڈ راہداری کی طرف مڑ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔

"کیا بات ہے آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہیں"...... راہداری میں داخل ہوتے ہی صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ پہچان لئے بغیر ہی اپنے مطلوبہ آدمی تک پہنچ

www.urdufanz.com

جاؤں کیونکہ یہاں ہر طرف آنے والے ہر آدمی کا باقاعدہ جائزہ لیا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی لیکن اس دوران چونکہ وہ راہداری کے آخر میں موجود سیکرٹری ٹو جنرل مینجر کے آفس تک پہنچ چکے تھے اس لئے صالحہ نے مزید کوئی بات نہ کی۔ دروازے کے باہر باقاعدہ باوردی چپڑاسی موجود تھا اور دروازے پر سیکرٹری ٹو جنرل مینجر کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ چپڑاسی نے انہیں آتے دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کمرے میں داخل ہو گیا۔ کافی بڑا اور وسیع آفس تھا جس میں اس وقت دو عورتیں صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ ایک طرف بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے چار مختلف رنگوں کے فون موجود تھے۔ عمران باوقار انداز میں قدم بڑھاتا ہوا اس آفس ٹیبل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... ادھیڑ عمر خاتون نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنرل مینجر صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں گریٹ لینڈ کی مائیکل کارپوریشن کا چیئرمین ہوں اور یہ دونوں میرے اسسٹنٹ ہیں"...... عمران نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا تو اس ادھیڑ عمر خاتون کے چہرے پر یکلخت مرعوبیت کے تاثرات ابھر

Scanned By Saad

آئے کیونکہ عمران نے جس مائیکل کارپوریشن کا نام لیا تھا وہ گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی کاروباری کارپوریشن تھی اور ایک لحاظ سے بین الاقوامی سطح کی کاروباری فرم تھی۔

"آپ کی ملاقات طے ہے سر"...... سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"اوکے۔ تشریف رکھیں میں بات کرتی ہوں"...... سیکرٹری نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا ایک طرف پڑے ہوئے خالی صوفے کی طرف بڑھ گیا۔ سیکرٹری نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور بات کرنی شروع کر دی۔ پھر اس نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کے پیچھے سے نکل کر خود عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھی۔

"صرف ایک منٹ کی زحمت ہو گی آپ کو جناب"...... خاتون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں بے اصولی نہیں۔ جن کی ملاقات طے ہے اور یہاں موجود ہیں وہ پہلے۔ ہم انتظار کر لیں گے"...... عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... سیکرٹری نے اور زیادہ مرعوب ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس نے اسی فون کا رسیور اٹھا کر بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور دو ادھیڑ عمر آدمی باہر آئے اور

www.urdufanz.com

تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سیکرٹری نے دونوں خواتین کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھ کر تیزی سے اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں خواتین باہر آئیں تو سیکرٹری اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف لے جائیے جناب"...... سیکرٹری جس انداز میں اٹھ کر اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں بات کر رہی تھی اس سے لگ رہا تھا کہ اسے مائیکل کارپوریشن کے بارے میں خاصی معلومات حاصل ہیں۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے اور وہ اس دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام فرینک ہے اور میں یہاں جنرل مینجر ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا کہ مائیکل کارپوریشن کیا حیثیت رکھتی ہے اور اس کے چیئرمین کی بذات خود آمد کے بعد ظاہر ہے اسے اس طرح استقبال کرنا چاہئے تھا لیکن عمران نے اس کے ساتھ ہی دل ہی دل میں شکریہ

Scanned By Saad

ادا کیا کہ جنرل مینجر صاحب چیئرمین کو ذاتی طور پر نہیں جانتے تھے ورنہ مسئلہ آغاز میں ہی خراب ہو جاتا۔

"بے حد شکریہ۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے جواب میں ہاتھ بڑھا دیا۔ پھر خود مینجر فرینک انہیں اپنے آفس میں لے آیا جو واقعی انتہائی شاندار تھا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب"...... جنرل مینجر نے پوچھا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ میرے پینے پلانے کے مخصوص اوقات ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم لوگوں پر ڈاکٹر موت کے فرشتوں کی طرح ہر وقت تعینات رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب"...... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھنے کی بجائے ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی اس طرح اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ اگر آپ اطلاع کر دیتے تو ہم ایئرپورٹ پر آپ کا شایان شان استقبال کرتے۔ آپ کی ہمارے ہوٹل میں آمد ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے"۔ جنرل مینجر نے خالصتاً کاروباری انداز میں کہا۔

"شکریہ۔ میں یہاں نجی کام سے آیا ہوں اس لئے خاموشی سے یہاں پہنچ گیا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں"...... جنرل مینجر نے کہا۔

"میں نے مسٹر آسکر سے خفیہ ملاقات کرنی ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جنرل مینجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"مسٹر آسکر۔ مم۔ مم۔ مگر"...... جنرل مینجر آسکر کا نام سنتے ہی اس طرح بوکھلایا کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مسٹر فرینک کہ مسٹر آسکر فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر انچارج ہیں اور ابھی حال ہی میں گریٹ لینڈ سے یہاں منتقل ہوئے ہیں۔ لارڈ لاکسن چیئرمین فیبن سوسائٹی نے مجھے خود اس کی اطلاع دی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جنرل مینجر کے چہرے پر حیرت اور اطمینان کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے۔

www.urdufanz.com

"اوہ سر۔ تو آپ بھی"...... جنرل مینجر بولتے بولتے رک گیا۔

"یہ باتیں اوپن نہیں کی جاتیں مسٹر فرینک۔ آپ تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ سوری سر"...... جنرل مینجر نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور ظاہر ہے آپ کا وقت بھی انتہائی قیمتی ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان سے بات کرنی ہوگی"...... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا

Scanned By Saad

اور پھر وہ میز کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرسی کی طرف بڑھتا ہوا فرینک چونک کر رک گیا۔

"کیا وہ اپنے آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... فرینک نے کہا۔

"تو پھر آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ اسے فون نہ کریں"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ان سے بات کرنا ضروری ہے کیونکہ راستہ وہی اندر سے کھول سکتے ہیں"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ کر لیں بات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فرینک نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اس کے قریب ہی موجود تھا جبکہ ٹائیگر اور صالحہ بھی اٹھ کر اس کے ساتھ آ کھڑے ہوئے تھے۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر کو آنکھ کا اشارہ کیا۔

"فرینک بول رہا ہوں مسٹر آسکر۔ جنرل مینجر فرینک"۔ جنرل مینجر فرینک نے دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سنتے ہی کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے رسیور نہ صرف اس کے ہاتھ میں تھا بلکہ وہ اسے کان سے

بھی لگا چکا تھا جبکہ ٹائیگر واقعی کسی ٹائیگر کی طرح فرینک پر جھپٹ پڑا تھا اور اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کی کمر کے گرد جم گیا تھا اور فرینک اس کے سینے سے لگا کھڑا تھا جبکہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔

"گریٹ لینڈ کی مائیکل کارپوریشن کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ مسٹر روز ڈین کا فون آیا تھا وہ آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے آپ کا فون نمبر مانگا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ یہاں کوئی آسکر نہیں ہے جس پر فون بند ہو گیا۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ کہیں وہ آپ کا کوئی آدمی تو نہ تھا"...... عمران نے فرینک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا کوئی روز ڈین واقف نہیں ہے۔ آپ نے چیک کیا تھا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نہیں۔ کیوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے لارڈ صاحب نے بتایا تھا کہ ہوٹل میں کال چیکنگ کمپیوٹر ...ب ہے"...... دوسری طرف سے آسکر نے کہا۔

"ہاں ہے تو سہی لیکن اسے کاشن دینا پڑتا ہے۔ عام کاروباری ...ل تو ظاہر ہے چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی"...... عمران ...واب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے لیکن اگر دوبارہ کال آئے تو آپ نے اسے چیک کرنا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے فرینک کے لہجے میں کہا۔

"باس۔ دو مزید ملاقاتیں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے باہر موجود سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تمام ملاقاتیں کینسل کر دو۔ میں انتہائی اہم معاملات میں مصروف ہوں اور اب جب تک میں نہ کہوں تم نے بھی کوئی مداخلت نہیں کرنی"...... عمران نے فرینک کے لہجے میں کہا۔ انداز تحکمانہ تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کو چھوڑ دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اسے جھٹکا دے کر آگے کی طرف کر دیا۔ فرینک کا چہرہ مسلسل منہ بند ہونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لئے جبکہ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"مسٹر فرینک آپ ایک کاروباری آدمی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ

آپ اپنی زندگی گنوانا نہ چاہیں گے اس لئے آپ مجھے آسکر تک پہنچنے کا راستہ بتا دیں اور خود بھی ساتھ چلیں ورنہ دوسری صورت میں آپ کی لاش یہاں پڑی ہو گی اور راستہ ہم آپ کی سیکرٹری سے معلوم کر لیں گے۔ بولیں۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں"...... عمران نے انتہائی خشک اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ راستہ بند ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب تک آسکر صاحب اسے نہ کھولیں گے وہ بند رہتا ہے۔ میں اسے کسی صورت بھی نہیں کھول سکتا"...... فرینک نے رک رک کر قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"راستے کی تفصیل بتاؤ۔ کھول ہم خود لیں گے"...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا تو فرینک نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اسے ہاف آف کر دو ٹائیگر"...... عمران نے چند سوال کرنے کے بعد ٹائیگر سے کہا اور دوسرے لمحے ساؤنڈ پروف کمرہ فرینک کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور فرینک چیختا ہوا نیچے قالین پر جا گرا تھا۔ ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فرینک کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے دوبارہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"صالحہ دروازہ اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ لاک کر دیا اور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ اس عقبی دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا نکل کر کمرے میں پھیل گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر یکلخت تاریک چادر سی پھیلتی چلی جا رہی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پلک جھپکنے میں اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

آسکر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور آسکر نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دروازے سے بلیک کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"آؤ بیٹھو بلیک"...... رسمی سلام دعا کے بعد آسکر نے کہا تو بلیک میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"طیارہ چارٹرڈ کرا کر آئے ہو اس لئے اتنی جلدی پہنچ گئے ہو"۔ آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ آپ کے آدمیوں نے کوئی اطلاع دی ہے یا نہیں"...... بلیک نے کہا۔

"ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں ملی حالانکہ رچرڈ کا پورا گروپ ہوٹل کے گرد اور اندر موجود ہے"۔ آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"آپ نے انہیں کیا چیک کرنے کے لئے کہا ہے"...... بلیک نے پوچھا۔

"میں نے اسے کہا ہے کہ جو کوئی بھی آسکر کا نام پوچھے یا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں پہنچا دیا جائے۔ کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ چیکنگ بعد میں ہوتی رہے گی"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ گڈ شو باس۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ کے ماہر ہیں اور آپ کے آدمی تو ویسے بھی انہیں نہیں پہچانتے اس لئے چیکنگ کی یہی صورت ہو سکتی تھی"...... بلیک نے کہا تو آسکر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں نے بھی طویل عرصہ ایجنسیوں میں کام کیا ہے بلیک۔ یہ اور بات ہے کہ جب سے فیبن سوسائٹی جوائن کی ہے میں فیلڈ میں کام نہیں کر رہا لیکن بہرحال ذہن تو کام کر ہی رہا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا آپ نے ہوٹل کے اعلیٰ حکام کو بھی اس بارے میں بریف کر دیا ہے یا نہیں"...... بلیک نے کہا تو آسکر چونک پڑا۔

"ہوٹل کے اعلیٰ حکام۔ کیا مطلب"...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ عمران عام انداز میں کام نہیں کرتا۔ یہ ضروری نہیں ہے

کہ وہ ہوٹل کے ویٹروں یا عملے سے ہی پوچھ گچھ کرے۔ وہ جنرل مینجر سے براہ راست بھی مل سکتا ہے اور اس سے بھی آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے"...... بلیک نے کہا تو آسکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس پوائنٹ کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ میں بات کرتا ہوں"...... آسکر نے کہا اور پھر اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسکر نے بے اختیار چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو"...... آسکر نے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں مسٹر آسکر۔ جنرل مینجر فرینک"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے معنی خیز نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک کی طرف دیکھا تو بلیک بھی چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے"...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے فرینک نے اسے بتایا کہ گریٹ لینڈ کی مائیکل کارپوریشن کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ مسٹر روز دین کا فون آیا تھا اور وہ آسکر کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور پھر جنرل مینجر فرینک نے خود ہی اسے بتایا کہ اس نے اس نام کے آدمی کی موجودگی سے انکار کر دیا ہے۔ جنرل مینجر فرینک نے کہا کہ اس نے فون اس لئے کیا ہے کہ کہیں روزوین ان کا آدمی نہ ہو۔ پھر آسکر نے اس سے کال چیک

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کرنے کے بارے میں پوچھا تو جنرل مینجر نے بتایا کہ اس نے کال چیک نہیں کی جس پر آسکر نے اسے ہدایت کی کہ اب اگر کال آئے تو وہ اسے ضرور چیک کرے اور پھر دوسری طرف سے ٹھیک ہے کے الفاظ سن کر آسکر نے رسیور رکھ دیا۔

"یہاں سے اس جنرل مینجر کا کمرہ چیک کرنے کا کوئی سسٹم ہے"۔ بلیک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ہے۔ لیکن کیوں"۔ آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ جنرل مینجر فرینک نہیں بلکہ عمران بول رہا ہے۔ جلدی کریں ہمیں چیکنگ کرنی ہے"...... بلیک نے کہا تو آسکر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... آسکر نے عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور بلیک بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ عقبی دروازے کے پیچھے ایک چھوٹی سی راہداری کراس کر کے وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں پوری دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین پھیلی ہوئی تھی جس پر بے شمار چھوٹی چھوٹی سکرینیں تھیں۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اس کمرے کی لائٹس خود بخود جل اٹھی تھیں۔

"خاصا جدید انتظام ہے"...... بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... آسکر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے مشین کے ایک حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس حصے پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے اور پھر اس حصے

کی سکرین یکلخت جھماکے سے روشن ہو گئی۔ پہلے تو چند لمحوں تک اس پر آڑھی ترچھی سی لکیریں دوڑتی نظر آئیں اور پھر ایک منظر ابھر آیا تو آسکر کے ساتھ ساتھ بلیک بھی محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ سکرین پر ایک شاندار آفس نظر آ رہا تھا لیکن وہاں چار افراد موجود تھے جن میں ایک عورت تھی۔ وہ دروازے کے قریب کھڑی تھی جبکہ میز کے قریب ایک آدمی نے فرینک پر مشین پسٹل تان رکھا تھا اور تیسرا ان کے قریب کھڑا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ انہیں فوری ہلاک ہونا چاہئے۔ فوراً ورنہ یہ یہاں پہنچ جائیں گے"۔ بلیک نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ انہیں بے ہوش کیا جائے اور بے ہوش کرنے کے آلات تو یہاں موجود ہیں۔ ہلاک کرنے کے نہیں"...... آسکر نے جواب دیا۔

"تو پھر جلدی کریں"...... بلیک نے کہا تو آسکر نے مشین کے ایک دوسرے حصے کو تیزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ انہوں نے اسے مار گرایا ہے۔ جلدی کریں باس"۔ بلیک نے جو ابھی تک سکرین پر موجود منظر دیکھ رہا تھا چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آسکر نے ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں"...... بلیک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آسکر پیچھے ہٹ کر اس کے قریب آیا تو اس نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

دیکھا کہ اب وہ چاروں افراد ہی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"تم یہیں ٹھہرو بلیک میں ان کے بلیک روم میں پہنچانے کے آرڈرز کروں"...... آسکر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد آسکر بھی واپس آگیا اور پھر اسی لمحے جنرل مینجر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوتے نظر آئے۔ ان میں سے تین نے جنرل مینجر کے علاوہ باقی تین افراد کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر تیزی سے واپس اسی عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ چوتھے آدمی نے جیب سے ایک انجکشن نکال کر جنرل مینجر کو لگانا شروع کر دیا تو آسکر نے مشین آف کر دی۔

"آؤ۔ تم نے بروقت کارروائی کرا کر انہیں بے ہوش کرا دیا ہے ورنہ یہ خطرناک لوگ یہاں ہمارے سروں پر اچانک پہنچ جاتے اور تمہاری یہ بات بھی درست ثابت ہوئی کہ انہوں نے براہ راست جنرل مینجر پر ہاتھ ڈال دیا تھا"...... آسکر نے راہداری میں سے گزرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میری تجویز ہے کہ ان لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے"...... بلیک نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں بلیک۔ اب ان کی روحیں بھی ہماری مرضی کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتیں"...... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گے"۔ بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے میں ان کے میک اپ واش کراؤں گا اور اگر یہ لوگ ایشیائی ہوئے تو پھر انہیں ہوش میں لائے بغیر لارڈ صاحب کو رپورٹ دوں گا۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا لیکن اگر ان کے میک اپ واش نہ ہوئے تو پھر انہیں ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کروں گا اور پھر اس کے بعد اگر یہ واقعی مطلوبہ لوگ ہوئے تو لارڈ صاحب کو رپورٹ دوں گا ورنہ گولیاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دوں گا"...... آسکر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"سب منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود ابھی تک آپ کو شک ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ وہ آدمی جس نے مشین پسٹل تان رکھا تھا وہ عمران ہے"...... بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو گا لیکن بلیک فین سوسائٹی میں لارڈ کا حکم دیوتا کی طرح مانا جاتا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے میں ان کے حکم کی کسی صورت بھی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور پھر تم میرے ساتھ موجود ہو اس لئے تم آخر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو"...... آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بلیک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آسکر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

www.urduranz.com

Scanned By Saad

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ماحول کا اندازہ ہو سکا۔ اس نے چونک کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا جسم ایک لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں ٹارچنگ کے قدیم اور جدید آلات بیک وقت ہی موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری کرسیاں بھی موجود تھیں جن میں سے دو پر ٹائیگر اور صالحہ دونوں ہی موجود تھے اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ راڈز کا سسٹم عقبی پایوں کی

www.urdufanz.com

بجائے سامنے سوئچ پینل میں تھا۔ وہاں موجود مخصوص ساخت کے سرخ بٹنوں کی ایک پوری قطار موجود تھی۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا واپس مڑا۔

"ہم کہاں ہیں مسٹر"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک روم میں"...... اس آدمی نے انتہائی روکھے لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی اور سوال کرتا وہ دروازہ کھول کر دوسری طرف غائب ہو گیا اور دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کسمسانا شروع کر دیا۔

"جارڈن ہوش میں آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ اسے بہرحال خطرہ تھا کہ اس ہال میں آوازیں کسی دوسری جگہ نہ پہنچ رہی ہوں اور ٹائیگر غلطی سے پاکیشیائی زبان میں نہ بول پڑے۔

"اوہ باس مائیکل۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو یہی گیا ہے کہ یہ بلیک روم ہے حالانکہ یہ تو خاصا روشن کمرہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صالحہ نے بھی کسمسانا شروع کر دیا۔

"مس ماریا جلدی ہوش میں آؤ ورنہ تمہیں وہ لوگ دوسرا انجکشن

Scanned By Saad

نہ لگا دیں"...... عمران نے جان بوجھ کر صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور صالحہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"یہ ہم کہاں ہیں مسٹر مائیکل"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی جارڈن کو بتایا ہے کہ اسے بلیک روم کہا جاتا ہے حالانکہ یہ کافی روشن کمرہ ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دوسرا آدمی تھا اور عمران اسے دیکھ کر بے اختیار ہلکا سا مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ اس کا دوست بلیک تھا حالانکہ بلیک نے بڑی مہارت سے میک اپ کر رکھا تھا لیکن عمران اس کے قد وقامت کے ساتھ ساتھ اس کے چلنے کے مخصوص انداز سے ہی اسے پہچان گیا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا لیکن اب اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دونوں سامنے دیوار کے ساتھ موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گن بردار ان کے ساتھ بڑے مستعد انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"تم علی عمران ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ کیوں"...... سب سے پہلے آنے والے آدمی نے کہا تو عمران اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ آسکر ہے کیونکہ وہ پہلے لارڈ لاکسن کے لہجے میں اور بعد میں جنرل مینجر فرینک کے لہجے میں اس سے بات چیت کر چکا تھا۔

"کیا پاکیشیا احمقوں کا ملک ہے مسٹر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... آسکر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو جبکہ بلیک خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں تھا اور اس کی نظریں عمران پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران بیٹھے بیٹھے اچانک غائب بھی ہو سکتا ہے۔

"ہم گریٹ لینڈ کے باشندے ہیں۔ کیا پاکیشیا والے احمق ہیں کہ گریٹ لینڈ کے باشندوں کو اپنی سیکرٹ سروس میں شامل کریں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے حالانکہ سادہ پانی سے بھی انہیں واش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ تم علی عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں"۔ آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کنفرم ہو تو پھر ہم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی جارڈن اور ماریا ہیں البتہ تم اپنا تعارف کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام آسکر ہے۔ تم نے جنرل مینجر فرینک سے مجھ تک پہنچنے کا

www.urduiarz.com

Scanned By Saad

راستہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے تمہیں یہاں اٹھوا لیا ہے۔ بولو تم کون ہو اور مجھ تک کیوں پہنچنا چاہتے تھے"۔ آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو آسکر۔ گڈ شو۔ پھر تو تم سے بات ہو سکتی ہے لیکن یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اسے باہر بھیج دو"...... عمران نے کہا۔

" یہ میرا ساتھی ہے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہہ دو"۔ آسکر نے کہا۔

" سوچ لو۔ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل اس بات کو پسند نہ کرے"۔ عمران نے کہا تو اس بار آسکر کے ساتھ ساتھ بلیک بھی چونک پڑا۔

" اسرائیل۔ کیا مطلب"...... آسکر نے حیران ہو کر کہا۔

" ہمارا تعلق اسرائیل سے ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن تم تو گریٹ لینڈ کے باشندے ہو"...... آسکر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" تو کیا گریٹ لینڈ کے باشندوں کا اسرائیل سے تعلق نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مان لیا کہ تمہارا تعلق اسرائیل سے ہو گا۔ پھر"۔ آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اسرائیلی حکام نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے"...... عمران نے کہا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا۔ کیوں"...... آسکر نے اس بار بڑے طنزیہ لہجے میں کہا

جبکہ بلیک اسی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" اس لئے کہ تمہاری جگہ ہم فیبن سوسائٹی کا چارج سنبھال لیں"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آسکر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" میں نے تو تمہاری بڑی تعریفیں سن رکھی تھیں لیکن تم تو انتہائی احمق آدمی ہو"...... آسکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میری تعریفیں تم نے سن رکھی ہیں۔ میری تو تم سے ملاقات ہی پہلی بار ہو رہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم علی عمران ہو۔ یہ بات تو طے ہے چاہے میک واش ہو یا نہ ہو لیکن تم مجھے جو کہانی سنانے کی کوشش کر رہے ہو وہ اس قدر احمقانہ ہے کہ اب مجھے واقعی شک پڑنے لگ گیا ہے کہ یا تو تم علی عمران نہیں ہو یا پھر تم جان بوجھ کر اپنے آپ کو انتہائی احمق ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو"...... آسکر نے کہا۔

" مسٹر آسکر۔ اسرائیلی حکام کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فیبن سوسائٹی کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم یا تمہارے ساتھی فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا دفاع نہ کر سکو گے اس لئے انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ تمہاری جگہ فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا چارج ہم لے لیں لیکن انہیں خدشہ تھا کہ اگر تم تک اطلاع پہلے پہنچ گئی تو تم لارڈ لاکسن کو اطلاع کر دو گے جبکہ اسرائیلی حکام اس وقت تک لارڈ

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

لاکسن تک یہ اطلاع نہ پہنچانا چاہتے تھے جب تک کہ ہم تمہاری جگہ نہ لے لیں اس لئے ہمیں اس انداز میں کارروائی کرنا پڑی تھی"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر تو تمہیں ہلاک کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے"...... آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن بردار کی طرف دیکھا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"ان تینوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... آسکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... اس مشین گن بردار نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین گن سیدھی کر لی۔

"رک جاؤ"...... اچانک بلیک نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب کیا ہوا۔ تم تو خود انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے کہہ رہے تھے"...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس اگر انہیں اس طرح ہلاک کر دیا گیا تو ہم حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ سکیں گے کہ یہ لوگ دراصل کون ہیں۔ اس لئے آپ پہلے لارڈ صاحب سے بات کریں۔ وہ اسرائیلی حکام سے پوچھ سکتے ہیں اس کے بعد ہی ان کے بارے میں فیصلہ ہو سکتا ہے"۔ بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم یہیں رکو کیونکہ تم ہی انہیں چیک کر سکتے

ہو۔ میں جا کر لارڈ صاحب سے بات کرتا ہوں"...... آسکر نے کہا اور اٹھ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بھی باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ"...... بلیک نے اس بار مشین گن بردار سے سخت لہجے میں کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"مجھے معلوم ہے عمران کہ تم نے مجھے باوجود میک اپ کے پہچان لیا ہے کیونکہ میں نے تمہارے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔ بہرحال میں نے آسکر اور اس کے آدمی کو اس لئے باہر بھجوایا ہے کہ میں تم سے چند ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں"۔ بلیک نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کون سی باتیں"...... عمران نے اسی طرح مائیکل کے لہجے میں ہی کہا۔

"میرا وعدہ ہے کہ فیبن سوسائٹی پاکیشیا کے خلاف آئندہ کوئی اقدام نہیں کرے گی۔ کیا تم فیبن سوسائٹی کو اس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتے"...... بلیک نے کہا۔

"کیا تمہارا وعدہ اسرائیلی حکام اور لارڈ لاکسن دونوں پر حاوی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا کام ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ بلیک جو کچھ کہتا ہے وہ کرتا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"وعدہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

یہ وعدہ نہ نبھا سکو گے کیونکہ فیبن سوسائٹی نے اپنے مقاصد تبدیل کر لئے ہیں۔ مجھے کافی عرصہ سے معلوم تھا کہ تم سرکاری ایجنسی میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ خفیہ طور پر اس سوسائٹی کے لئے بھی کام کرتے ہو لیکن میں نے یہ بات تمہیں اس لئے نہیں جتائی کہ فیبن سوسائٹی کا مشن اس وقت گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرنا تھا اس لئے یہ معاملہ حکومت گریٹ لینڈ کا تھا ہمارا نہیں تھا لیکن اب فیبن سوسائٹی نے اپنے مقاصد تبدیل کر لئے ہیں۔ اب اس نے اسرائیل کی سرپرستی حاصل کر لی ہے اور اسرائیلیوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں کہ ان کا اصل ٹارگٹ مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکیشیا ہے۔ وہ اب فیبن سوسائٹی کے نیٹ ورک کو مسلم ممالک کے خلاف بھی استعمال کریں گے اور تم آسکر جیسے آدمی کو باس کہہ رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن وہ بول ویسے ہی بدلے ہوئے لہجے میں رہا تھا۔

" مجھے معلوم ہے عمران کہ تم اور تمہارے ساتھی کسی بھی وقت انتہائی حیرت انگیز طور پر سچویشن تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں نے واقعی اپنے طور پر یہ کوشش کی تھی کہ تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن لارڈ لاکسن کی وجہ سے میری بات نہ مانی گئی لیکن اب میں نے غور کیا ہے تو دونوں ہی صورتیں ذاتی طور پر میرے خلاف جاتی ہیں۔ اگر تم رہا ہو گئے تو لامحالہ تم نے فیبن سوسائٹی کے ساتھ ساتھ میرے خلاف بھی کام کرنا ہے اور اگر تم رہا

نہ ہوئے تو مجھے ساری عمر تمہاری ہلاکت پر افسوس رہے گا"۔ بلیک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم میری ہلاکت کی فکر مت کرو۔ ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ موت کا ایک وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے جب وہ وقت آئے گا تو پھر تم تو کیا دنیا کی کوئی طاقت مجھے موت سے نہیں بچا سکے گی لیکن جب تک یہ وقت نہیں آتا تب تک پوری دنیا کی طاقتیں بھی مل کر میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتیں۔ تم اپنے بارے میں سوچو تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم مجھے کچھ وقت دے سکتے ہو کہ میں لارڈ لاکسن اور آسکر سے فائنل بات کر لوں"...... بلیک نے کہا۔

" وقت سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ تم میری واپسی تک سچویشن تبدیل نہیں کرو گے"۔ بلیک نے کہا۔

" تم رسک کیوں لیتے ہو۔ باہر مسلح آدمی موجود ہے اسے اندر کھڑا کر دو۔ باقی رہے ہم تو ظاہر ہے کہ ہم نے بہرحال اپنے طور پر جدوجہد کرنی ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اگر میں مسلح آدمی کو نہ روکتا تو تم اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے"...... بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم اب اس مسلح آدمی کو حکم دے کر دیکھ لو"...... عمران نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہا تو بلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اندر آ جاؤ رچرڈ"...... بلیک نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور مسلح آدمی اندر آ گیا۔

"یس سر"...... مسلح آدمی نے اندر آکر کہا۔

"یہاں دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر یہ کوئی حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا لیکن اگر یہ کوئی حرکت نہ کریں تو پھر انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... بلیک نے اس آدمی جسے رچرڈ کہا گیا تھا، سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"عمران پلیز میری واپسی تک کچھ نہ کرنا مجھے یقین ہے کہ میں لارڈ صاحب کو منا لوں گا"...... بلیک نے اب عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کوشش کر دیکھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"مسٹر رچرڈ۔ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ ہم تو راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم کیسے حرکت کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکرا کر رچرڈ سے کہا۔

"تمہارے بارے میں بتایا تو یہی گیا ہے کہ تم دنیا کے انتہائی

خطرناک ترین ایجنٹ ہو اس لئے بہر حال مجھے محتاط تو رہنا ہو گا"۔ رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے تقریباً ایک فٹ آگے کھڑا تھا۔ عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ وہ اس سوئچ پینل کے بالکل سامنے کھڑا تھا جس پر کرسیوں کے راڈز کھولنے اور بند کرنے کے بٹن موجود تھے لیکن رچرڈ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی چوکنا اور محتاط ہے۔

"کیا ہم نے صرف باتیں ہی کرنی ہیں یا ان کرسیوں سے چھٹکارا بھی حاصل کرنا ہے"...... اچانک صالحہ نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں ہی چونک پڑے۔

"کیا تم اپنے آپ کو ان راڈز کی گرفت سے نکال سکتی ہو"۔ عمران نے بھی اسی کوڈ کے تحت پوچھا۔

"نہیں۔ یہ راڈز خصوصی ساخت کے ہیں اور خاصے تنگ ہیں لیکن اس کے باوجود میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ یہ آدمی سوئچ پینل کے سامنے کھڑا ہے اور میرے پیروں میں ایسی جوتی موجود ہے جسے میں ایک پیر کی مدد سے بغیر اسے معلوم ہوئے اتار سکتی ہوں۔ میں اس جوتی کو پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر مار سکتی ہوں اس طرح یہ آدمی اچانک پیچھے ہٹے گا اور لامحالہ اس کی پشت سوئچ پینل سے ٹکرا جائے گی"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"لیکن تم خاصی سائیڈ پر ہو۔ اگر نشانہ خطا ہو گیا تو یہ فائر کھول دے گا"...... عمران نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"آپ صرف اجازت دیں پھر دیکھیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کوشش تو بہرحال ہونی چاہیئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تم آپس میں کس زبان میں باتیں کر رہے ہو"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے زبان خلق کہا جاتا ہے یعنی عام لوگوں کی زبان اور کہا جاتا ہے کہ زبان خلق دراصل خدا کی طرف سے منادی ہوتی ہے"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے سائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم تیزی سے پیچھے کی طرف جھکا ہی تھا کہ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد لوہے کے راڈز غائب ہو گئے جبکہ عمران اور صالحہ ویسے ہی راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ یہ کارنامہ صالحہ کی جوتی نے سرانجام دیا تھا۔ اس نے واقعی انتہائی مہارت اور پوری قوت سے پیر کو جھٹکا دے کر جوتی پھینکی تھی اور باوجود اس بات کے کہ وہ سائیڈ پر تھی اس کی جوتی بجلی کی سی تیزی سے رچرڈ کے سینے سے جا ٹکرائی تھی اور رچرڈ کا جسم جوتی کی ضرب کھا کر لاشعوری طور پر پیچھے کی طرف جھکا جس کے نتیجے میں ظاہر ہے ایک بٹن پش ہو گیا اور اس طرح ٹائیگر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ رچرڈ جھٹکا کھا کر پیچھے

www.urdufanz.com

ہٹا اور پھر تیزی سے سیدھا ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر نے یکلخت لمبی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ رچرڈ کو پوری قوت سے دھکیلتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس بار عمران اور صالحہ بھی آزاد ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی رچرڈ کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ایک دھماکے سے قلابازی کھا کر نیچے فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر نے اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک قدم پیچھے ہٹ کر اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں ہوا میں اچھال دیا تھا جبکہ اس کی مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی جسے بجلی کی سی تیزی سے صالحہ نے اٹھا لیا تھا۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"رچرڈ کو ہلاک نہ کرنا اور یہ گن مجھے دو"...... عمران نے دروازے کے قریب رک کر کہا تو ٹائیگر نے تیزی سے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے رچرڈ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے سر والے ہاتھ کو مخصوص جھٹکا دیا تو رچرڈ کا تڑپتا ہوا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا لیکن اس کا انتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا جبکہ اس دوران صالحہ نے گن عمران کی طرف اچھال دی تھی۔

"تم دونوں یہیں رکو گے"...... عمران نے گن کیچ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہو رہا تھا۔ دروازہ کھلا

Scanned By Saad

ہوا تھا۔ عمران دروازے کے قریب ایک لمحے کے لئے رکا لیکن دوسری طرف سکوت تھا اس لئے عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خالی تھا جس کے سامنے والی دیوار میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک اور راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے اس کے کان میں آسکر کی آواز پڑی لیکن آواز ہلکی تھی اور دائیں طرف سے آ رہی تھی۔ عمران نے اپنا سر باہر نکال کر دیکھا تو دائیں ہاتھ پر ایک کمرے کے کھلے دروازے سے آسکر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران راہداری میں داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ لگ کر اس دروازے کی طرف کھسکتا چلا گیا۔ آسکر شاید بلیک سے باتیں کر رہا تھا کیونکہ اسے بلیک کی آواز بھی سنائی دی تھی۔ عمران دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔

"لارڈ صاحب کا لہجہ بتا رہا ہے بلیک کہ انہوں نے تمہاری تجویز کو پسند نہیں کیا۔ میں طویل عرصے سے ان کے ساتھ ہوں اس لئے مجھے ان کے لہجے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"لارڈ صاحب کو تم ہی سمجھاؤ آسکر۔ یہ عمران انسان نہیں ہے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے اگر اس سے اس طرح نجات مل سکتی ہے تو یہ بہرحال ہمارے لئے فائدہ مند رہے گی"۔ بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری فیصلہ تو بہرحال لارڈ صاحب ہی کر سکتے ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی تو راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور اندر رچرڈ بھی موجود ہے اور رچرڈ انتہائی محتاط اور تیز آدمی ہے۔ پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے ہمارے لئے کوئی خطرہ بن سکتے ہیں"۔ آسکر نے کہا۔

"میں وضاحت نہیں کر سکتا آسکر۔ بہرحال میں نے اپنے طور پر یہ آخری کوشش کی ہے اب یہ تمہاری اور لارڈ صاحب کی مرضی ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں"...... بلیک نے کہا۔

"لیکن اگر لارڈ صاحب نے فیصلہ تمہاری مرضی کے خلاف دیا تو پھر تمہارا کیا ردعمل ہو گا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آسکر نے کہا۔

"پھر میں فیبن سوسائٹی سے علیحدہ ہو جاؤں گا اور بس"۔ بلیک نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا"...... آسکر کے لہجے میں غصہ تھا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن یہ بتا دوں کہ میری سرکاری حیثیت بھی ہے"۔ بلیک نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے لارڈ صاحب آ جائیں پھر دیکھیں گے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں"...... آسکر کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آسکر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"سوری بلیک تمہارا مشورہ رد کر دیا گیا ہے اور لارڈ صاحب بھی اب یہاں نہیں آ رہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان تینوں قیدیوں کو ہلاک کر دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کرو گے"...... آسکر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے لارڈ صاحب سے میری بات کی تھی"...... بلیک نے کہا۔

"سوری۔ اب تو احکامات دیئے جا چکے ہیں اور تم جانتے ہو کہ فینن سوسائٹی کے یہ اصول ہیں کہ جب حکم دیا جائے تو اس کی تعمیل ہر صورت میں ہوتی ہے"...... آسکر نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"سنو آسکر۔ میں یہ کام خود نہیں کر سکتا البتہ میں یہاں بیٹھا ہوں تم جا کر انہیں ہلاک کر دو اور لارڈ صاحب کو کہہ دینا کہ بلیک نے انہیں ہلاک کیا ہے"...... بلیک کی آواز سنائی دی۔

"نہیں بلیک۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ میں لارڈ صاحب کے حکم کی تعمیل میں کسی قسم کی خلاف ورزی برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ چلو میرے ساتھ"...... آسکر کی سخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"ٹھیک ہے تم بیٹھو میں جا کر حکم کی تعمیل کر دیتا ہوں"۔ بلیک کی آواز سنائی دی تو عمران نے گن کاندھے سے نکالی۔

www.urdufanz.com

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... آسکر نے کہا اور پھر دروازے کی طرف قدموں کی آواز آتی سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اسی لمحے آسکر دروازے سے باہر آتا دکھائی دیا تو عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور پھر کمرہ آسکر اور اس کے پیچھے آتے ہوئے بلیک دونوں کی چیخوں اور عقب میں موجود کرسیوں پر گرنے کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں اس اچانک افتاد کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے تھے۔ آسکر اور بلیک دونوں نے نیچے گرتے ہی انتہائی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کے دونوں بازو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس بار وہ دونوں ہی ہوا میں اچھلتے ہوئے قلابازیاں کھا کر سر کے بل نیچے جا گرے۔ ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔ نیچے گر کر وہ دونوں ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرنے لگے لیکن پھر نیچے گرے اور ان کے جسم تیزی سے تڑپنے لگ گئے۔ ان دونوں کے چہرے تیزی سے بگڑتے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے تیزی سے جھک کر پہلے آسکر کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور پھر اس نے مڑ کر یہی عمل بلیک کے ساتھ دوہرایا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے جسم ساکت ہو گئے تھے لیکن ان کے تیزی سے بگڑتے ہوئے چہرے اب نارمل ہونے لگ گئے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر انہیں دیکھا اور پھر اس نے جھک کر آسکر کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر

Scanned By Saad

لاد کر تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

" اسے راڈز میں جکڑ دو"...... عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے آسکر کو ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دوبارہ پہلے والے کمرے میں آکر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بلیک کو اٹھایا اور اسے تیزی سے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ اس نے اسے بھی دوسری کرسی پر ڈالا اور پھر گن اس نے کاندھے سے اتار کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

" ٹائیگر تم باہر جاؤ اور پوری عمارت کی تلاشی لو۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے لیکن اگر کوئی ہو تو اسے ہلاک کر دو اور اس کے ساتھ ہی اس عمارت کی مکمل تلاشی لو"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عمران کے ہاتھ سے گن لی اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے صالحہ کی مدد سے بلیک کو راڈز میں جکڑا اور پھر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رچرڈ کو بھی اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈال دیا اور صالحہ نے اسے بھی راڈز میں جکڑ دیا۔

" کیا ہوا تھا۔ آپ نے واپسی میں بڑی دیر لگا دی"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے اسے آسکر اور بلیک کے درمیان ہونے والی گفتگو سے آگاہ کر دیا۔

" اوہ۔ پھر تو انہیں زندہ رکھنا حماقت ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

" ٹائیگر واپس آکر رپورٹ دے گا تب ہی اس بات کا فیصلہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

" باس عمارت میں اور کوئی آدمی نہیں ہے اور اس عمارت میں اسلحے کا ایک زیر زمین بہت بڑا سٹور ہے اور بس۔ ویسے یہ عمارت جزیرے کی آبادی سے ہٹ کر ساحل سمندر پر ہے اور دور تک اور کوئی عمارت نظر نہیں آ رہی"...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہوٹل سکاٹا سے نکال کر باقاعدہ یہاں لایا گیا تھا۔ اوکے تم باہر پہرہ دو میں ان سے چند باتیں کر لوں۔ ارے ہاں فون پیس اٹھا کر یہاں لے آؤ اور یہاں اس کا پلگ ساکٹ میں لگا دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران نے اٹھ کر پہلے بلیک کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔ چند لمحوں بعد بلیک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صالحہ ویسے ہی کرسی پر بیٹھی رہی تھی۔ چند لمحوں بعد بلیک نے لکی سی آواز میں کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی س نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ تم نے ان کرسیوں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سے رہائی حاصل کر لی"...... بلیک نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے ساتھ آسکر اور رچرڈ کو بھی کرسیوں میں جکڑے دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔

"میں نے تمہیں اس لئے پہلے ہوش دلایا ہے بلیک کہ تم اب اپنے وعدے کے بارے میں کیا کہتے ہو"...... عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا۔

"سوری عمران۔ میں ناکام رہا ہوں"...... بلیک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیوں"...... عمران نے جان بوجھ کر پوچھا۔ وہ دراصل بلیک پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس نے آسکر اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لی ہے۔

"لارڈ لاکسن نہیں مانا اس کے حکم کی ہر صورت میں تعمیل کی جاتی ہے"...... بلیک نے کہا۔

"تو پھر اب تم بتاؤ کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو تمہارے جی میں آئے۔ میں نے بہرحال اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ فیبن سوسائٹی بھی بچ جائے اور میں اور آسکر بھی لیکن ان لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کا واسطہ کس سے پڑ چکا ہے"...... بلیک نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہیں رہا کر دوں تو تمہارا کیا رد عمل ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے آسکر کو کہا تھا کہ اگر میری بات نہ مانی گئی تو میں فیبن سوسائٹی چھوڑ دوں گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ فیبن سوسائٹی دراصل مذہبی سوسائٹی ہے اس لئے یہاں فیبن سوسائٹی سے علیحدگی کا مطلب یقینی موت ہوتا ہے لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میری سرکاری حیثیت ہے اور فیبن سوسائٹی کم از کم حکومت گریٹ لینڈ سے دوبارہ ٹکرانے کی ہمت نہیں کرے گی"...... بلیک نے کہا۔

"لیکن تمہیں اب کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ فیبن سوسائٹی اب پہلے والی سوسائٹی نہیں رہی۔ اب یہ اسرائیلی حکومت کے تابع ہو گئی ہے اور اب اس کا ٹارگٹ گریٹ لینڈ کا شاہی نظام نہیں بلکہ مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکیشیا بنے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ ویسے اس وقت میرا خیال تھا کہ میں انہیں قائل کر لوں گا لیکن لارڈ نے جس طرح تمہاری موت کا حکم دے دیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ لوگ اپنی موت پر دستخط کر چکے ہیں"...... بلیک نے کہا۔

"میں نے تمہارے اور آسکر دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سن لی ہیں۔ لارڈ نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم ہم تینوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دو اور تم تیار ہو گئے تھے"...... عمران نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے سو فیصد یقین تھا کہ رچرڈ تمہیں سنبھالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا اس لئے صورت حال وہ نہیں ہو گی جو پہلے تھی۔ باقی تم جو چاہو سوچ لو اور جو چاہے عمل کرو"...... بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے فیبن سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ میں تمہیں خاموشی سے یہاں سے روانہ کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو میں علیحدہ تو ہو سکتا ہوں لیکن غداری نہیں کر سکتا۔ تم مجھے بے شک گولی مار دو لیکن میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم مجھ پر یقین کرو تو پھر اصل بات یہ ہے کہ فیبن سوسائٹی کے بارے میں شاید پوری تفصیل نہ ہی لارڈ کو معلوم ہو گی اور نہ ہی آسکر کو۔ لارڈ اس سوسائٹی کا چیئرمین ضرور ہے اور آسکر اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج لیکن فیبن سوسائٹی کا اصل مرکز کہاں ہے اور کون لوگ اس کے لئے کیا کیا کام کرتے ہیں اس کا علم شاید ان دونوں کو بھی نہیں ہو گا"...... بلیک نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے بلیک۔ اگر ایسا ہوتا تو لارڈ اور آسکر کی بات نہ مانی جاتی۔ ان کی توجہ سے ہی سوسائٹی نے اپنے مقاصد تبدیل کئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اصل میں فیبن سوسائٹی صرف حکم کی تعمیل کرتی ہے اور بس۔ لیکن سوسائٹی کیا ہے اور کہاں ہے اس کا علم اگر آسکر اور لارڈ کو ہوتا تو گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی اس کا سراغ بہرحال لگا لیتی۔ تم تو سپیشل ایجنسی کے چیف ہیرس کو ذاتی طور پر جانتے ہو۔ اس نے آج تک لاکھ ٹکریں ماریں لیکن وہ اصل آدمیوں تک نہیں پہنچ سکا"...... بلیک نے کہا۔

"تو پھر آسکر اور لارڈ کیا کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ پالیسی بناتا ہے جبکہ آسکر اس پالیسی کے تحت احکامات جاری کرتا ہے اور پھر اس کی تعمیل ہوتی ہے لیکن کہاں اور کس انداز میں شاید اس کا علم لارڈ اور آسکر دونوں کو نہیں ہو گا"۔ بلیک نے کہا۔

"آسکر کسے حکم دیتا ہے"...... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹائیگر نے فون پیس نہ صرف عمران کے قریب میز پر رکھ دیا تھا بلکہ اس نے اس کا پلگ بھی ساکٹ میں لگا دیا تھا۔

"امید ہے تم خاموش رہو گے"...... عمران نے بلیک کی طرف دیکھا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... دوسری طرف سے ایک سرد آواز سنائی دی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"انہیں آپ کے حکم کے مطابق بلیک نے گولیوں سے اڑا دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے رپورٹ کیوں نہیں دی اور تم ابھی تک وہاں کیوں موجود ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"بلیک کا خیال ہے کہ ان کی تعداد صرف تین نہیں ہو سکتی اس لئے وہ ان کے مزید ساتھیوں کی تلاش پر کام کر رہا ہے اور اس نے ہی مجھے مشورہ دیا ہے کہ جب تک اس کے ساتھی گرفتار ہو کر یہاں نہیں پہنچ جاتے ہمیں یہیں رہنا چاہیے"...... عمران نے آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اسے یہ کام کرنے دو لیکن اب جبکہ وہ اہم آدمی عمران ختم ہو گیا تو اب ہم نے اپنے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہے اس لئے تم دیباس کو اطلاع کر دو کہ وہ پاکیشیا کے خلاف اپنا مشن شروع کر دے اور تم ہیڈ کوارٹر میں رہو تاکہ دیباس سے ملنے والی اطلاعات مجھ تک پہنچا سکو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ دیباس کون ہے"...... عمران نے بلیک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ دیباس فین سوسائٹی کی وہ عملی قوت ہے جو کسی خفیہ مشن پر کام کرتی ہے"...... بلیک نے کہا تو

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ آسکر کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بلیک کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا تو بلیک کے حلق سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی۔ عمران کا بازو دوسری بار گھوما اور دوسری ضرب کے بعد بلیک کی گردن ڈھلک گئی تو عمران نے آسکر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد آسکر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد آسکر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے بھی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ بھی صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم۔ تم کیسے رہا ہو گئے"...... آسکر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور صالحہ کو دیکھ کر اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ تم ہمیں اس طرح راڈز میں جکڑ کر گولیوں سے اڑا دو گے۔ تم ہمیں نہیں جانتے لیکن بلیک جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ راڈز ہمیں بے بس نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہارا رچرڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ راڈز کو

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کھولنے اور بند کرنے کے بٹن تو سامنے سوئچ بورڈ پر ہیں اور وہاں تک تو تمہارے ہاتھ ویسے ہی نہیں جا سکتے۔ نہیں۔ یہ سب ممکن ہی نہیں ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے کسی صورت بھی اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی راڈز سے آزاد بھی ہو سکتے ہیں۔

"تمہاری حیرت دور کرنے کے لئے تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رچرڈ کے سوئچ پینل کے سامنے کھڑے ہونے سے لے کر آزاد ہونے تک کی ساری کارروائی بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سٹرینج۔ اوہ۔ تم تو جادوگر ہو۔ اوہ۔ بلیک ٹھیک کہتا تھا"...... آسکر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سب سے بڑا جادو عقل اور اس کا درست طور پر اور برموقع استعمال ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو آسکر نے اس طرح اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اسے واقعی عمران کی بات پر یقین آ گیا ہو۔

"اب اگر تمہاری حیرت دور ہو گئی ہو تو اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"...... عمران نے اچانک سرد لہجے میں کہا تو آسکر چونک کر اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے پہلی بار خیال آیا ہو کہ وہ تو آپس میں دشمن ہیں۔

"تم۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا"۔ آسکر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کمرے میں بیٹھ کر بلیک سے جو باتیں کی تھیں اور پھر لارڈ کی کال کے بعد تم نے جو کچھ بلیک سے کہا تھا وہ سب میں نے باہر کھڑے ہو کر سن لیا تھا۔ اگر ہم ان راڈز سے نجات حاصل نہ کر چکے ہوتے تو اب تک تمہاری گولیوں کا نشانہ بن چکے ہوتے۔ ان سب باتوں کے باوجود تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں"۔ عمران کا لہجہ اسی طرح بے حد سرد تھا۔

"بلیک نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ فیبن سوسائٹی آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گی۔ میں بھی وعدہ کرتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو"...... آسکر نے کہا۔

"ایک شرط پر چھوڑ سکتا ہوں کہ تم اپنی نیک نیتی ثابت کرو"۔ عمران نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"میں نیک نیتی سے ہی یہ سب کچھ کہہ رہا ہوں کیونکہ اب بلیک کی طرح مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ ہم لوگ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم ہمارے تصور سے بھی زیادہ تیز ہو"...... آسکر نے کہا۔

"اوکے پھر بتاؤ کہ ڈیباس کیا ہے"...... عمران نے کہا تو آسکر نے ایک بار پھر اچھلنے کی ناکام کوشش کی۔

"تم۔ تم ڈیباس کے بارے میں کیسے جانتے ہو"...... آسکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بلیک نے بتایا ہے کہ فیبن سوسائٹی کا عملی سیٹ اپ علیحدہ ہے اور اس بارے میں تم تو کیا لارڈ لاکسن بھی کچھ نہیں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

جانتا۔ لیکن مجھے اس کی بات کا یقین نہیں آرہا تھا لیکن پھر لارڈ نے یہاں کال کی تو میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں اسے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں تو اس نے کہا کہ اب تم ڈیباس کو اطلاع دے دو کہ وہ پاکیشیا مشن پر کام شروع کر دیں۔ اب تم بتاؤ کہ یہ ڈیباس کیا ہے اور پاکیشیا کے خلاف مشن کیا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مشن کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے لیکن تمہاری وجہ سے ڈیباس تک اسے پہنچانے سے روک دیا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ ڈیباس کے بارے میں مجھے بھی معلوم نہیں ہے اور لارڈ کو بھی معلوم نہیں ہے۔ لارڈ سے پہلے چیئرمین آندرے تھا۔ اس نے فیبن سوسائٹی قائم کی تھی اور اس نے ہی یہ سارا سیٹ اپ قائم کیا تھا۔ پھر آندرے ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو لارڈ لاکسن نے اس کی جگہ سنبھال لی۔ لارڈ لاکسن کا کام صرف آرڈرز دینے ہیں لیکن ان پر عمل ڈیباس کرتا ہے اور ڈیباس کون ہے۔ کیا ہے کہاں ہے اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک گریٹ لینڈ ٹکریں مارنے کے باوجود فیبن سوسائٹی کو ختم نہیں کر سکا"...... آسکر نے کہا۔

"تم مجھے بتاؤ کہ مشن کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں سچ سچ بتا دوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... آسکر نے کہا۔

www.urdufanz.com

"کوئی وعدہ نہیں۔ لیکن اگر واقعی تم نے ہم سے تعاون کیا تو ہو سکتا ہے کہ میں اس بات پر غور کروں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں چاہوں تو تمہارا لاشعور خود بخود سب کچھ اگل دے گا لیکن پھر تم ہمیشہ کے لئے ذہنی عدم توازن کا شکار ہو جاؤ گے اور تم جانتے ہو کہ جس کا ذہنی توازن درست نہ ہو اس کے بارے میں لارڈ اور سوسائٹی والے کیا کریں گے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ بتا دوں گا۔ پاکیشیا کے خلاف لارڈ نے اسرائیلی حکام کے لئے یہ مشن ترتیب دیا ہے اور وہ مشن یہ ہے کہ پاکیشیا میں ایٹم پر کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر احمد علی خان کو ہلاک کیا جائے"۔ آسکر نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور حقیقت یہ تھی کہ یہ مشن سن کر عمران کے ذہن میں بے اختیار زلزلہ سا آ گیا تھا کیونکہ ڈاکٹر احمد علی خان واقعی پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری میں مرکزی آدمی تھے۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا جاتا تو پاکیشیا شاید اس سلسلے میں صدیوں پیچھے چلا جاتا۔ گو عمران یہ بات بھی جانتا تھا کہ کوئی آدمی ناگزیر نہیں ہوتا اور انسان نے بہرحال مرنا ہے لیکن اس کے باوجود وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کسی خاص آدمی کی کیا اہمیت ہوتی ہے اور ڈاکٹر احمد علی خان کی اہمیت سے وہ بخوبی واقف تھا۔

"لیکن اس مشن پر عمل کیسے ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ بات ڈیباس نے سوچنی ہے۔ ہمارا کام اس تک مشن پہنچانا

Scanned By Saad

ہے اور بس"...... آسکر نے کہا۔

"تم کیسے ڈیباس تک اطلاع پہنچاتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"گریٹ لینڈ ٹائمز میں اشتہار دیا جاتا ہے اور پھر کوئی آدمی ہیڈ کوارٹر فون کرتا ہے۔ وہ ڈیباس کا نام لیتا ہے تو اسے مشن بتا دیا جاتا ہے"...... آسکر نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بہرحال کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"دیکھو آسکر تمہارے پاس زندگی بچانے کا آخری چانس ہے اس لئے جو کچھ تم چھپا رہے ہو وہ سب کچھ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اشتہار واقعی دیا جاتا ہے لیکن اس میں خصوصی فون نمبر دیا جاتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن اخبار میں تو روزانہ سینکڑوں اشتہار چھپتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خصوصی اشتہار ہوتا ہے۔ گریٹ لینڈ کے ایک قدیم گھڑی بنانے والے ادارے لینڈ ٹائم کے خصوصی ماڈل ڈیباس کی فروخت کا اشتہار ہوتا ہے"...... آسکر نے جواب دیا اور اس بار عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"فون نمبر تم اپنے ہیڈ کوارٹر کا دیتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کسی بھی ہوٹل کا فون نمبر اور وقت دیا جاتا ہے اور میں اس وقت اس ہوٹل میں موجود ہوتا ہوں"۔ آسکر نے جواب دیا۔

"فون پر کیا کوڈ دوہرائے جاتے ہیں جس سے تم سمجھ جاتے ہو کہ یہ اصل فون ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ہوٹل والوں کو بتا دیتا ہوں کہ میں قدیم گھڑیاں جمع کرنے والا ہوں اور میں نے اپنے ایک آدمی کو یہاں کا فون نمبر اور وقت دیا ہوا ہے اس لئے اگر لینڈ ٹائم کے بارے میں کوئی فون آئے تو میری بات کرا دی جائے اور وہ کرا دیتے ہیں۔ ہم باقاعدہ اس گھڑی کا سودا طے کرتے ہیں۔ وہ چار سو پاؤنڈ طلب کرتا ہے جبکہ میں ڈیڑھ سو پاؤنڈ پر اڑ جاتا ہوں۔ پھر وہ چار سو سے کم پر آتا ہے جبکہ میں ڈیڑھ سو سے آگے بڑھتا ہوں اور جب ہم دونوں سوا تین سو پاؤنڈ پر رضامند ہو جاتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ فون درست ہے۔ پھر وہ اپنا فون نمبر بتاتا ہے میں جا کر پبلک فون بوتھ سے اس نمبر پر بات کرتا ہوں اور اسے مشن بتا دیتا ہوں"...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم اس فون نمبر کے بارے میں معلومات ضرور کرتے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ دو تین بار میں نے کوشش کی ہے لیکن وہ نمبر یا تو بس اڈے کا ہوتا ہے یا ٹیکسی اڈے کا یا پھر کسی ریستوران کا۔ ہر بار مختلف نمبر بتایا جاتا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"یہ ڈیباس تمہیں رپورٹیں کیسے دیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کے فون پر ڈیباس کا نام بتا کر مختصر سی رپورٹ دی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

جاتی ہے حتیٰ کہ کامیابی کی رپورٹ بھی اسی طرح ملتی ہے اور میں رپورٹیں لارڈ تک پہنچا دیتا ہوں"...... آسکر نے جواب دیا۔

"پھر تم نے یہ ہیڈ کوارٹر کیوں بنا رکھا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر فیبن سوسائٹی کے انکم ونگ کے لئے ہوتا ہے"۔ آسکر نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"انکم ونگ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"فیبن سوسائٹی خود کفالت کی بنیاد پر کام کرتی ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر کے تحت باقاعدہ کئی تنظیمیں کام کرتی ہیں جو ہر قسم کی سمگلنگ اور جرائم کرتی ہیں اس کے نتیجے میں جتنی رقم وصول ہوتی ہے وہ فیبن سوسائٹی کے فنڈ میں جمع کر دی جاتی ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"پھر یہ رقم کہاں جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس میں سے ایک چوتھائی لارڈ لاکسن کے خصوصی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے۔ ایک چوتھائی ہیڈ کوارٹر کے اکاؤنٹ میں اور باقی آدھی رقم ڈیباس وصول کرتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"وہ کیسے وصول کرتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہر ماہ جتنی رقم بنتی ہے اس کا لفافہ سٹی بینک کے ایک مخصوص لاکر میں پہنچا دیا جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ دوسرے روز ہی یہ لفافہ نکال لیا جائے۔ بعض اوقات ہفتہ ہفتہ وہ پڑا رہتا ہے"۔ آسکر

نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بینک کے آدمی ان سے ملے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سپیشل لاکر ہے۔ اس کی جعلی چابی بنائی ہی نہیں جا سکتی۔ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے لیکن مجھے آج تک اس لفافے کے غائب کرنے کا طریقہ کار سمجھ میں نہیں آیا"...... آسکر نے جواب دیا۔

"لاکر نمبر کیا ہے اور اس کی چابی کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"چابی ہیڈ کوارٹر میں میرے آفس کی خفیہ سیف کے خفیہ خانے میں ہے"...... آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاکر کا نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے اب اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو تم لارڈ کو کیا کہو گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کیا کہنا ہے۔ تم نے خود ہی تو بتایا ہے کہ تم نے لارڈ کو کہہ دیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"اور تم اشتہار کب دو گے"...... عمران نے کہا۔

"کل۔ کیونکہ لارڈ کے حکم کی فوری تعمیل ضروری ہے"۔ آسکر نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں اور بلیک کو زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ میں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

نے بلیک کو اس لئے بے ہوش کر دیا تھا کہ وہ تمہارے اور میرے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکے اس لئے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اسے کیا بتاتے ہو اور کیا نہیں اور اس رچرڈ کے بارے میں بھی فیصلہ تم خود کرو گے۔ میں یہ بتا دوں کہ اگر تم نے ہمارے خلاف پھر کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہارا ہیڈ کوارٹر بھی تمہیں نہ بچا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں کوئی کارروائی نہیں کروں گا"...... آسکر نے جواب دیا۔

"میں فون پر تمہارے ہیڈ کوارٹر میں تم سے رابطہ کروں گا۔ مجھے اپنا خصوصی نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں آنے والی ہر کال ٹیپ ہوتی ہے اس لئے تم وہاں فون نہ کرو البتہ میں تمہیں اپنی رہائش گاہ کا نمبر دے دیتا ہوں۔ وہاں تم فون کر سکتے ہو"...... آسکر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ اگر تم نے یا بلیک نے ہمارے خلاف کوئی اقدام کیا تو پھر میں یہی سمجھوں گا کہ تم نے اب تک جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ غلط ہے اور پھر چاہے تم اور بلیک پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا اور اس کے بعد ظاہر ہے پھر کوئی رعایت نہیں ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آسکر کوئی جواب دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ آسکر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج

اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ مکمل ہی نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور اس بار آسکر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو عمران پیچھے ہٹا اور اس نے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کر کے ان تینوں کی کرسیوں کے راڈز غائب کر دیئے۔

"آپ اس آسکر اور رچرڈ کو کیوں زندہ چھوڑ رہے ہیں عمران صاحب"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ کو لامحالہ آسکر خود گولی مار دے گا اس لئے ہمیں اس کے خون میں ہاتھ رنگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور جہاں تک آسکر کو زندہ چھوڑنے کا تعلق ہے تو اگر اسے ہلاک کر دیا جاتا تو لارڈ لاکسن تک اس کی خبر پہنچ جاتی اور نتیجہ یہ کہ اسے معلوم ہو جاتا کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے۔ اب وہ مطمئن رہے گا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں"۔ عمران نے دروازے سے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔

"بلیک کو آپ نے شاید اپنا دوست ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بلیک کے ذمہ ہمارے ساتھیوں کی تلاش تھی اس لئے بلیک کی زندگی کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھیوں کی تلاش جاری ہے ورنہ سوسائٹی اس کی جگہ کسی اور گروپ کو سامنے لے آتی اور ہمارے لئے مسائل پیدا ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب آپ کا پروگرام کیا ہے"...... صالحہ نے بیرونی برآمدے میں

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

پہنچتے ہوئے کہا جہاں ٹائیگر مشین گن لئے موجود تھا۔

"فی الحال یہاں میک اپ تبدیل کریں گے اور پھر لارڈ لاکسن کو کور کرنا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ اس ڈیباس کو تلاش کریں گے"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"جو کچھ آسکر نے بتایا ہے اس کے تحت یہ طویل پراجیکٹ ہے جبکہ معاملات فوری نوعیت کے ہیں۔ سوسائٹی کا کوئی گروپ فوری طور پر پاکیشیا پہنچ سکتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی یہاں سے روانگی سے پہلے ہی ان پر ہاتھ ڈال لیا جائے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آسکر کے بقول لارڈ کو خود بھی ڈیباس کا علم نہیں ہے اور ویسے بھی اگر ہوتا تو پھر یہ سارا طویل چکر آسکر کے ذریعے نہ چلایا جاتا۔ لارڈ خود بھی تو براہ راست انہیں حکم دے سکتا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"آسکر صرف ہیڈ کوارٹر انچارج ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ ایسی خفیہ تنظیموں میں کیا کیا سلسلے ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ لارڈ خود ہی ڈیباس کا بھی ہیڈ ہو گا۔ باقی ساری کارروائی صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ کسی کو اس پر شک نہ ہو سکے کہ لارڈ کا بھی ڈیباس سے کوئی تعلق ہے۔ اس طرح کوئی بھی لارڈ کے ذریعے ڈیباس تک پہنچنے کا سوچ گا بھی نہیں"...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufanz.com

لارڈ اپنے محل کے اندر بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون پیسیز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ پھر جس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماسٹر بول رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"اینکر بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر چیف نے آپ کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹ دی ہے"...... اینکر نے کہا۔

Scanned By Saad

"ہاں۔ انہیں بلیک نے ہلاک کر دیا ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تمہارا کیا تعلق ہے ان سے"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو سراسر غلط رپورٹ دی گئی ہے ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آسکر مجھے غلط رپورٹ دے"..... لارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اینکر کی بات سن کر غصہ آگیا ہو۔

"آپ ون ہیڈ کوارٹر پر آ جائیں سب کچھ آپ کے سامنے آ جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"..... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن چند تفصیلات ایسی ہیں کہ فون پر نہیں بتائی جا سکتیں اس لئے آپ ون ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی کار محل کے ایک خفیہ راستے سے باہر آئی اور تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ یہ کار نہ صرف بلٹ پروف تھی بلکہ بم پروف بھی تھی۔ لارڈ عقبی سیٹ پر موجود تھا جبکہ ڈرائیونگ

سیٹ پر ایک نوجوان تھا۔ فرنٹ اور عقبی سیٹوں کے درمیان ایک شیشے کا پارٹیشن تھا لیکن اس شیشے کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں سے لارڈ تو دوسری طرف آسانی سے دیکھ سکتا تھا لیکن ڈرائیور کو عقبی سیٹ پر کچھ نظر نہ آ سکتا تھا اور ایسی ہی خصوصیت عقبی سیٹ کی سائیڈ اور عقبی شیشے کی تھی۔ کار گریٹ لینڈ کی مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد شہر کی شمال مغربی سمت میں آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر ایک عالی شان ہوٹل اوریگا کے سامنے موجود ایک عمارت کے بند گیٹ کے سامنے ڈرائیور نے کار روکی اور مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کھل گیا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ یہ ایک رہائشی عمارت تھی۔ ڈرائیور نے کار پورچ میں روکی تو لارڈ لاکن خود ہی نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اندرونی طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے میں ایک ہی دروازہ تھا۔ لارڈ نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو یہ دروازہ بھی میکانکی انداز میں کھل گیا اور لارڈ اندر ایک راہداری میں داخل ہوا تو اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ لارڈ تیز تیز قدم اٹھاتے اس راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔ لارڈ نے دیوار کے سامنے رک کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اپنے سر پر رکھے۔ چند لمحوں بعد دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور لارڈ نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اس نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں لارڈ کا استقبال کیا۔

"تم نے مجھے حیران کر دیا ہے اینکر۔ کیا واقعی جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ درست ہے"...... لارڈ نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دی ہے ماسٹر۔ آیئے"...... اینکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ لارڈ تیزی سے آگے بڑھا۔ اینکر اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ مختلف ڈیزائن کی مشینیں نصب تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے سے بنا ہوا ایک کمرہ تھا۔ لارڈ کا رخ اس کمرے کی طرف تھا۔ کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس میں کافی بڑی سکرین تھی جبکہ سامنے ایک میز پر مستطیل شکل کی مشین موجود تھی۔ میز کے پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"تشریف رکھیں ماسٹر"۔ اینکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لارڈ سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسری کرسی پر اینکر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ زیرو پوائنٹ پر انتہائی خفیہ کارکس کیمرے نصب ہیں جن کا علم آسکر سمیت کسی کو بھی نہیں ہے"۔ اینکر نے لارڈ سے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

"ان کیمروں نے جو فلم تیار کی ہے آپ اسے دیکھ لیں"۔ اینکر نے کہا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdufanz.com

سکرین پر جھماکے شروع ہو گئے اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا اور لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک بڑے کمرے کا منظر تھا جس میں راڈز میں جکڑے ہوئے گریٹ لینڈ کے تین باشندے بیٹھے ہوئے تھے جن میں ایک عورت اور دو مرد تھے۔ ان کے سامنے کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تیسرا ان کے پیچھے کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"یہ آسکر کے ساتھ کون ہے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یہ بلیک ہے۔ چونکہ یہ عمران کا دوست ہے اس لئے اس نے میک اپ کر رکھا ہے"...... اینکر نے کہا اور لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اینکر نے ایک بٹن دبایا تو مشین سے آوازیں نکلنے لگیں۔

"میں نے فلم کو باقاعدہ ایڈٹ کیا ہے ماسٹر تاکہ تمام صورت حال واضح ہو کر سامنے آ جائے"...... اینکر نے کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا جو اس کمرے میں ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔ فلم خاصی طویل ثابت ہوئی اور لارڈ لگاتار فلم دیکھتے ہوئے اور آوازیں سنتے ہوئے بار بار کرسی پر اچھلا لیکن اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ فلم جب ختم ہوئی اور سکرین دوبارہ آف ہو گئی تو لارڈ کے چہرے پر شدید ترین غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آسکر نے اپنی جان بچانے کے لئے اور بلیک نے اپنی دوستی کی غرض سے سوسائٹی سے غداری کی

Scanned By Saad

ہے۔ ویری بیڈ۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے شدید غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تک میں نے فلم نہیں دیکھی تھی مجھے بھی اس کا تصور تک نہ تھا ماسٹر"...... اینکر نے کہا۔

"لیکن تمہیں ان پر شک کیسے ہوا"...... لارڈ نے پوچھا۔

"رچرڈ میرا آدمی ہے اور اتفاقاً رچرڈ ان دونوں سے پہلے ہوش میں آ گیا۔ اس نے مجھے فون کر کے اطلاع دی تو میں حیران رہ گیا اور پھر میں نے رچرڈ کو کہہ کر آسکر اور بلیک دونوں کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوا دیئے اور اپنے آدمی بھجوا کر انہیں یہاں منگوا لیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے وہاں سے فلم بھی منگوا لی۔ اگر آسکر اور بلیک کو پہلے ہوش آ جاتا تو وہ لامحالہ اپنا راز رکھنے کے لئے رچرڈ کو گولی مار دیتے"...... اینکر نے کہا۔

"وہ ایجنٹ اب کہاں ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"میں نے ان کی تلاش شروع کرا دی ہے۔ انہوں نے زیرو پوائنٹ پر ہی میک اپ کئے ہیں جو آپ نے دیکھ لئے ہیں اور انہیں یقیناً یہ خیال تک نہ ہو گا کہ ان کی فلم بن رہی ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے اور لامحالہ پکڑے جائیں گے لیکن چونکہ سٹار لینڈ بہت بڑا جزیرہ ہے اس لئے انہیں تلاش کرنے میں کچھ وقت تو لگے گا"...... اینکر نے کہا۔

"یہ آسکر اور بلیک کہاں ہیں"...... لارڈ نے پوچھا۔

www.urdufanz.com

"یہیں موجود ہیں اور انہیں ابھی تک بے ہوش رکھا گیا ہے"۔ اینکر نے جواب دیا۔

"تمہارے آدمی انہیں سٹار لینڈ سے یہاں کس طرح لے آئے تھے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"انہیں مریض ظاہر کر کے چارٹرڈ ایمبولینس طیارے سے دارالحکومت لایا گیا اور پہلے انہیں ایک پرائیویٹ ہسپتال منتقل کیا گیا اور وہاں سے خاموشی سے انہیں یہاں لایا گیا ہے"...... اینکر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم واقعی بے حد دور اندیش ہو"...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو دیباس کے بارے میں آج تک سوائے چند افراد کے کوئی نہیں جانتا۔ بہرحال اب ان دونوں کے بارے میں کیا حکم ہے"...... اینکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غداری کی کیا سزا ہوتی ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں باہر سڑک پر پھینکوا دو"...... لارڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ماسٹر کہ انہیں روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کیا جائے کیونکہ بہرحال بلیک کا تعلق ایک طاقتور سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اس کی اچانک موت یا اس کی گمشدگی دونوں ہی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں"...... اینکر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا لیکن اب پاکیشیا مشن کا کیا ہو گا۔

Scanned By Saad

اسرائیلی حکام مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"ماسٹر آپ چیئرمین ہیں اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ میں نے اس فلم میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ اس کے بعد اطمینان سے پاکیشیا مشن پر کام کیا جائے گا کیونکہ ظاہر ہے سائنس دان کو تلاش کرنا پڑے گا اور پھر اس تک رسائی حاصل کرنا ہو گی اس کے بعد ہی مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ اس میں بہرحال کافی وقت بھی لگ سکتا ہے"...... اینکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے"۔ لارڈ نے کہا۔

"ماسٹر۔ اس عمران کو دیباس کے بارے میں آسکر نے جو کچھ بتایا ہے میں اسے ٹریپ کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح یہ جلدی ٹریپ میں آ جائیں گے"...... اینکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مناسب سمجھو کرو اور سنو اب آسکر کی جگہ ہیڈ کوارٹر میں بھی تم اپنا کوئی آدمی بھجوا دو"...... لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... اینکر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور لارڈ سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور واپس اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اس مشین روم میں آیا تھا۔ اینکر مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

www.urdufanz.com

سفید رنگ کی کار ایک انتہائی شاندار اور خوبصورت محل کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے رکی تو گیٹ کے باہر موجود دو باوردی دربانوں میں سے ایک تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران عقبی سیٹ پر موجود تھا۔ تینوں نے ایکریمی میک اپ کر رکھا تھا۔

"لارڈ صاحب سے ہماری ملاقات طے ہے۔ میرا نام بوفر ہے اور یہ میری سیکرٹری اور میرا ڈرائیور ہے"...... عمران نے عقبی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے دربان سے کہا۔

"یس سر"...... دربان نے حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ دربان آپ کی باتیں سن کر کچھ حیران نظر آ رہا تھا"...... صالحہ

Scanned By Saad

نے کہا۔

" یہ گریٹ لینڈ کے لوگ انتہائی وضعدار اور باتکلف سٹائل کے لوگ ہوتے ہیں جبکہ ایکریمی کھلنڈرے اور لاپرواہ طبیعت کے مالک ہیں۔ میں نے جس طرح ایکریمی انداز میں اپنا اور تم دونوں کا تعارف کرایا ہے اس پر یہ حیران ہو رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ دربان پھاٹک کی سائیڈ میں بنے ہوئے گارڈ روم میں داخل ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تو باہر نہ آیا البتہ جہازی سائز کا پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھلتا چلا گیا اور باہر کھڑے ہوئے دربان نے اندر جانے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔ طویل موٹروے سے گزر کر کار ایک وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئی۔ پورچ میں سفید رنگ کی ایک انتہائی قیمتی اور جدید ماڈل کی رولز رائس کار پہلے سے موجود تھی۔ کار رکتے ہی عمران نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ اور ٹائیگر بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک بھاری جسم کا آدمی سیڑھیاں اتر کر پورچ کی طرف آیا۔ اس کے جسم پر گرے رنگ کا سوٹ تھا اور اپنے حلیہ، لباس اور چال ڈھال سے واقعی کوئی لارڈ ہی لگ رہا تھا لیکن عمران نے چونکہ لارڈ جوزف کو دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہ لارڈ کا مینجر وغیرہ ہو گا۔

" میرا نام مارٹن ہے جناب اور میں لارڈ صاحب کا سیکرٹری ہوں"...... اس آدمی نے بڑے باوقار اور مہذب لہجے میں کہا۔

" کیا مجھے بھی ایک بار پھر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانا

پڑے گا"...... عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں سر۔ لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ تشریف لائیں"۔ سیکرٹری نے بغیر ماتھے پر شکن ڈالے اسی طرح مہذب انداز میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں صوفے پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لارڈ جوزف ہے۔

" خوش آمدید مسٹر بوفر"...... لارڈ نے اٹھ کر خوشی سے ان کا استقبال کیا۔

" یہ میری سیکرٹری فیری اور یہ میرا گارڈ ہے مائیکل"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

" تشریف رکھیں"...... لارڈ نے ان سے مصافحہ کئے بغیر صرف سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مارٹن ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب کے تین جام تھے۔

" سوری لارڈ صاحب۔ ہم میں سے کوئی شراب نہیں پیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ مارٹن مشروب لے آؤ"...... لارڈ نے بغیر کسی تبصرے یا حیرت کا اظہار کئے مارٹن سے کہا۔

" یس لارڈ"...... مارٹن نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"مسٹر بوفر آپ نے فون پر بتایا تھا کہ آپ کے پاس قدیم مصری ایسے نوادرات ہیں جو نایاب ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... لارڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں اور اسی سلسلے میں ہم حاضر ہوئے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہاں گریٹ لینڈ تو کیا پوری دنیا میں لارڈ جوزف سے زیادہ نوادرات کا قدردان اور کوئی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن پہلے میں یہ نوادرات دیکھوں گا اور پسند کروں گا۔ کیا آپ کے پاس ان کا البم ہے"...... لارڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور مارٹن ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس بار ٹرے میں مشروب کے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور پھر جس طرح خاموشی سے آیا تھا اسی طرح خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"یہ ایسے نوادرات ہیں لارڈ صاحب کہ ان کی تصویریں بنا کر ہم نے موت نہیں خریدنی۔ مصری نوادرات کی چوری کے خلاف کام کرنے والا واچ ڈاگ اور پھر پورا محکمہ بھی ان نوادرات کو تلاش کرتا پھر رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر پہلے سے کہیں زیادہ دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے۔

"چلیں آپ ان کی زبانی تفصیل بتا دیں"...... لارڈ نے کہا۔

"شہزادی ست آمن کے بارے میں تو آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے"...... عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

"شہزادی ست آمن کا شاہی تاج کیسا نوادر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا واقعی۔ کیا اصل"۔ لارڈ نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یقین نہ کرنے والی کیفیت تھی۔

"جی ہاں۔ اصل۔ اسی لئے تو واچ ڈاگ پاگل ہو رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی فرعون اخناتون کی شاہی مہر بھی ہو تو آپ خود بتائیں کہ کیا قیامت نہ ٹوٹ پڑی ہو گی مصریوں پر"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اوہ۔ ناقابل یقین۔ کیا میں انہیں دیکھ سکتا ہوں"...... لارڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ضرور دیکھ سکتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے دیکھے بغیر تو آپ کو یقین بھی نہیں آئے گا اور بوفر تو ہمیشہ کھرا سودا کرنے میں پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن اس کے لئے آپ کو لارڈ لاکسن کی صاحبزادی ارما سے خفیہ طور پر ملنا ہو گا"... عمران نے کہا تو لارڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ارما سے کیوں"... لارڈ نے انتہائی حیرت

Scanned By Saad

بھرے لہجے میں کہا۔

"ارما کے بارے میں آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ وہ بھی نوادرات کی انتہائی شوقین ہے اور اس کے پاس بھی مصری نوادرات کی انتہائی قیمتی کولیکشن ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔لیکن"...... لارڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"ارما ہمارے سنڈیکیٹ کی پرانی گاہک ہے اور چونکہ چوری شدہ مصری نوادرات اگر گریٹ لینڈ کے کسی آدمی کی ملکیت میں ہوں تو وہ خودبخود قانونی بن جاتے ہیں کیونکہ گریٹ لینڈ اور مصر کے درمیان اس سلسلے میں کوئی معاہدہ نہیں ہے اور پھر گریٹ لینڈ کے لارڈز سب سے بڑے گاہک بھی ہیں۔ارما بھی ان گاہکوں میں شامل ہے اور ہمارے سنڈیکیٹ کے چیف سے ان کے براہ راست تعلقات بھی ہیں۔چیف سب سے پہلے ارما کو ہی اطلاع دیتے ہیں اور اگر وہ انہیں نہ خریدیں تو پھر دوسرے گاہکوں کو مال فروخت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی یہ نوادر حاصل کئے گئے انہیں فوری طور پر گریٹ لینڈ منتقل کر دیا گیا اور پھر چیف نے حسب دستور ارما کو اطلاع دی تو انہوں نے ان میں انتہائی گہری دلچسپی ظاہر کی جس پر چیف نے ہمیں اطلاع دی اور ہم نے ارما صاحبہ سے رابطہ کیا لیکن ان کے والد لارڈ لاکسن نے ان دنوں اپنے کسی مقصد کی خاطر ارما صاحبہ کی آمدورفت پر بھی پابندی لگا رکھی ہے اور بذات خود بھی چوبیس گھنٹے اپنے محل میں رہ رہے ہیں اور کسی بھی شخص کو چاہے وہ کوئی بھی

کیوں نہ ہو محل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی اور اتفاقاً جب ہم نے ان سے رابطہ کیا تو لارڈ لاکسن گریٹ لینڈ سے سٹار لینڈ گئے ہوئے تھے اس لئے ارما صاحبہ کسی خفیہ راستے سے ہمارے پاس آئیں اور انہوں نے نوادرات دیکھے۔انہیں چیک کیا اور پھر انہوں نے وہیں سے چیف سے فون پر بات کی اور سودا طے ہو گیا البتہ رقم کی ادائیگی لارڈ لاکسن کی آمد تک ملتوی کر دی گئی۔چونکہ چیف کو ان پر اعتماد تھا اس لئے چیف نے انہیں نوادر ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی۔چنانچہ ارما صاحبہ نوادرات اپنے ساتھ محل میں لے گئیں لیکن لارڈ لاکسن واپس آئے تو ہم نے ارما صاحبہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو پہلے تو رابطہ ہی نہ ہونے پایا کیونکہ ان کو فون پر بھی آنے کی اجازت نہ تھی لیکن بہرحال کسی نہ کسی طرح رابطہ ہوا تو انہوں نے بتایا کہ لارڈ لاکسن نے پیمنٹ کرنے سے انکار کر دیا ہے جس پر ہم نے انہیں نوادرات واپس کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کا نام لیا اور مجھے کہا کہ ہم آپ سے مل لیں۔انہوں نے ہی مجھے بتایا ہے کہ آپ منہ مانگی قیمت دے سکتے ہیں اور آپ لارڈ لاکسن صاحب کی طرف سے پابندی کے باوجود نودرات تک پہنچ بھی سکتے ہیں۔میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ سے خود بات کر لیں لیکن انہوں نے بتایا کہ محل میں لارڈ لاکسن نے ایسا کمپیوٹر نصب کرا دیا ہے جس کی موجودگی میں نہ ہی وہ باہر کسی سے بات کر سکتی ہے اور نہ کسی کی کال رسیور کر سکتی ہے لیکن انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ ہم

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

جب آپ سے ملیں گے تو وہ ہمارے ساتھ نوادرات دیکھنے آئیں گے تو پھر بات بھی ہو جائے گی اور نوادرات بھی اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو دے دیئے جائیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو نوادرات ارما کی تحویل میں رہیں گے جبکہ قیمت آپ ادا کریں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا اور اب ہم یہاں موجود ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ارما میری منگیتر ہے اس لئے مجھے ان سے ملنے پر کیسے پابندی لگ سکتی ہے اور مجھے ارما کے اس شوق کا بھی علم ہے۔ ٹھیک ہے میں ارما سے بات کرتا ہوں۔ اگر اس نے نوادرات چیک کر لئے ہیں تو نوادرات اس کے پاس ہی رہیں گے پیمنٹ میں کر دوں گا"...... لارڈ نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔ ہمیں تو بہرحال پیمنٹ سے غرض ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کتنی رقم میں سودا ہوا ہے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"آپ خود ارما صاحبہ سے پوچھ لیں۔ وہ غلط بات نہیں کیا کرتیں"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"براہ مہربانی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیں تاکہ ہم بھی آپ کی بات چیت سن سکیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگے اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس لارڈ لاکسن مینشن"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ جوزف بول رہا ہوں۔ ارما سے بات کراؤ"...... لارڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ سوائے ان کے اور کسی کی کال رسیور نہ کی جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ جوزف کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ"...... لارڈ جوزف نے کہا۔

"سوری سر۔ لارڈ صاحب اس وقت محل میں موجود نہیں ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ جوزف نے انتہائی غصے کے عالم میں رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ کیا چکر ہے۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا"...... لارڈ جوزف کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی تھے۔

"آپ لارڈ صاحبان کے اپنے مسائل ہوتے ہوں گے۔ ہمیں ان سے کوئی غرض نہیں۔ آپ برائے کرم ہمارے ساتھ چل کر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

نوادرات دیکھ کر پیمنٹ کر دیں تاکہ ہم جا سکیں ورنہ ہم چیف کو اطلاع کر دیں گے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ سنڈیکیٹ ان معاملات میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔اس کے لہجے میں دھمکی واضح تھی۔

"ٹھیک ہے۔آپ یہاں ٹھہریں میں جا کر نوادرات دیکھ آتا ہوں"...... لارڈ جوزف نے کہا۔

"سوری لارڈ آپ انہیں ہماری موجودگی میں دیکھیں گے۔یہ کاروبار کا اصول ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے چلو میرے ساتھ لیکن پیمنٹ میں واپس یہاں آ کر ہی کروں گا"...... لارڈ جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہمیں علیحدہ علیحدہ کاروں میں جانا ہو گا یا"...... عمران نے کہا۔

"میں اپنی کار میں جاؤں گا اور تم میرے پیچھے آؤ گے"...... لارڈ جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد محل سے پہلے لارڈ جوزف کی رولز رائس کار باہر نکلی۔اس کے پیچھے عمران کی کار تھی۔

"کمال ہے عمران صاحب۔آپ ڈرامہ اس انداز میں ترتیب دیتے ہیں کہ سب کچھ ویسے ہی ہوتا ہے جیسے کہ آپ چاہتے ہیں"...... صالحہ

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے۔میں بہت سے آپشن بھی ساتھ کھلے رکھتا ہوں۔اب دیکھو اگر لارڈ لاکسن محل میں موجود ہوتا تو لارڈ جوزف کی بات لارڈ لاکسن سے ہو جاتی تو پھر اس گفتگو کے نتیجے میں ہو سکتا تھا مجھے کوئی دوسرا آپشن اختیار کرنا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"لیکن باس وہاں نوادرات تو نہ ہوں گے پھر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"صالحہ کی فرینڈ ارما تو ہو گی اور ارما بہرحال لارڈ لاکسن کی بیٹی ہے۔اگر صالحہ اس سے ملاقات نہیں کر سکی لیکن صالحہ نے اس کے نوادرات کے شوق اور لارڈ جوزف سے اس کی منگنی کے بارے میں بتا کر مجھے کامیاب ڈرامہ کرنے کا مواد دے دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ تو میں نے آپ کے پوچھنے پر ویسے ہی سرسری طور پر بتایا تھا۔مجھے یہ تو اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ ان بے ضرر سی معلومات سے اس قدر کامیاب ڈرامہ بنا لیں گے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کبھی کمہار کو مٹی سے برتن بناتے ہوئے دیکھا ہے تم نے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو نہیں دیکھا البتہ ٹی وی پروگرامز میں اکثر دکھایا جاتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اس کے ہاتھ میں خام مٹی ہوتی ہے لیکن اس کی انگلیاں اس مٹی کو دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی خوبصورت اور دلکش برتن میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح ڈرامہ لکھنے والے کے پاس خام معلومات ہوتی ہیں لیکن وہ انہی خام معلومات کی بنیاد پر خوبصورت ڈرامہ ترتیب دے دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہو۔

ٹائیگر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ وہ لارڈ جوزف کی کار کے پیچھے کار چلا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں کنگ کالونی میں داخل ہو گئیں اور پھر انہیں دور سے ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا انتہائی شاندار اور وسیع و عریض محل صاف نظر آنے لگ گیا لیکن لارڈ کی کار اس سڑک پر جو اس محل کے مین گیٹ کی طرف جاتی تھی مڑنے کی بجائے دائیں طرف مڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ گھوم کر اس محل کے عقبی طرف بنے ہوئے ایک خوبصورت گارڈن کی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ ٹائیگر نے بھی کار پارکنگ میں روک دی۔ لارڈ جوزف کی کار کا باوردی ڈرائیور نیچے اترا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو لارڈ جوزف کار سے باہر آگیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی کار سے باہر آچکے تھے۔

"تم اکیلے میرے ساتھ آؤ گے۔ تمہارے ساتھی یہیں رہیں گے"...... لارڈ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری لارڈ۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ یہ سیکرٹری اور یہ آدمی دونوں چیف کے نمائندے ہیں ان کی موجودگی ہر حالت میں ضروری

ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"او کے۔ آؤ"...... لارڈ جوزف نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پارک کے ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے جہاں درختوں کی کثرت تھی۔ لارڈ جوزف نے ایک جھاڑی میں ہاتھ ڈالا تو چند لمحوں بعد ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جھاڑی کے قریب زمین کا ایک چوکور ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور نیچے راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ"...... لارڈ جوزف نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو لارڈ نے زمین پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو وہ ڈھکن بند ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس سرنگ میں ہلکی سی روشنی نمودار ہو گئی۔

"بڑا پراسرار سا راستہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے سینکڑوں دشمن ہوتے ہیں اس لئے ہم لارڈز اپنے محلوں میں ایسے خفیہ راستے بنواتے ہیں"...... لارڈ جوزف نے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلا دیا۔

"کیا لارڈ لاکسن کو آپ کی اس طرح آمد کا علم نہیں ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہو بھی جائے تب بھی کیا فرق پڑتا ہے۔ ویسے جب تک ہم خود

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اطلاع نہ دیں ایسا نہیں ہو گا کیونکہ یہ راستہ ارما کی رہائش کے مخصوص حصے میں جا نکلتا ہے"...... لارڈ جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ شاید اپنی فرینڈ ارما کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ ایک دیوار سے بند ہو گئی لیکن لارڈ جوزف نے دیوار کی جڑ میں کسی ابھرے ہوئے پتھر پر آہستہ سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور خلا سا پیدا ہو گیا۔ دوسری طرف ایک شاندار انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ تھی لیکن یہ خالی تھی۔ لارڈ جوزف اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ لارڈ جوزف نے مڑ کر ایک بار پھر زمین پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے برابر ہو گئی۔ لارڈ جوزف اس کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ البتہ عمران نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹک کر اشارہ کر دیا تھا اور انہوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف راہداری تھی جس کا اختتام پھر ایک دروازے پر ہو رہا تھا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے موسیقی کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لارڈ جوزف کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر وہ دروازے کے سامنے پہنچ کر تیزی سے اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ یہاں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی جینز اور

شرٹ پہنے ایک جھولنے والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور وہ اس انداز میں جھول رہی تھی جیسے موسیقی سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی ہو۔

"ارما"...... لارڈ جوزف نے کہا تو وہ لڑکی بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم۔ یہ لوگ۔ یہ کون ہیں"...... ارما انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم انہیں نہیں پہچانتی جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے تمہیں نوادرات دیئے ہیں"...... لارڈ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ جوزف کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر قالین پر جا گرا۔ اسی لمحے صالحہ کسی بھوکی بلی کی طرح ارما پر جھپٹ پڑی جس کا منہ شاید چیخ مارنے کے لئے کھل رہا تھا۔ پھر اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ صالحہ کے بازوؤں میں جھول گئی جبکہ لارڈ جوزف نیچے گر کر اٹھنے لگا تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور لارڈ دوبارہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے دوسرے کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"دروازہ بند کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اسے کرسی پر بٹھا دو صالحہ"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے ارما کو صوفے کی ایک سنگل کرسی پر بٹھا دیا۔

"ٹائیگر۔ بیلٹ سے اس کے بازو اس کے عقب میں کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"صالحہ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر ارما کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صالحہ پیچھے ہٹ گئی۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور آگے بڑھ کر وہ ارما کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر اس کے عقب میں کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد ارما نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکتی تھی اور صالحہ نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ویسے بھی اسے اٹھنے سے روک دیا تھا۔

"سنو ارما اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو ہمارے سوالوں کے درست جواب دینا"...... عمران نے مشین پسٹل کی لمبی سی نال کا سرا ارما کی کنپٹی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ لارڈ جوزف۔ کیا یہ مر گیا ہے"...... ارما نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی صرف بے ہوش ہے لیکن اسے تمہارے سامنے گولی ماری جا سکتی ہے اور تمہیں بھی"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر ہم نے کیا قصور کیا ہے۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھے مت مارو۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں"...... ارما نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔ الفاظ اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔ اس کا جسم خوف سے کانپنے لگ گیا تھا۔

"ہم تمہارے دشمن نہیں دوست ہیں لیکن اگر تم نے ہم سے کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو تمہارے اس خوبصورت جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور اب میں جو کچھ پوچھ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔ اس کے درست جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ تمہارا باپ لارڈ لاکسن کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ڈ۔ ڈیڈی محل میں ہیں"...... ارما نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تھوڑی دیر پہلے لارڈ جوزف نے تمہارے ڈیڈی سے فون پر بات کرنا چاہی تو اسے بتایا گیا کہ وہ محل سے باہر گئے ہوئے ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی باہر گئے تھے لیکن ابھی چند لمحے پہلے انہوں نے مجھے فون کر کے واپس آنے کی اطلاع دی ہے۔ ان کی عادت ہے کہ وہ جاتے

www.urduflanz.com

Scanned By Saad

وقت بھی اور آنے کے بعد بھی مجھے ضرور اطلاع کرتے ہیں۔ آپ ایکریمی ہیں اس لئے شاید اس بات کو نہ سمجھ سکیں لیکن گریٹ لینڈ میں اسے وضع داری کہا جاتا ہے"...... ارما نے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گئی تھی۔

"کیا آپ اس بات کو کنفرم کرا سکتی ہیں"...... ارما نے کہا۔

"کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی اور نہ مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے"...... ارما نے کہا۔

"سنو۔ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں۔ سمجھی۔ ایک لمحے میں تمہاری یہ نازک سی گردن ٹوٹ سکتی ہے جیسے کہہ رہا ہوں ویسے کرو"...... عمران نے یکلخت انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کر سکتی ہوں"...... ارما ایک بار پھر خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"فون پر ان سے بات کرو تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے سچ بولا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تو بندھی ہوئی ہوں۔ میں کیسے فون کر سکتی ہوں"۔ ارما نے کہا۔

"نمبر بتاؤ لیکن وہ نمبر جو ڈائریکٹ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاٹ لائن پر ہماری بات ہوتی ہے۔ وہ سامنے سرخ رنگ کا فون ہے اس پر ایک ہی بٹن ہے۔ اسے پریس کرو تو ڈیڈی سے بات ہو سکتی ہے"...... ارما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو بجلی کی

سی تیزی سے گھوما اور ارما کی کنپٹی پر پڑنے والی اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب سے ارما ایک ہلکی سی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران واپس مڑا اور اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ایک بھاری سی اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ارما بول رہی ہوں ڈیڈی"...... عمران نے ارما کے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آپ یہاں میرے پاس آئیں۔ لارڈ جوزف یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ محل کے ملازمین کو اس بارے میں اطلاع ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ لارڈ جوزف اور تمہارے کمرے میں اور بے ہوش۔ کیا کہہ رہی ہو"...... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز میں شدید حیرت نمایاں تھی۔

"میں موسیقی سن رہی تھی کہ اچانک لارڈ جوزف کمرے میں آ گیا اور میں ابھی حیران ہو رہی تھی کہ وہ یہاں کیسے آ گیا کہ وہ قالین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی کہ اسے ہوش میں لے آؤں لیکن وہ مجھ سے ہوش میں نہیں آ رہا"...... عمران

www.Urdufanz.com

Scanned By Saad

نے کہا۔

"ویری سرنج۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"صالحہ تم یہاں رکو گی۔ مجھ سے ایک چھوٹی سی غلطی ہو گئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ لارڈ لاکسن اکیلا نہ آئے۔ میں اور ٹائیگر باہر کسی جگہ چھپ کر اسے چیک کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیسی غلطی"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارما نے بتایا تھا کہ یہ ہاٹ لائن ہے اس لئے لامحالہ اس پر صرف باپ بیٹی کی ہی بات ہو سکتی ہے جبکہ میں نے اس کے ہیلو کہنے کے جواب میں باقاعدہ اپنا تعارف کرایا تھا۔ اس بات پر وہ کھٹک گیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جسے ٹائیگر نے بند کیا تھا۔ ٹائیگر اس دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا اس نے اس نے عمران کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے سر باہر نکال کر جھانکا۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف بند تھی جبکہ دوسری طرف سے خاصی طویل تھی اور اس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں بند دروازے کے دوسری طرف قدموں کی آہٹ سنائی

دی تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا تیزی سے آگے بڑھا۔ عمران اور ٹائیگر دروازے کے بھاری پٹوں کے پیچھے آ گئے تھے اور ویسے بھی وہ ساکت کھڑے تھے اور انہوں نے سانس روک رکھے تھے اس لئے آنے والے کو احساس ہی نہ ہو سکا تھا کہ وہاں آدمی موجود ہیں۔ یہ واقعی لارڈ لاکسن تھا۔ جب چند لمحوں تک اس کے پیچھے کوئی نہ آیا اور لارڈ بھی دروازے تک پہنچ گیا جو اس کمرے کا تھا جہاں صالحہ اور ارما دونوں موجود تھیں تو عمران تیزی سے دروازے کے پٹ کی اوٹ سے نکل آیا۔

"لارڈ صاحب"...... عمران نے کہا تو لارڈ ایک جھٹکے سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جبکہ عمران اس دوران اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ لارڈ حیرت کے اس جھٹکے سے سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے پہلو کے بل ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے نیچے گر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے لارڈ کی کنپٹی پر اس کی لات پوری قوت سے پڑی اور لارڈ چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر اس دوران دروازہ بند کر چکا تھا البتہ وہ اسی دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"اسے بند کر کے تم یہیں ٹھہرو اور اگر کوئی آئے تو اسے اسلحہ کے بغیر ختم کر دینا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر لارڈ کو اٹھایا اور تیزی سے دروازے میں داخل ہو گیا۔

"یہ اکیلا ہی آیا ہے"...... صالحہ نے ایک سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شاید لارڈ جوزف کا نام سن کر اس کا شک دور ہو گیا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے لارڈ جوزف کے بارے میں کوئی اجنبی تو نہیں جان سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ کو صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس نے اپنی بیلٹ اتاری اور اس کی مدد سے اس نے لارڈ کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس کے ہاتھ اچھی طرح باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے لارڈ کا منہ کھولا اور انگلی کی مدد سے اس نے دانت چیک کرنے شروع کر دیئے۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں لارڈ نے دانتوں میں کوئی زہریلا کیپسول نہ چھپا رکھا ہو کیونکہ فیبن سوسائٹی کے بڑے لوگ پکڑے جانے پر خودکشی کر لیا کرتے تھے لیکن لارڈ کے دانتوں میں کوئی کیپسول موجود نہ تھا۔

"یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اس لئے دروازہ بند کر دو"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ جوزف کو بھی اٹھا کر ایک صوفے پر ڈال دیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ابھی دیر ہے اسے ہوش آنے میں"...... عمران نے چند لمحوں بعد

www.urdufanz.com

ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر لارڈ لاکسن کی طرف بڑھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

Scanned By Saad

اینکر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ دی اے بول رہا ہوں"...... اینکر نے لہجہ بدل کر کہا۔

"وی تھرٹین بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو اینکر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس"...... اینکر نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس تین ایکریمی جن میں ایک عورت اور دو مرد شامل ہیں لارڈ جوزف سے ملنے آئے۔ اس کے بعد لارڈ جوزف ان تینوں کے ساتھ اپنی کار میں چلے گئے۔ یہ ایکریمی اپنی کار میں تھے جبکہ لارڈ جوزف اپنی کار میں اور ابھی ڈرائیور واپس آیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ لارڈ جوزف ان تینوں ایکریمیوں کو ایک خفیہ راستے سے لارڈ لاکسن کے محل میں لے گئے ہیں اور پھر کافی دیر بعد اس ایکریمی عورت نے

واپس آ کر اس ڈرائیور سے کہا کہ لارڈ جوزف کا حکم ہے کہ وہ واپس چلا جائے اور لارڈ جوزف ابھی وہیں رہیں گے اور پھر ڈرائیور واپس آ گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر نے منہ بنا لیا۔

"تو اس رپورٹ میں کیا خاص بات ہے۔ لارڈ جوزف لارڈ لاکسن کی بیٹی ارما کا منگیتر ہے اور پہلے بھی وہ اس خفیہ راستے سے آتا جاتا رہتا ہے اور اس کا علم لارڈ لاکسن کو بھی ہے لیکن ہم لارڈ کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کے قائل نہیں ہیں"...... اینکر نے منہ بناتے ہوئے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"باس اس بار وہ تین ایکریمی بھی لارڈ جوزف کے ساتھ گئے ہیں حالانکہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ لارڈ جوزف کسی اجنبی کو اس خفیہ راستے سے لے گئے ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ جوزف انتہائی ذمے دار نوجوان ہیں۔ ظاہر ہے کوئی ایسا مسئلہ ہو گا جس کی وجہ سے وہ انہیں ساتھ لے گیا ہو گا ہمیں کسی کے پرائیویٹ معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے سمجھے"۔ اینکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ خواہ مخواہ کی کرید میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ چھوٹے لوگ"...... اینکر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ دی اے بول رہا ہوں"...... اینکر نے قدرے سرد لہجے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

میں کہا۔

"وی سکس بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس"...... اینکر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک اطلاع ملی ہے کہ وہ ایک سفید رنگ کی جدید ماڈل کی کار میں موجود ہیں اور ایکریمی میک اپ میں ہیں اور باس یہ کار لارڈ لاکسن کے محل کے عقب میں واقع پارک کی پارکنگ میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہ ایکریمی پارک میں کہیں نظر آرہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ انہیں شاید اطلاع مل گئی ہے جس کی بنا پر وہ کار کو وہیں چھوڑ کر غائب ہوگئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر بری طرح چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ایکریمی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"...... اینکر نے کہا۔

"باس۔ سٹار کلب کے مینجر جیرالڈ کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ اس کے تعلقات پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہیں اور وہ سیکرٹ سروس کے لئے یہاں مخبری کا کام کرتا ہے جس پر اس جیرالڈ کے نمبر ٹو سے رابطہ کیا گیا تو اس نے بتا دیا کہ پچھلے دنوں جیرالڈ نے اپنی ہی کمپنی سٹار پراپرٹی سنڈیکیٹ کے ذریعے ایک کوٹھی اور کار پاکیشیا سے آنے والی کال کی بنیاد پر الاٹ کی تھی۔ یہ کوٹھی گرین کالونی کی

کوٹھی نمبر بارہ اے تھی۔ جب اس کوٹھی کو چیک کیا گیا تو یہ کوٹھی خالی تھی لیکن اس کی اندرونی چیکنگ سے پتہ چلا کہ وہاں بہرحال لوگ رہ رہے ہیں۔ ان کا سامان بھی موجود تھا۔ ان کا سامان چیک کیا گیا تو اس میں میک اپ کا جدید ترین سامان بھی موجود تھا جس کے بعد ادھر ادھر سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ یہاں رہنے والے تین ایکریمی ہیں جن میں ایک عورت اور دو مرد ہیں اور پھر ساتھ والی کوٹھی کے ایک ڈرائیور سے اس کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ بھی معلوم ہو گیا جس پر اس کار کی تلاش شروع ہو گئی تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ اس کار میں تین ایکریمی افراد کو دیکھا گیا ہے اور پھر یہ اطلاع ملی کہ یہ کار لارڈ جوزف کے محل کے قریب بھی دیکھی گئی تھی۔ بہرحال آخری اطلاع ابھی ابھی ملی ہے کہ یہ کار لارڈ لاکسن کے محل کے عقب میں موجود پارک کے باہر مخصوص پارکنگ میں موجود ہے اور کافی دیر سے خالی ہے"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کراتا ہوں"...... اینکر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں تیزی سے بجنے لگ گئی تھیں کیونکہ وی تھرٹین کی رپورٹ اور اب وی سکس کی رپورٹ کے بعد اس بات میں بہرحال وزن پیدا ہو گیا تھا کہ لارڈ جوزف کے ساتھ جو تین ایکریمی محل کے اندر گئے ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہو

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سکتے ہیں اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا اس طرح لارڈ کے محل میں داخل ہونا اس کے نزدیک انتہائی خطرناک صورت حال تھی اس لئے اس نے فوری طور پر ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن ایکشن میں آنے سے پہلے وہ لارڈ لاکسن سے بات کر لینا چاہتا تھا۔

"لارڈ لاکسن مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اینکر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے فوراً بات کراؤ"..... اینکر نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد اسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... اینکر نے کہا۔

"لارڈ صاحب مس ارما کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کوئی پیغام دینا ہو تو دے دیں کیونکہ وہاں فون کرنا منع ہے"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں بعد میں خود ہی بات کر لوں گا"..... اینکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"سب سیکشن کے انچارج ڈینی سے بات کراؤ"... اینکر نے

www.urdufanz.com

انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف میں ڈینی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈینی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔ ان کی تعداد تین ہے اور وہ ایکریمی میک اپ میں ہیں۔ دو مرد ہیں اور ایک عورت اور وہ لارڈ جوزف کو ساتھ لے کر لارڈ لاکسن کے محل کے عقبی طرف والے خفیہ راستے سے داخل ہو کر مس ارما کے پاس گئے ہیں اور لارڈ صاحب کو بھی شاید وہاں بلا لیا گیا ہے اور لارڈ صاحب بھی اس وقت وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کسی بھی انداز میں لارڈ لاکسن کو وہاں بلا لیا ہے اور لارڈ صاحب بہرحال وہاں کے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کو لے کر فوراً لارڈ لاکسن کے محل پہنچو۔ اسے ہر طرف سے گھیرنا ہے اور پھر اندر داخل ہو جاؤ۔ کسی قسم کی رکاوٹ برداشت مت کرنا۔ یہ فیبن سوسائٹی کی بقا کا سوال ہے۔ اگر لارڈ لاکسن زندہ بازیاب ہوتے ہیں تو ٹھیک ورنہ اگر ان کی قربانی بھی سوسائٹی کے لئے ضروری ہو تو تم نے جھجکنا نہیں لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے"۔ اینکر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

Scanned By Saad

رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈیزی نے اپنی مخصوص تیز رفتاری کی وجہ سے دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کا بھی انتظار نہ کیا تھا۔ اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج گراہم سے بات کراؤ"...... اینکر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گراہم میری طرف سے دوسری اطلاع ملنے تک وی ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو۔ پاکیشیائی ایجنٹ ہو سکتا ہے کہ یہاں حملہ کریں۔ ان کی تعداد صرف تین ہے۔ دو مرد اور ایک عورت۔ میں نے ڈیزی کو ان کی ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں ختم کر دے گا لیکن تم نے بہرحال الرٹ رہنا ہے"...... اینکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینکر نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

www.urdufanz.com

لارڈ لاکسن کی آنکھیں کھلیں تو اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا تھا۔ اسی لمحے ارما بھی ہوش میں آ گئی تھی۔

"تم۔ تم ارما۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں"...... لارڈ لاکسن نے ساتھ بیٹھی ہوئی ارما سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈیڈی آپ۔ آپ یہاں کیسے آ گئے"...... ارما نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جا کر لارڈ جوزف کے ڈرائیور کو واپس بھجوا دو"...... عمران کی ان کی باتوں میں دخل دینے کی بجائے ساتھ کھڑی صالحہ سے کہا تو صالحہ نے چونک کر سر ہلایا اور پھر تیزی سے خوابگاہ کی طرف کھلنے والے راستے کی طرف بڑھ گئی۔

Scanned By Saad

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... لارڈ لاکسن نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لارڈ لاکسن تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ اسرائیلی حکام کی سرپرستی میں آکر اور پاکیشیا کے خلاف منصو۔ بندی کرنے کے باوجود تم اور تمہاری سوسائٹی کامیاب رہے گی۔ جب تک تمہاری یہ سوسائٹی گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرتی رہی ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن اب تم نے پاکیشیا کے نامور ایٹمی سائنس دان کو ہلاک کرنے کا جو مشن ڈیباس کو دینے کا ارادہ کیا ہے اس کی وجہ سے تم، تمہاری بیٹی اور تمہاری یہ سوسائٹی سب کچھ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی سوسائٹی اور کیسا مشن"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ نام یقیناً اب تم جانتے ہو گے۔ تم نے اپنے محل میں ہر آدمی کا داخلہ بند کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ تم محفوظ ہو لیکن ہم لارڈ جوزف کے ذریعے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اب اگر تم اپنی بیٹی اور اپنی زندگی چاہتے ہو تو ڈیباس کے بارے میں تفصیل بتا دو کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں تو ڈیباس کو نہیں جانتا۔ آسکر جانتا ہو گا وہی سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے"...... لارڈ لاکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

"میں نے اخبار پڑھ لیا ہے کہ آسکر اور بلیک دونوں کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ کسی نہ کسی طرح تم تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ میری آسکر اور بلیک سے کیا بات ہوئی ہے اور تم نے ان دونوں کو اس لئے کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا کہ بلیک بہرحال گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی کا آدمی تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آ گئی۔

"وہ واپس چلا گیا ہے"...... صالحہ نے اندر آکر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تم سب کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ آسکر اپنے ایک دوست کے ساتھ کار حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے اور بس"...... لارڈ لاکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر اب اپنی بیٹی کا حشر دیکھو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار لیکن پتلا سا خنجر نکالا اور صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔

"ارما کی ایک آنکھ نکال دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... صالحہ نے سرسری لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے ہاتھ سے خنجر لے لیا۔ ارما بے اختیار خوف کی شدت سے چیخنے لگی لیکن صالحہ خنجر ہاتھ میں پکڑے انتہائی جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے سر پر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

رکھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... یکلخت لارڈ لاکسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیباس کا ہیڈ کوارٹر سٹار لینڈ میں ہے یہاں نہیں ہے"..... لارڈ لاکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی اپنی بیٹی کی زندہ آنکھیں پسند نہیں ہیں"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"م۔ م۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... لارڈ لاکسن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے آسکر بتا چکا ہے کہ ڈیباس گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے غلط بات کی ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... لارڈ لاکسن نے کہا۔

"نکال دو اس کی آنکھ"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو صالحہ جو اس دوران پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی تیزی سے آگے بڑھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... یکلخت لارڈ لاکسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"آخری بار میں اپنی ساتھی کو روک رہا ہوں اور یہ تو صرف ایک آنکھ ہے اگر تم نے سچ نہ بتایا تو اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ

تمہاری آنکھوں کے سامنے کاٹا جا سکتا ہے"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر صالحہ کو روکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ ارما خوف کی شدت سے دوبارہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"وہ۔ وہ یہاں دارالحکومت میں ہی ہے۔ اس کا چیف اینکر ہے لیکن مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اصول کے تحت میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"...... لارڈ لاکسن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری اینکر سے بات چیت کس طرح ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"انتہائی اہم ترین بات ہو تو وہ فون کر لیتا ہے ورنہ ایسی کالنگ نہیں ہوتی۔ طویل طریقہ کار ہے اس تک پیغام پہنچانے کا"...... لارڈ لاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں واقعی اپنی بیٹی سے محبت نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"نہیں نہیں۔ اسے کچھ مت کہو میں درست کہہ رہا ہوں"۔ لارڈ لاکسن نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں کہا۔

"یہ خنجر مجھے دو"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم فیبن سوسائٹی کے چیئرمین ہو اس لئے تکلیف بھی تمہیں ہی پہنچنی چاہئے۔ یہ لڑکی بے گناہ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو کمرہ لارڈ لاکسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔ ابھی لارڈ لاکسن کی چیخ مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور لارڈ کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے دوبارہ صوفے پر گر پڑتا۔

"اب تم خود بخود سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے خنجر کو لارڈ کے قیمتی لباس سے صاف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ لارڈ کے منہ سے مسلسل ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ سا گیا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو دوبارہ کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب میں ڈالا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے سرے سے کوئی جلدی ہی نہ ہو۔ خنجر جیب میں ڈال کر عمران نے ایک ہاتھ لارڈ لاکسن کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب اس نے لارڈ کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر ماری تو لارڈ کا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔

"بولو کہاں ہے دیباس کا ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کے بعد تو لارڈ لاکسن کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو گئی تھی۔

"اوریگا ہوٹل کے سامنے سرخ پتھروں کی عمارت میں"...... لارڈ لاکسن کے منہ سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکلنے لگے تھے۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ وہاں کیسے داخل ہوا جا سکتا ہے۔ کون سا راستہ ہے۔ کتنے آدمی موجود ہوتے ہیں اور وہاں کس کس قسم کے حفاظتی اقدامات ہیں"...... عمران نے پوچھا تو لارڈ لاکسن نے واقعی اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ چل پڑی ہو اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے کیونکہ جو کچھ لارڈ بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو یہ ہیڈ کوارٹر دنیا کا محفوظ ترین ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس قدر انتظامات تو شاید دنیا کی کسی بڑی سے بڑی لیبارٹری میں بھی نہ کئے جاتے ہوں گے۔ عمران نے اس سے چند مزید سوال کئے اور اس کے ساتھ ہی اینکر کے مخصوص نمبر بھی پوچھ لئے۔ اسی لمحے راہداری والا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران اور صالحہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"باس۔ باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کسی فوج نے محل پر حملہ کر دیا ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اینکر کو معلوم ہو گیا ہو گا اور اس نے حملہ کر دیا ہو گا۔ وہ انتہائی تیزی سے کام کرتا ہے"...... لارڈ لاکسن نے کہا تو عمران نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے گولیاں لارڈ لاکسن کے سینے میں گھستی چلی گئیں۔

"آؤ۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ نما راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پورے محل کو گھیرے میں لے رکھا ہو"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب اندر رہنا بھی حماقت ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں آخری دیوار کے سامنے پہنچ گئے۔

"ماسک اتار دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے حلیے بھی ان تک پہنچ چکے ہوں اور اب ہم نے نہ ہی وہ کار استعمال کرنی ہے اور نہ ہی اس کوٹھی پر واپس جانا ہے بلکہ تینوں علیحدہ علیحدہ ہو کر نیشنل پارک پہنچیں گے۔ سمجھے۔ اور پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اگر کوئی رکاوٹ ہو تو فائرنگ سے بھی دریغ نہیں کرنا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے ماسک اتار دیئے۔ چونکہ گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ کے اوپر انہوں نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا اس لئے ماسک اترتے ہی وہ اب گریٹ لینڈ کے باشندے نظر آنے لگ گئے تھے۔ پھر عمران نے وہ دیوار کھولی اور سر باہر نکال کر ادھر ادھر جھانکا اور پھر تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے صالحہ اور ٹائیگر بھی باہر آ گئے۔ وہاں ارد گرد کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا لیکن وہ بہرحال محتاط انداز میں علیحدہ علیحدہ سمتوں میں درختوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

www.urdufanz.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اینکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اینکر نے کہا۔

"ڈینی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز سنائی دی تو اینکر چونک پڑا کیونکہ اسے ڈینی کی طرف سے کال کا انتہائی شدت سے انتظار تھا۔

"کیا رہا ڈینی"...... اینکر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس ہم نے لارڈ صاحب کے محل کو گھیر کر وہاں فائر کھول دیا اور پھر ہم اندر پہنچ گئے۔ وہاں ہمارے خلاف مسلح افراد نے خاصی مزاحمت بھی کی اور سائنسی حفاظتی اقدامات کی وجہ سے بھی ہمیں خاصی رکاوٹیں پیش آئیں لیکن بہرحال ہم نے محل پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ہم مس ارما کی رہائش گاہ والے حصے میں پہنچے تو وہاں لارڈ لاکسن، ان کی بیٹی ارما اور لارڈ جوزف کرسیوں پر موجود تھے۔ لارڈ

Scanned By Saad

لاکسن اور اس کی بیٹی ارما دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں بیلٹوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ لارڈ لاکسن کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ان کے سینے پر گولیاں ماری گئی تھیں۔ ویسے ان کے دونوں نتھنے بھی آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے جبکہ ان کی بیٹی ارما اور لارڈ جوزف دونوں بے ہوش تھے اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں موجود نہیں تھے۔ ہم اس خفیہ راستے کی طرف گئے جو محل کی عقبی طرف سے تھا۔ یہ راستہ آخر میں کھلا ہوا ملا اور وہاں ایک طرف ماسک بھی پڑے تھے۔ ہم باہر گئے لیکن ان تینوں کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہمارے آدمی اس کار کی نگرانی کر رہے تھے کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ وہ اس کار میں ہی سوار ہوں گے لیکن کار ویسے ہی موجود تھی اور وہاں کوئی آدمی نہ آیا تھا۔ ہم نے پورے پارک کو چیک کیا لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی نہیں مل سکا۔ اب میں واپس آکر لارڈ صاحب کے محل سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ڈینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اینکر کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ لارڈ لاکسن بھی ہلاک ہو گئے اور یہ لوگ بھی ہاتھ نہیں آئے۔ ویری بیڈ"...... اینکر نے کہا۔

"باس۔ ہم نے اپنے طور پر تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کیا ہے لیکن لارڈ صاحب کے مسلح محافظوں اور محل کی سائنسی حفاظتی رکاوٹوں کی وجہ سے ہمیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے دیر ہو گئی اور وہ نکل گئے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ کار کی طرف بھی نہیں آئے اور چونکہ انہوں نے ماسک میک اپ کر رکھے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ ہمارے آدمی بھی انہیں نہ پہچان سکے اور وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ فوری طور پر گرین کالونی پہنچو۔ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک ان کی رہائش گاہ ہے وہ بہرحال وہیں واپس پہنچیں گے"...... اینکر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینکر نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وی اے بول رہا ہوں"...... اینکر نے لہجہ تبدیل کر کے کہا۔

"وی سکس بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس وی سکس کی آواز سنائی دی جس نے پہلے اسے سٹار کلب کے جیرالڈ کے ذریعے پاکیشیائی ایجنٹوں کی کوٹھی حاصل کرنے اور کار کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"وی سکس۔ پاکیشیائی ایجنٹ لارڈ لاکسن کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں۔ ان کی رہائش گاہ کو تو سب سیکشن کور کر رہا ہے لیکن یہ لوگ انتہائی تیز اور چالاک ہیں اس لئے انہوں نے واپسی میں وہ کار بھی استعمال نہیں کی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ گرین کالونی کی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کوٹھی کا رخ بھی نہ کریں اور جبراللہ سے مل کر یا اسے فون کر کے اس سے کوئی نئی رہائش گاہ حاصل کریں۔ تم نے سٹار کلب کے جبراللہ کو اس انداز میں چیک کرانا ہے کہ ان کے بارے میں جو معلومات بھی ہوں وہ فوری طور پر ہمیں مل سکیں"...... اینکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جو معلومات ملیں وہ تم نے مجھے فوری پہنچانی ہیں"...... اینکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اسی طرح مختصر سے انداز میں کہا گیا اور اینکر نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سرہنری سے بات کراؤ۔ میں دیباس کا چیف ڈی اے بول رہا ہوں"...... اینکر نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بوڑھی اور بلغم زدہ سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"سرہنری۔ میں دیباس کا چیف ڈی اے بول رہا ہوں۔ کیا آپ

کا فون محفوظ ہے"...... اینکر نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں مجھے کال کی ہے تم نے"...... اس بار سرہنری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سرہنری۔ میں اینکر بول رہا ہوں"...... اس بار اینکر نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اینکر تم۔ کیا مطلب۔ کیا دیباس کے چیف تم ہو"...... سر ہنری کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یس سرہنری۔ چونکہ سوسائٹی کے اصولوں کے مطابق میں اپنی شناخت کسی طرح بھی ظاہر نہیں کر سکتا تھا اس لئے مجبوری تھی لیکن اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مجبوراً مجھے آپ سے ہی بات کرنی پڑی ہے اور اپنی اصل شناخت بھی کرانا پڑی ہے"...... اینکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیسے حالات"...... سرہنری کے لہجے میں تشویش تھی۔

"سرہنری۔ آپ فینن سوسائٹی کے سرچیف ہیں اس لئے آپ کو تمام حالات بتانے ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سوسائٹی کے چیئرمین لارڈ لاکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج آسکر بھی ہلاک ہو چکا ہے"۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اینکر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لارڈ لاکسن ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کب۔ کیسے"...... سرہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اینکر نے شروع سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ یہ تو پوری سوسائٹی ہی داؤ پر لگ گئی ہے۔ اوہ۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ویری سیڈ"...... سرہنری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سرہنری۔ ان ایجنٹوں کو تو بہرحال ختم کر دیا جائے گا۔ یہ تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا میں ایجنٹوں کی تعداد تو کم نہیں ہو سکتی۔ وہ تین ایجنٹ ختم ہونے کے بعد چار پانچ اور بھیج دیں گے۔ محکمے تو بہرحال افراد کی وجہ سے ختم نہیں ہوتے اس لئے اب یہ آپ نے سوچنا ہے کہ ہمیں کیا ایسی پالیسی اختیار کرنی چاہئے کہ جس سے سوسائٹی مستقل حالت جنگ میں نہ رہے"...... اینکر نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... سرہنری نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"میرا کام صرف حکم کی تعمیل ہے سرہنری۔ میں اس حیثیت میں نہیں ہوں کہ آپ کو کوئی مشورہ دے سکوں لیکن میرا خیال ہے کہ ان ایجنٹوں کے خاتمے کے بعد اگر فرضی طور پر یہ اعلان کر دیا جائے کہ لارڈ لاکسن کی ہلاکت کے بعد فیبن سوسائٹی کو ختم کر دیا گیا ہے۔

حتیٰ کہ اسرائیل اور گریٹ لینڈ کے حکام تک بھی یہ بات پہنچا دی جائے اور کچھ عرصہ تک خاموشی اختیار کر لی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس کے بعد ہم اطمینان سے اپنے مشن مکمل کر لیں گے"...... اینکر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات قابل غور ہے۔ ٹھیک ہے میں سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز کا اجلاس طلب کر کے اس میں یہ فیصلہ کر دوں گا لیکن اس وقت جب کم از کم یہ ایجنٹ ختم ہو جائیں ہم واقعی اس انداز میں کسی ملک سے لڑائی نہیں لڑ سکتے"...... سرہنری نے جواب دیا۔

"بس جناب۔ میرا بھی یہی مقصد تھا میں ان ایجنٹوں کے خاتمے کے بعد آپ کو اطلاع دے دوں گا"...... اینکر نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اینکر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

گریٹ لینڈ دارالحکومت کے شمال میں شہر سے کافی فاصلے پر آٹھ منزلہ شاندار اوریگا ہوٹل کی چوتھی منزل پر ایک کمرے میں اس وقت عمران صالحہ کے ساتھ موجود تھا جبکہ ٹائیگر غائب تھا۔ عمران اور صالحہ دونوں کے چہروں پر موجود میک اپ سے وہ دونوں گریٹ لینڈ کے باشندے ہی لگ رہے تھے لیکن یہ میک اپ اور لباس لارڈ لاکسن کے محل سے نکل کر باہر آتے ہوئے میک اپ سے مختلف تھا۔ عمران لارڈ لاکسن کے محل کے عقبی راستے سے پارک میں داخل ہوا اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس پارک سے باہر آ گیا۔ گو اس نے اس پارکنگ کے گرد کئی افراد کو اس انداز میں ٹہلتے ہوئے چیک کر لیا تھا جہاں ان کی کار موجود تھی۔ ان لوگوں کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس کار کی نگرانی کر رہے ہیں لیکن عمران نے خاموشی سے ایک ٹیکسی انگیج کی اور پھر وہ نیشنل پارک پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک

ایک کر کے ٹائیگر اور صالحہ بھی وہاں پہنچ گئے تھے اور پھر عمران، صالحہ اور ٹائیگر کے ساتھ وہاں سے ایک اور ٹیکسی میں مین مارکیٹ پہنچا جہاں عمران نے خصوصی میک اپ کا سامان اور اپنے لئے نیا لباس خریدا اور عمران کے کہنے پر صالحہ اور ٹائیگر نے بھی علیحدہ علیحدہ جا کر خریداری کی۔ اس کے بعد وہیں ایک ہوٹل کے باتھ روم میں عمران نے اپنا میک اپ کیا اور لباس تبدیل کر کے پہلے والے لباس کو پیکنگ میں ڈال کر وہ اس ہوٹل سے باہر آیا اور اس نے ایک طرف کارنر میں موجود کوڑے کے ڈرموں میں سے ایک میں وہ بیگ پھینک دیا اور خود واپس جا کر وہ اس ہوٹل کے ہال کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ چونکہ وہ صالحہ اور ٹائیگر کو پہلے ہی تفصیلی ہدایات دے چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ صالحہ اور ٹائیگر بھی میک اپ کر کے لباس تبدیل کر کے اور پرانے لباسوں سے چھٹکارا حاصل کر کے یہاں پہنچ جائیں گے اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں وہاں پہنچ گئے اور عمران نے ہاٹ کافی منگوا لی۔

"باس آپ کچھ زیادہ ہی محتاط ہو رہے ہیں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صالحہ کی وجہ سے مجھے محتاط ہونا پڑ رہا ہے"...... عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"میری وجہ سے۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تاکہ تمہیں صحیح سالم صفدر تک پہنچایا جاسکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے اب صفدر صاحب مجھ سے بات کرنے سے بھی کتراتے ہیں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ٹھیک کرتا ہے بلکہ بقول بزرگ عورتوں کے لڑکیوں جیسا لڑکا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"باس۔ کیا ہم نے رات تک یہیں بیٹھنا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا تو عمران اور صالحہ دونوں چونک پڑے۔

"کیوں۔ یہ خیال تمہیں کیسے آگیا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ آپ رات کو واپس کوٹھی پر جانا چاہتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر ہماری کار چیک کر لی گئی ہے تو پھر لامحالہ کوٹھی بھی ان کی نظروں میں ہو گی بلکہ یقیناً سٹار کلب کے جیرالڈ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے اب اس کوٹھی کو بھول جاؤ۔ اب ہم نے فینن سوسائٹی پر فائنل وار کرنا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اوریگا ہوٹل کے سامنے ایک سرخ رنگ کے پتھروں والی عمارت میں ہے اور جو کچھ تفصیل اس لارڈ لاکسن نے بتائی ہے اس کے مطابق اس عمارت میں

www.urdufanz.com

انتہائی سخت سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہیں اور وہاں ڈیباس کے چیف اینکر کے آفس کے ساتھ ساتھ ایک آفس ایکشن گروپ کا بھی ہے اور شاید یہی ایکشن گروپ ہی ہے جس نے لارڈ لاکسن کے محل پر حملہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن لارڈ لاکسن تو ان کا چیئرمین تھا پھر اس کے محل پر اس انداز میں حملہ کیوں کیا گیا"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر قیمت پر ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"پروگرام یہ ہے کہ ڈیباس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور اس کے بعد واپسی کیونکہ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ فینن سوسائٹی کی تمام طاقت کا مرکز یہی ڈیباس ہی ہے۔ اگر یہ تباہ کر دیا جائے تو یوں سمجھو کہ جیسے زہریلے سانپ کا زہر نکال دیا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا یہاں بیٹھنے سے ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ لاکسن کی موت کے بعد یقیناً ہماری تلاش پورے دارالحکومت میں ہو رہی ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈیباس ہیڈ کوارٹر کی بھی نگرانی ہو رہی ہو اس لئے ہم نے یہاں سے پہلے اوریگا ہوٹل جانا ہے۔ وہاں کمرے بک کرا کر ٹائیگر خصوصی مارکیٹ سے خصوصی اسلحہ خرید کر لے آئے گا اور پھر اس ڈیباس کے خلاف

Scanned By Saad

کارروائی ہو گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صالحہ اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب وہاں سے ہوٹل اوریگا پہنچے تھے۔ یہاں پہنچ کر عمران نے کمرے کی عقبی کھڑکی سے اس عمارت کا بغور جائزہ لینے کے بعد ٹائیگر کو اسلحہ کی لسٹ بنا کر دی اور ٹائیگر اسلحہ لینے چلا گیا اور وہ دونوں کمرے میں بیٹھے ٹائیگر کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

"عمارت تو خاصی بڑی ہے عمران صاحب"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے دیباس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال ہیڈ کوارٹر ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ اس کے اندر کوئی میزائل فائر کریں گے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ میزائل اس وقت تک کام ہی نہیں کر سکتا جب تک وہاں کے سائنسی انتظامات آف نہ کئے جائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ کام تم نے کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"میں نے۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیوں۔ کیا تم کام نہیں کر سکتی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کر سکتی ہوں لیکن آپ جب ساتھ ہوں تو اوروں کی بات تو نہیں کرتی۔ کم از کم میں تو ذہنی طور پر ڈفر ہو جاتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ

www.urdufanz.com

نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ کیوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کے انتہائی طاقتور ذہن سے ایسی لہریں نکلتی رہتی ہیں جو آپ کے ساتھیوں کے ذہنوں کو منجمد کر دیتی ہیں۔ وہ صرف کٹھ پتلیاں بن کر رہ جاتے ہیں اور بس"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں تمہیں بھیج رہا ہوں تاکہ تم اپنا ذہن استعمال کر سکو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں لیکن میرے ذہن میں تو کوئی پلاننگ ہی نہیں آ رہی"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اس میں پلاننگ کی کیا ضرورت ہے۔ اسلحہ تمہارے پاس ہو گا۔ عمارت تمہارے سامنے ہے اور بس"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ جب تک سائنسی حفاظتی انتظامات آف نہ کئے جائیں وہاں میزائل فائر نہیں ہو سکتا۔ میرے پاس موجود اسلحہ کیا کرے گا"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل مسئلہ اس عمارت کے سائنسی حفاظتی انتظامات آف کرنے کا ہے اور باہر سے انہیں کسی طرح بھی آف نہیں کیا جا سکتا البتہ اندر پہنچنے کے بعد انہیں وقتی طور پر آف کیا جا سکتا ہے اور یہ کام ایک خاص قسم کا کیپسول کر سکتا ہے جس کے اندر ایسی ریز بند

ہوتی ہیں جو اس کیپسول کے ٹوٹتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتی ہیں اور تقریباً سو گز کی رینج میں ہر قسم کے سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہو جاتے ہیں۔ تم نے اس کیپسول کو منہ میں چھپا کر رکھنا ہے اور پھر تم اس عمارت میں اس طرح داخل ہو گی جیسے تم دشمن ایجنٹ ہو۔ ظاہر ہے تمہیں پکڑ لیا جائے گا۔ چونکہ تم خاتون ہو اور پھر انہیں یہ اطلاع بہرحال ہو گی کہ ہمارے ساتھ ایک خاتون موجود ہے اس لئے لامحالہ تمہیں فوری طور پر ہلاک نہیں کیا جائے گا اور اندر لے جایا جائے گا تاکہ تم سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ تمہارے پاس صرف ایک مشین پسٹل ہو گا اور بس۔ سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ظاہر ہے تم بے ہوش ہو جاؤ گی لیکن تمہیں پوچھ گچھ کے لئے بہرحال ہوش میں لایا جائے گا۔ ہوش میں آتے ہی تم نے اس کیپسول کو دانتوں سے توڑ دینا ہے اور اس طرح تمام سائنسی حفاظتی انتظامات ختم ہو جائیں گے اور ہمیں اس کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد میں اور ٹائیگر اندر داخل ہوں گے اور پھر ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بے ہوش ہونے کے بعد اگر میرے منہ سے وہ کیپسول باہر نکل آیا تب"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ تم فکر مت کرو میں اسے اس انداز میں ایڈجسٹ کروں گا کہ وہ باہر نہیں آئے گا اور نہ ہی باہر سے اس کی تمہارے منہ میں موجودگی کا کسی کو احساس ہو سکے گا"۔ عمران نے

کہا۔

"اور جب یہ ریز میرے منہ میں کیپسول توڑنے کی وجہ سے باہر آئیں گی تو کیا مجھے تو کوئی نقصان نہیں ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انسان کے لئے قطعاً مضر نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر آپ ریڈ کیوں کریں گے۔ پھر باقی کام بھی مجھے ہی کرنے دیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"نہیں۔ یہ خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ تم اکیلی سے نہیں سنبھالا جائے گا۔ تم بس اتنا کام کرو جتنا میں نے کہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہونے کے باوجود آپ آسانی سے تو اندر نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ وہاں کافی مسلح افراد ہوں گے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ یہ سوچنا میرا کام ہے اصل کام ان سائنسی حفاظتی انتظامات کو آف کرنا ہے اس کے بغیر اس ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ اندر سے کھولا۔ ٹائیگر دروازے پر موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ عمران

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سامنے سے ہٹ گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"سب سامان مل گیا ہے"...... عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

اینکر اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اینکر نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اینکر نے کہا۔

"ڈینی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں کیا ہوا۔ کیا وہ لوگ آئے ہیں واپس"...... اینکر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ وہ لوگ واپس نہیں آئے اور اب اتنی دیر گزر چکی ہے کہ ان کی واپسی کا کوئی سکوپ بھی باقی نہیں رہا اس لئے میں آپ کو قریبی فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں کہ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... اینکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"میرا خیال ہے باس کہ اب یہاں ہم سب کی موجودگی حماقت ہے۔ ہمیں انہیں شہر میں تلاش کرنا ہو گا"...... ڈینی نے کہا۔

"کس طرح تلاش کرو گے۔ تم نے خود ہی تو بتایا ہے کہ انہوں نے محل سے باہر نکلتے ہوئے ماسک اتار دیئے تھے اور ظاہر ہے اب وہ کسی نئے میک اپ میں ہوں گے"...... اینکر نے کہا۔

"تو پھر آپ جیسے حکم کریں"...... ڈینی نے کہا۔

"اوکے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس آجاؤ۔ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں گے بہرحال ہمارے ہیڈ کوارٹر پر ہی ریڈ کریں گے کیونکہ تمہارے بقول انہوں نے لارڈ لاکسن پر تشدد کیا تھا اور لارڈ لاکسن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا۔ انہوں نے لازماً اس سے معلومات حاصل کر لی ہو گی اس لئے اب انہیں پکڑنے کا ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے کہ انہیں یہاں پکڑا جائے"...... اینکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینکر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اسے اطلاع مل گئی کہ ڈینی اپنے آدمیوں سمیت واپس آ گیا ہے اور اس نے ہیڈ کوارٹر انچارج کو ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الرٹ رکھنے کا پہلے ہی حکم دے رکھا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اینکر نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر

اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اینکر نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے"...... اینکر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ ایک عورت ہیڈ کوارٹر میں خفیہ طور پر داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اسے ہلاک کر دیا جائے یا پکڑ لیا جائے"...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا تو اینکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ اکیلی ہے"...... اینکر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ وہ عقبی طرف موجود ہے اور قریبی درخت پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگانا چاہتی ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اسے بے ہوش کر کے ڈارک روم میں پہنچا دو اور اس کے ساتھیوں کا خیال رکھو۔ یہ لازمی طور پر عمران کی ساتھی ہو گی اور عمران بھی اس کے ساتھ ہی کہیں قریب ہی موجود ہو گا اور سنو اس کی تلاشی لینے کے بعد اسے ڈارک روم میں پہنچانا"...... اینکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اینکر نے رسیور رکھ دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تو آخر کار بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی۔ ویری گڈ"...... اینکر نے بڑے مطمئن انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے چونکہ ہیڈ کوارٹر کے سائنسی حفاظتی انتظامات کا پوری طرح علم تھا اس لئے اسے سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اینکر نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اینکر نے کہا۔

"باس حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ یہ عورت اس وقت ڈارک روم میں موجود ہے اور بے ہوش ہے"...... گراہم نے کہا۔

"اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... اینکر نے پوچھا۔

"ہم پوری طرح ہوشیار ہیں باس۔ لیکن دور دور تک بھی اس کے ساتھیوں کا وجود نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی محتاط رہنا۔ میں تب تک اس عورت سے معلومات حاصل کر لوں"...... اینکر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوا تو وہاں ایک لڑکی راڈز والی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں دو قوی ہیکل آدمی موجود تھے۔

"اس کا میک اپ کیوں نہیں صاف کیا"...... اینکر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں حکم نہیں دیا گیا تھا باس"...... ان دونوں نے کہا۔

"اوکے۔ چلو میک اپ صاف کرو اس کا"...... اینکر نے اس لڑکی کی کرسی کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ان میں سے ایک آدمی نے ایک دیوار میں موجود الماری میں سے ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر نکالا اور پھر اس کا کنٹوپ اس نے اس لڑکی کے چہرے اور سر کے گرد چڑھا کر کس دیا۔ پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے کنٹوپ ہٹایا تو اینکر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ لڑکی کا چہرہ پہلے جیسا ہی تھا۔

"کیا مطلب۔ اگر یہ پاکیشیائی ہے تو اس کا میک اپ صاف ہو جانا چاہئے تھا"...... اینکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے ورنہ سپیشل میک اپ واشر اس کا میک اپ ضرور صاف کر دیتا"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

"ہونہہ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... اینکر نے کہا تو دوسرا آدمی ایک اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے ایک انجکشن نکالا اور پھر اس لڑکی کے قریب آ کر اس نے اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور پھر سوئی اس لڑکی کے بازو میں گھونپ دی۔ سرنج میں موجود سرخ رنگ کا محلول چند لمحوں بعد ہی اس لڑکی کے بازو میں اتر چکا تھا۔ اس آدمی نے سوئی واپس کھینچی اور پھر اسے ایک طرف پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد لڑکی نے

Scanned By Saad

کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی تھی۔

"تمہارا ساتھی عمران کہاں ہے"...... اینکر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کون عمران۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں اور تم کون ہو"۔ اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الماری سے کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس پر کوڑے برساتے رہو جب تک یہ سچ بولنے پر آمادہ نہ ہو جائے"...... اینکر نے انتہائی سرد لہجے میں ایک آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

اسی لمحے لڑکی نے بے اختیار اس انداز میں ہونٹ بھینچے جیسے اپنے آپ کو تشدد کی تکلیف سے بچانے کے لئے دانتوں پر دانت جما رہی ہو۔

"سب کچھ بتا دو لڑکی ورنہ"...... اینکر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھ پر تشدد مت کرو۔ پلیز میں سب کچھ بتا دوں گی لیکن پہلے وعدہ کرو کہ مجھے تم ہلاک نہیں کرو گے"...... اس لڑکی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا وعدہ"...... اینکر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ لڑکی کچھ کہتی اچانک اینکر کو محسوس ہوا کہ اس کا

سر اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر جس طرح کیمرے کا شٹر اچانک بند ہوتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی اچانک بند ہو گیا اور اس پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

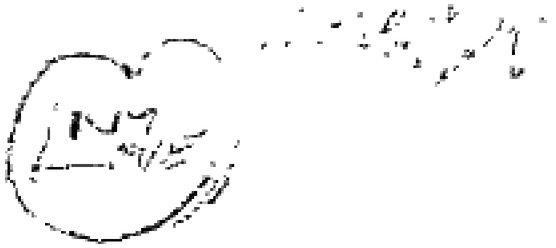

گریٹ لینڈ کے سیکرٹری لارڈ برنارڈ اپنے آفس میں بیٹھے کام کرنے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"سر ایک پاکیشیائی علی عمران آپ سے بات کرنے پر انتہائی مُصر ہے"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی قدرے سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ کیا پاکیشیا سے بول رہا ہے"...... لارڈ برنارڈ نے چونک کر کہا۔

"نہیں سر۔ گریٹ لینڈ سے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے کراؤ بات"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں

www.urdufanz.com

جناب"...... چند لمحوں بعد ایک چہکتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"برنارڈ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔ لارڈ برنارڈ نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو سپاٹ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذریعے اسرائیلی حکام تک ایک خوشخبری پہنچانی تھی۔ چونکہ پاکیشیا کے تعلقات اسرائیل سے نہیں ہیں جبکہ گریٹ لینڈ کے تعلقات ہیں اس لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ ویسے تو اسرائیل کے صدر صاحب سے میری اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں اطلاع دیں کیونکہ یہ معاملہ گریٹ لینڈ کا ہے پاکیشیا کا نہیں اس لئے انہیں آپ کی بات پر یقین آ جائے گا"۔ دوسری طرف سے عمران نے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسی خوشخبری۔ مختصر بات کرو۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے"۔ لارڈ برنارڈ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"انہیں یہ خوشخبری سنا دیں کہ فیبن سوسائٹی کا خاتمہ بالخیر کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا تو لارڈ برنارڈ بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ فیبن سوسائٹی کا خاتمہ"...... لارڈ برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ وہی فیبن سوسائٹی جو پہلے گریٹ لینڈ کے نظام حکومت کے خلاف کام کرتی رہی ہے اور جسے آپ کی سپیشل ایجنسی

Scanned By Saad

اور دوسری ایجنسیاں آج تک تلاش ہی نہ کر سکی تھیں۔ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ اس کا مکمل خاتمہ بھی کر دیا ہے۔ اس فیبن سوسائٹی کا چیئرمین لارڈ لاکسن تھا۔ اس کی ہلاکت کی اطلاع بہرحال آپ کو مل چکی ہو گی۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج آسکر بھی مارا جا چکا ہے اور اس کی اصل مرکزی قوت ایک منظم ادارے ویباس میں تھی۔ اس ویباس کا سربراہ اینکر تھا۔ ویباس کا ہیڈ کوارٹر اوریگا ہوٹل کے سامنے سرخ رنگ کے پتھروں والی ایک عمارت میں تھا اور آپ کو یقیناً اطلاع مل چکی ہو گی کہ کل رات یہ عمارت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ برنارڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ واقعی"...... لارڈ برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ وہاں اس قدر سخت سائنسی حفاظتی انتظامات تھے کہ اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا لیکن میری ایک ساتھی خاتون اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس کے اندر داخل ہوئی اور اس کے سائنسی حفاظتی انتظامات آف کر دیئے۔ اس طرح ہم نے اسے قابل تسخیر بنا دیا۔ وہاں سے ایک ضخیم فائل ایسی مل گئی ہے جس میں فیبن سوسائٹی کے بارے میں تفصیلات اور اس کے بورڈ آف ڈائریکٹران اور اس کے مختلف ملکوں میں اڈے اور آدمیوں کے بارے میں سب تفصیلات درج ہیں۔ یہ فائل بھی آپ کے پاس پہنچ

جائے گی۔ اس کے بعد آپ ان کے خلاف ایکشن لیتے ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ بہرحال اس فائل سے آپ کو میری بات کا یقین آ جائے گا۔ فائل حاصل کرنے کے بعد میں نے اس عمارت کے اندر انتہائی طاقتور بم فٹ کر دیا اور پھر اسے باہر سے ڈی چارج کر دیا گیا۔ چونکہ اس عمارت میں انتہائی طاقتور اسلحے کا ایک پورا سٹور بھی موجود تھا اس لئے بم بلاسٹ ہونے کے بعد یہ ذخیرہ بھی بلاسٹ ہو گیا اور اس کے نتیجے میں اس عمارت کی ایک اینٹ بھی سلامت نہ رہی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے بہرحال گریٹ لینڈ میں قتل و غارت کی ہے اور بم بلاسٹ کئے ہیں اور عمارت تباہ کی ہے اور میرے نزدیک یہ انتہائی سنگین جرائم ہیں"...... لارڈ برنارڈ نے کہا۔

"تو آپ بھی یہی چاہتے تھے کہ اسرائیلی حکام فیبن سوسائٹی کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کریں۔ ان کا منصوبہ تھا کہ وہ پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم ایٹمی سائنس دان کو ہلاک کر دیں اگر ایسا ہے تو مجھے بتا دیں تاکہ میں گریٹ لینڈ کے بارے میں بھی اپنے رویے پر نظر ثانی کر سکوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اوہ نہیں۔ گریٹ لینڈ حکام ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمارے تو پاکیشیا سے انتہائی گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں"۔ لارڈ برنارڈ نے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر عمران بگڑ گیا تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ اسے اچھی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

طرح جانتے تھے۔

"یہ فیبن سوسائٹی کوئی رفاہی تنظیم نہیں تھی لارڈ برنارڈ۔ اس فائل میں جو میں آپ کو بھجوا رہا ہوں اس کے گریٹ لینڈ میں انجام دیئے جانے والے مشنوں کے بارے میں بھی تفصیلات موجود ہیں اور اسرائیلی حکام کے بارے میں بھی آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا مقصد پوری دنیا پر یہودی سلطنت قائم کرنا ہے اور گریٹ لینڈ بھی اس دنیا کا ہی ایک ملک ہے"...... عمران کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے ان ایکشنز کو حکومتی مفادات کی وجہ سے نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ تم وہ فائل مجھے بھجوا دو۔ میں سرکاری طور پر اسرائیلی حکام کو اس بارے میں آگاہ کر دوں گا"...... لارڈ برناڈ نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ برنارڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ فیبن سوسائٹی کے خاتمے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا جائے اور وہی ہوا"...... لارڈ برنارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے پڑی ہوئی فائل پر جھک گئے۔

عمران صاحب صالحہ کو آپ نے یقینی رسک میں ڈال دیا تھا۔ شاید اسی لیئے آپ جولیا کی بجائے صالحہ کو ساتھ لے گئے تھے"۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں جان بوجھ کر صالحہ کو اس کام کے لئے لے گیا تھا"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ آپ نے صالحہ کے دانت میں ایم ایس آئی ٹی فٹ کر کے اسے وہاں کے ہیڈ کوارٹر میں بھجوا دیا۔ یہ تو صریحاً رسک تھا۔ وہ لوگ صالحہ کو دیکھتے ہی گولی بھی مار سکتے تھے"... بلیک زیرو نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کہا۔

"تم نے صالحہ کو دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں کیوں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ مرد ہے یا عورت"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"یہ آپ نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں۔ ظاہر ہے وہ خاتون ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اور جب مردوں کو کوئی خاتون نظر آئے تو کیا مرد خاتون کو دیکھتے ہی گولی مار دیا کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن یہ تو عام حالات کی بات ہے عمران صاحب۔ وہ تو مجرم تھے اور ان کا ہیڈ کوارٹر رسک میں آرہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مطلب ہے کہ دانش منزل سے دانش کوچ کر چکی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دانش کوچ کر چکی ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہیں یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ وضاحت کریں گے"...... بلیک زیرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وضاحت کرنے کا علیحدہ چیک دینا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چائے پلوا دوں گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو اس مہنگائی کے دور میں یہی غنیمت ہے۔ انسانی نفسیات کے بغیر سیکرٹ ایجنسی کا کام بھی نہیں ہو سکتا۔ انہیں معلوم تھا کہ ہماری تعداد تین ہے جن میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ پھر انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر کے ناقابل تسخیر ہونے کا بھی مکمل یقین تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی۔ کوئی رخنہ نہیں چھوڑا گیا تھا اب جبکہ ایک عورت اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی انہیں نظر آئے گی تو انسانی نفسیات کے مطابق لامحالہ وہ اسے گولی مارنے کی بجائے زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے اور زیادہ سے زیادہ اس کی تلاشی لیں گے اس کے بعد ظاہر ہے وہ اسے ہوش میں لا کر اس سے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے اور خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ انہیں اس کے ساتھی اس ہیڈ کوارٹر کے گرد کہیں بھی نظر نہ آ رہے ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ اس میں رسک کی کیا بات تھی"۔ عمران نے کہا۔

"بہرحال یہ ایک اندازہ ہی تھا۔ وہ کچھ بھی کر سکتے تھے"۔ بلیک

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہاری بات تسلیم کر بھی لی جائے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے اس کی یقینی حفاظت کے لئے کچھ نہ کیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہی بات تو میں پوچھنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ صرف اندازے کی بنا پر اپنے کسی ساتھی کو رسک میں نہیں ڈال سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ جس کیپسول میں یہ خصوصی ریز بند کی جاتی ہیں وہ کس چیز کا بنا ہوتا ہے اور اس کی اپنی کیا خصوصیت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا وہ کسی خاص چیز کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ عام کیپسول ہو گا جو دانتوں کی ضرب سے ہی ٹوٹ جاتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر یہ عام کیپسول ہوتا تو پھر فیکٹری میں تیار ہونے سے لے کر مارکیٹ تک پہنچتے پہنچتے سینکڑوں بار ٹوٹ چکا ہوتا۔ اس میں جو ریز بند ہوتی ہیں وہ دنیا کی سب سے قیمتی ریز ہوتی ہیں اس لئے ایک کیپسول کی قیمت اسلحے کے ایک گودام سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ کیمیائی دھاتوں کے خاص مرکب سے بنایا جاتا ہے اور دانتوں کو مخصوص انداز میں اس پر رگڑنے سے ہی یہ ٹوٹ سکتا ہے ورنہ نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اس سے کیا ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ویسے تو اسے ہاتھ میں بھی رکھا جا سکتا تھا اور جیب میں بھی چھپایا جا سکتا تھا لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر صالحہ کے منہ میں رکھا تھا۔ ایک تو اس لئے کہ تلاشی کے دوران وہ ٹریس نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ تھی کہ لعاب دہن جب اس کیپسول سے لگنے کے بعد حلق کے اندر جاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کیپسول کے ایسے کیمیائی عناصر بھی اندر چلے جاتے ہیں جن کی خون میں موجودگی کی وجہ سے خون کی کیمیائی ساخت کئی گھنٹوں تک ایسی صورت اختیار کر جاتی ہے کہ اس پر کسی بارود کا اثر نہیں ہو گا۔ اگر صالحہ کو گولی مار دی جاتی تب بھی کئی گھنٹوں تک صالحہ اس گولی کی وجہ سے ہلاک نہ ہوتی۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ اسے ہلاک نہیں کریں گے اور پھر ہوا بھی یہی اور آخری بات یہ کہ بہر حال رسک تو لینا ہی تھا۔ ہاں اگر میں یا ٹائیگر وہاں جاتے تو پھر لامحالہ ہمیں گولی ماری جا سکتی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کو کیپسول ٹوٹنے اور حفاظتی نظام آف ہونے کا کیسے علم ہوا۔ آپ تو شاید ہوٹل اوریگا میں تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں ہم پوری طرح تیار بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ایسا آلہ موجود تھا جو اتنے فاصلے سے بھی ان ریز کو فضا میں چیک کر سکتا

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تھا۔ چنانچہ جیسے ہی صالحہ نے دانت رگڑ کر اس کیپسول کو توڑا اور ریز کیپسول سے باہر نکلیں ہمارے پاس موجود آلے نے کاشن دینا شروع کر دیا اور پھر ہم نے وہیں سے ہی کھڑکی میں سے اس عمارت کے اندر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بے شمار کیپسول فائر کر دیئے۔ سائنسی حفاظتی انتظامات چونکہ آف ہو چکے تھے اس لئے یہ کیپسول اندر جا کر پھٹ گئے ورنہ تو یہ پھٹ ہی نہ سکتے تھے اور آناً فاناً گیس پوری عمارت حتیٰ کہ اس کے اندرونی تہہ خانوں تک بھی پھیل گئی اور وہاں موجود سب جاندار پلک جھپکتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں اور ٹائیگر عقبی طرف سے آسانی سے اندر داخل ہو گئے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے اسے تباہ کیوں کیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس عمارت کے اندر اسلحے کا گودام بھی تھا اور انتہائی جدید ترین مشینری بھی نصب تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں اینکر اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کافی تھی اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ ان سب کو ہم خود ہلاک کریں اس لئے ہم نے صرف تلاشی لی اور فائل حاصل کر لینے کے بعد اس کے اسلحے کے گودام میں انتہائی طاقتور وائرلیس بم نصب کر دیا اور پھر بے ہوش صالحہ کو ہوش میں لایا گیا اور ہم تینوں خاموشی سے واپس ہوٹل آئے اور پھر ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر میں نے ڈی چارجر کی مدد سے اس بم کو ڈی چارج کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ

پوری عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور تمام لوگ مع پاکیشیا کے دشمن نمبر ایک خود بخود ختم ہو گئے اور کسی کو اصل بات کا بھی علم نہ ہو سکا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ اسے حکومت گریٹ لینڈ کے حوالے بھی تو کر سکتے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کسے۔ عمارت کو یا مجرموں کو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"دونوں کو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"فیبن سوسائٹی کا تعلق اب اسرائیل سے ہو چکا تھا اس لئے گریٹ لینڈ کے حکام ان مجرموں کو کسی نہ کسی انداز میں چھوڑ دیتے اور وہ نئے سرے سے ہمارے خلاف صف آرا ہو سکتے تھے اور عمارت میں جس قسم کی مشینری موجود تھی اس سے گریٹ لینڈ حکومت خود فائدہ اٹھانا شروع کر دیتی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے میں نے سب کچھ ختم کرنے کے بعد چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ کو فون کیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ واقعی بہت دور کی بات سوچ لیتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ میں انٹرویو میں کامیاب بھی ہو سکا ہوں یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سو فیصد کامیاب"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر لاؤ ریٹائر ہونے تک کی تمام تنخواہ اور الاؤنس۔ پیشگی دو۔۔۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

دو۔ پنشن وغیرہ کا حساب بعد میں کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری۔ نوکری آپ کو نہیں مل سکتی۔ صرف ایک کپ چائے مل جائے گا اور وہ میں لے آتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"عمران صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"بس یوں سمجھ لو کہ تمہارے فلیٹ کے آس پاس سے ہی بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آس پاس سے۔ تو پھر آپ فون کیوں کر رہے ہیں۔ آ کیوں نہیں گئے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"سیانے کہتے ہیں کہ پہلے اطلاع دے کر جاؤ تاکہ جس کے پاس جاؤ وہ تمہارا شایان شان استقبال کر سکے اور تمہاری خاطر مدارت کے لئے کچھ منگوا کر رکھ سکے اور میں نے تو ویسے ہی مبارک باد دینے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مبارک باد دینے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں رنڈوا ہونے سے پیشگی بچا لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"رنڈوا ہونے سے۔ کیا مطلب۔ شادی ہوئی نہیں اور رنڈوا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شادی بھی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ تو رنڈوے کا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کے دو کپ اٹھائے واپس آ گیا۔ ایک کپ اس نے عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اب تم خود بتاؤ جس سے تمہاری شادی ہونی ہے وہ اگر شہید ہو جاتی تو تم پیشگی رنڈوے نہ ہو جاتے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ عمران کی بات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ عمران صفدر سے بات کر رہا ہے۔

"لیکن مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ شادی کس سے ہونی ہے۔ یہ تو مستقبل کی بات ہے"...... صفدر نے جان بوجھ کر بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"اسے کہتے ہیں تجاہل عارفانہ۔ یعنی انتہائی عالم فاضل آدمی کی

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

جہالت۔ صالحہ سنے گی تو کیا کہے گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا۔ آپ کا مطلب صالحہ سے تھا۔ تو کیا ہوا۔ کیا صالحہ شہید ہو رہی تھی"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے چیف کو شاید احساس ہو گیا ہے کہ ٹیم کے ممبرز مفت کی روٹیاں توڑ رہے ہیں اس لئے انہوں نے سب سے جونیئر ممبر سے شہادت کا آغاز کرنے کا سوچا اور مجھے حکم دیا کہ صالحہ کو مجرموں کے ہیڈ کوارٹر میں اکیلا بھیج دوں تاکہ وہ شہید ہو جائے۔ اس کے بعد ظاہر ہے کسی دوسرے ممبر کی باری آتی لیکن میں نے سوچا کہ اپنا صفدر یار جنگ بہادر بے چارہ پیشگی رنڈوا ہو جائے گا اس لئے میں نے ایسے انتظامات کر دیئے کہ تمہارے چیف کا پلان کامیاب نہ ہو سکے اور صالحہ شہید ہونے سے بچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب شہید تو زندہ ہوتا ہے اس لئے میں پیشگی رنڈوا کیسے ہو سکتا تھا"...... دوسری طرف سے صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا اور بلیک زیرو اس کی یہ حالت دیکھ کر ایک بار پھر مسکرا دیا۔ ظاہر ہے عمران صفدر کی اس بات کی تردید تو بہرحال نہ کر سکتا تھا۔

"اب۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ چلو صفدر خوش ہو کر

اپنے اکاؤنٹ میں بھرے ہندسوں میں سے دس بارہ ہندسے مجھے اس خوشی میں منتقل کر دے گا"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ ہندسوں کی بات کر رہے ہیں۔ میرا تو سرے سے اکاؤنٹ ہی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اکاؤنٹ ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جو فارغ رہنے کے باوجود اتنی بھاری تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ وصول کرتے رہتے ہو ان کا کیا ہوتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ایک خصوصی فنڈ میں پہنچ جاتے ہیں۔ سارے ہی ساتھی ایسا کرتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"چلو کچھ تو امید بندھی۔ واہ خصوصی فنڈ"...... عمران نے یکلخت چہکتے ہوئے کہا۔

"بالکل عمران صاحب۔ آپ بھی اس فنڈ میں وہ چیک جمع کرا سکتے ہیں جو آپ چیف سے وصول کرتے ہیں"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ارے یہ فون کس سے مل گیا ہے۔ یہ صفدر تو نہیں ہو سکتا۔ سوری رانگ نمبر"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Sa

"آپ کا خیال تھا کہ آپ کو صفدر سے بہت کچھ مل جائے گا۔"

بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہیں کنجوس کہتا رہتا ہوں۔ چلو چائے کا ایک کپ تو پلوا دیتے ہو لیکن تمہارے ممبران تو تم سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ وہ بجائے کچھ دینے کے الٹا مجھ سے وہ چھوٹا سا چیک بھی لینا چاہتے ہیں۔۔۔۔" عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

www.urdufanz.com